نمازِ اہلُ السُّنَّۃ والجماعۃ

متکلمِ اسلام مولانا
محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ
دار الایمان

نام کتاب _____ نمازِ اہل السنۃ والجماعۃ

تالیف _____ مولانا محمد الیاس گھمن

تاریخ اشاعت _____ اگست 2025

بار اشاعت _____ پنجم

تعداد اشاعت _____ 1100

ناشر _____ مکتبہ دارالایمان

مکتبہ دارالایمان

مکتبہ دارالایمان (رجسٹرڈ)

0321-6353540

www.ahnafmedia.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا اور مکتبہ دارالایمان کی طرف سے اس کتاب کو دینی اور دعوتی مقاصد کے لیے شائع اور تقسیم کرنے کی عام اجازت ہے بشرطیکہ کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے اور اشاعت سے قبل ادارہ سے اجازت لینا ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

پیشِ لفظ 19

طہارت 22

وضو 24

وضو کرنے کا طریقہ: 24

وضو کے فرائض: 24

وضو کی سنتیں: 27

وضو کے مستحبات و آداب: 31

1: قبلہ رخ بیٹھنا 31

2: ہر عضو دھوتے ہوئے کلمہ شہادت پڑھنا 31

3: اعضاءِ وضو کو دائیں جانب سے دھونا 32

4: اعضاءِ وضو کو مَل کر دھونا 33

5: اعضاءِ وضو کو مبالغہ سے دھونا 33

6: چھنگلیوں کا کان میں داخل کرنا: 34

7: گردن کا مسح کرنا 34

8:وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا 35
9:وضو کے بعد کی دعا پڑھنا 36
10:پانی ضرورت کے مطابق استعمال کرنا 37
نواقضِ وضو: 37
1:پیشاب پاخانہ کرنا 37
2:ہوا کا خارج ہونا 38
3:خون کا نکل کر بہہ پڑنا 38
4:نیند آجانا 41
5:رکوع وسجود والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا 42
6،7:بے ہوش ہو جانا 45
8:قے کا آنا 45
9:مذی اور وَدی کا نکلنا 46
10:خونِ استحاضہ کا جاری ہونا 47
جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا: 48
1:عورت کو چھونے سے 48
2:شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے 48
3:آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے 50
4:اونٹ کا گوشت کھانے سے 51
5:دودھ پینے سے 53

موزوں پر مسح 54
مقیم اور مسافر کے لیے مسح کی مدت: 57
غسل 58
غسل کے فرائض: 58
1،2: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا 58
3: پورے بدن پر ایک بار پانی بہانا 59
غسل کرنے کا طریقہ: 59
اوقاتِ نماز 61
فجر کا وقت: 61
ظہر کا وقت: 62
عصر کا وقت: 63
مغرب کا وقت: 64
عشاء کا وقت: 65
مستحب اوقات 66
فجر کا مستحب وقت: 66
ظہر کا مستحب وقت (گرمیوں میں) 67
ظہر کا مستحب وقت (سردیوں میں) 68

عصر کا مستحب وقت: 68
مغرب کا مستحب وقت: 70
عشاء کا مستحب وقت: 71

ممنوع اوقات 72

طلوعِ شمس، غروبِ شمس اور استوائے شمس: 72
نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد: 73
صبحِ صادق کے بعد: 74
غروبِ آفتاب کے بعد: 74
خطبۂ جمعہ کے وقت: 75
فائدہ: دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں 77
فائدہ: جمع حقیقی اور جمع صوری 79

اذان واقامت 83

اذان کے کلمات: 83
اقامت کے کلمات: 84
فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کا اضافہ: 86
اذان واقامت کا طریقہ: 86
اذان واقامت کا جواب: 87
اذان کے بعد کی دعا: 89

تعدادِ رکعات 90

فرائض کی تعداد رکعات: 90

سنن مؤکدہ کی تعداد رکعات: 91

فجر کی رکعات: 92

ظہر کی رکعات: 93

عصر کی رکعات: 94

مغرب کی رکعات: 94

عشاء کی رکعات: 95

طریقۂ نماز 97

سر ڈھانپنا: 97

نیت کرنا: 98

قبلہ کی طرف رخ کرنا: 99

قیام کرنا: 100

قیام میں نگاہیں سجدے کی جگہ رکھنا: 101

تکبیرِ تحریمہ کہنا: 102

الفاظِ تکبیر: 103

امام کا اونچی آواز سے تکبیر کہنا: 104

مقتدی اور منفرد کا آہستہ تکبیر کہنا: 104

چار رکعات نماز میں بائیس تکبیریں ہیں: 105

شروع نماز میں رفع یدین کرنا: 106
رفع یدین کرتے وقت ہتھیلیوں کو قبلہ رخ رکھنا: 106
رفع یدین کرتے وقت انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا: 107
تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائیں: 107
ہاتھ باندھنے کا طریقہ: 109
ثناء (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ) پڑھنا: 113
ثناء آہستہ پڑھنا: 113
"أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا: 114
"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنا: 115
اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا: 115
امام و منفرد کا فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا: 117
سورۃ الفاتحہ کے بعد نئی سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا: 117
امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا بلکہ خاموش رہنا: 118
امام "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کہے تو امام اور مقتدیوں کا آمین کہنا: 123
امام، مقتدی اور منفرد کا آمین آہستہ کہنا: 124
رکوع کرنا: 129
تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرنا: 130
رکوع کی کیفیت: 130
تسبیحِ رکوع: 131
تسبیحِ رکوع کی تعداد: 132

امام کا تسمیع اور مقتدی کا تحمید کہنا: 133
منفرد کا تسمیع و تحمید دونوں کہنا: 133
قومہ کرنا: 133
کیفیتِ قومہ: 134
دعائے قومہ: 135
رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا: 136
تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرنا: 143
سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا: 144
سجدہ سات اعضاء پر کرنا: 145
سجدہ میں چہرہ کا دونوں ہاتھوں کے درمیان ہونا: 145
سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانا: 145
ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا: 146
سجدہ کے وقت پاؤں کی ایڑیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا: 147
سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا: 147
سجدہ میں بازو، پہلو سے جدا رکھنا: 148
کہنیاں زمین پر نہ پھیلانا: 148
سرین اوپر اٹھا کر سجدہ کرنا: 149
تسبیحِ سجود: 150
تسبیحِ سجود کی تعداد: 151
تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھانا: 151

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا: 151
دعائے جلسہ: 152
تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا: 152
سجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا: 153
تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اٹھنا: 154
جلسہ استراحت نہ کرنا: 154
بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا: 155
دو رکعتوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا: 156
دوسری رکعت کی قراءت بسم اللہ و فاتحہ سے شروع کرنا: 157
پہلی رکعت بڑی اور دوسری رکعت چھوٹی رکھنا: 157
ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا: 158
کیفیتِ قعدۂ اولیٰ: 158
قعدۂ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنا: 160
الفاظِ تشہد: 161
تشہد میں انگلی کا اشارہ: 161
کیفیتِ اشارہ: 162
اشارہ کے وقت انگلی کو بار بار حرکت نہ دینا: 163
شہادت والی انگلی کو آخر نماز تک بلا حرکت بچھائے رکھنا: 163
تشہد میں نظروں کا شہادت کی انگلی سے آگے نہ بڑھنا: 164
تشہد آہستہ آواز میں پڑھنا: 164

قعدۂ اولیٰ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا: 165
تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرنا: 165
امام و منفرد کا فرض کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھنا: 166
فائدہ: فرض کی ان دو رکعتوں میں سبحان اللہ کہنے یا خاموش رہنے پر اکتفاء کا جواز 166
قعدۂ اخیرہ کرنا: 167
تورُّک نہ کرنا: 168
درود شریف پڑھنا: 169
الفاظِ درود شریف: 170
تشہد کے بعد اختیاری دعا: 171
الفاظِ دعا: 172
نماز کا اختتام سلام پر کرنا: 173
الفاظِ سلام: 173
کیفیتِ سلام: 173
مقتدیوں کا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا: 174
دورانِ نماز آنکھیں بند نہ کرنا: 175
تعدیلِ ارکان کا خیال رکھنا: 175
نماز کے بعد کے اذکار و ادعیہ 177
ذکر و اذکار: 177
نماز کے بعد دعا مانگنا: 180

دعا میں ہاتھ اٹھانا: 180
نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا: 182

جماعت اور امامت کے احکام 184

باجماعت نماز کی فضیلت: 184
باجماعت نماز کا حکم: 185
امام کس کو بنایا جائے: 186
امام کے لیے بالغ ہونا شرط ہے: 188
صفیں سیدھی رکھنے کی تاکید: 190
صف میں نمازیوں کا قریب قریب کھڑے ہونا: 191
جماعت کھڑی ہو تو آنے والا کیا کرے؟ 193
فائدہ: فجر کی جماعت کے وقت سنتوں کی ادائیگی 194
فائدہ: سنتِ فجر کی قضا طلوعِ آفتاب کے بعد کرنا 197
امام کے لیے جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً قراءت کرنا: 199
امام کا نماز مختصر پڑھانا: 199
کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا: 199
جس نے رکوع پالیا تو رکعت پالی: 200
سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا: 202

مرد و عورت کے طریقۂ نماز میں فرق 203

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا طریقہ: 204
ہاتھ باندھنے کا طریقہ: 205
رکوع کرنے کا طریقہ: 206
سجدہ کرنے کا طریقہ: 206
قعدہ کرنے کا طریقہ: 208
عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا: 209

مریض کی نماز 211

مسافر کے احکام 214

مسافتِ شرعی کی مقدار: 214
قصر نماز کا معنی و مفہوم: 216
قصر کا واجب ہونا: 217
سفر میں سنتیں پڑھنے کا حکم: 219
مسافر کا مقیم امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھنا: 220
مدتِ اقامت کا بیان: 221

قضا نمازیں 223

فائدہ: جان بوجھ کر نماز چھوڑنے پر اس کی قضا لازم ہے 225
فائدہ: رمضان کے آخری جمعہ میں قضائے عمری کی حقیقت 228

سجدۂ سہو 229

کمی وزیادتی پر سجدہ سہو کرنا: 229
سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا: 231
سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا: 233
سجدہ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا: 234
تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا: 234

نمازِ وتر 236

وتر واجب ہیں: 236
وتر تین رکعات ہیں: 238
تین رکعت وتر ایک سلام سے: 241
وتر کی دوسری رکعت میں تشہد: 243
دعائے قنوت: 245
دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا: 246
دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا: 247

نمازِ جمعہ 249

فرضیتِ جمعہ: 249
آدابِ جمعہ: 250
جمعہ کی دو اذانیں: 251
جمعہ کی رکعات: 252

خطبہ جمعہ کا طریقہ وترتیب: 254
خطبہ جمعہ میں اختصار کو ملحوظ رکھنا: 255
خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا: 255
خطبہ کے وقت نماز وکلام کا ممنوع ہونا: 258
خطبہ جمعہ سے پہلے وعظ ونصیحت (تقریر) کرنا: 259
عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہوں تو دونوں کی ادائیگی کا ضروری ہونا: 261

بیس رکعات تراویح 264

آپ ﷺ کا مبارک عمل: 264
حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل: 265
1: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ 265
2: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ 267
3: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ 268
دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل: 269
1: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ 269
2: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ 270
3: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ 270
4: امام ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ 270
5: سیدنا شتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ 271
6: سیدنا ابو البختری رحمۃ اللہ علیہ 271

7:سیدنا سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ 271
8:سیدنا ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ 271
9:سیدنا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ 272
10:سیدنا علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ 272
11:سیدنا حارث رحمۃ اللہ علیہ 272
12:شاگردانِ علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہم 273
اجماعِ امت اور بیس رکعت تراویح: 273
حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کا موقف: 275
1:امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ 275
2:امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ 276
3:امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ 277
4:امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ 277
مشاہیر امت اور بیس رکعت تراویح: 277
حرمین شریفین اور بیس رکعات تراویح: 278
تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کا حکم: 279
تراویح میں قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے: 280

نمازِ جنازہ 282

نمازِ جنازہ کا طریقہ: 282
1:ثناء پڑھنا 283

2: درود شریف پڑھنا 283
3: میت کے لیے دعا کرنا 284
بالغ میت کے لئے دعا: 284
نابالغ میت کے لئے دعا: 284
4: سلام پھیرنا 286
مردہ پیدا ہونے والے بچہ کا جنازہ نہ پڑھا جائے: 287
نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھا جائے: 288
نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا: 289
نماز جنازہ آہستہ پڑھنا: 290
نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا ثابت نہیں: 290
غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں: 291
حضرت اصحمہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ: 291
حضرت معاویہ بن معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ کا جنازہ: 294
محققین کی تصریحات: 297

نمازِ عیدین 300

نمازِ عید کا طریقہ: 300
زائد تکبیرات میں رفع یدین کرنا: 304
نمازِ عید کے لیے اذان واقامت نہیں: 305
عیدین کے لیے دو خطبے: 305

خطبہ عید کا نماز کے بعد ہونا: 306
عورتیں عید گاہ میں نہ جائیں: 306

نفل نمازیں 308

نمازِ تہجد: 308
نمازِ اشراق: 311
نمازِ چاشت: 313
نمازِ اوابین: 316
صلوٰۃ التسبیح: 317
صلوٰۃ الحاجۃ: 321
تحیۃ الوضو: 322
تحیۃ المسجد: 323
صلوٰۃ استخارۃ: 324
صلوٰۃ التوبۃ: 325
صلوٰۃ السفر: 326
صلوٰۃ الاستسقاء: 327

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى أَمَّا بَعْدُ!

اللہ رب العزت اس کائنات کے خالق و مالک ہیں۔ معبود ہونے کی حیثیت سے جو عبادات انسان پر لازم قرار دی ہیں ان میں سب سے اہم "نماز" ہے۔ انسان دن میں پانچ مرتبہ سر بسجود ہو کر اپنے عابد اور اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ قرآن کریم میں نماز کا صراحتاً تذکرہ تقریباً ایک سو نو بار کیا گیا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر؛ نماز کو بہت عظیم درجہ دیا گیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... إِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الدِّيْنِ كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ. [1]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:... نماز کا مقام؛ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا مقام جسم میں ہوتا ہے۔

اھل السنۃ والجماعۃ حنفیہ؛ دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کرتے چلے آرہے ہیں، لیکن بعض لوگ اھل السنۃ والجماعۃ احناف کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ان کی نماز؛ دلائلِ شرعیہ کے مطابق نہیں ہے۔ اس منفی پروپیگنڈہ کو ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ملک و بیرونِ ملک سے احباب کا اصرار تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں اھل السنۃ والجماعۃ احناف کی نماز کے ارکان و افعال پر دلائل ہوں۔ اس موضوع پر حضرات اکابر کی کتب موجود تھیں۔ مثلاً:

(1): نماز مسنون کلاں از مولانا صوفی عبد الحمید سواتی رحمہ اللہ

(2): صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی رحمہ اللہ

---

[1] الترغیب والترھیب للمنذری: ج1 ص150 الترغیب فی الصلوات الخمس

(3): نمازِ مدلل از مولانا فیض احمد ملتانی رحمہ اللہ

(4): رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز از مولانا مفتی جمیل احمد نذیری رحمہ اللہ

(5): نمازِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم از ڈاکٹر محمد الیاس فیصل مدّ ظلہ

(6): مستند نماز حنفی از مفتی امداد اللہ انور مدّ ظلہ

یہ کتب اس موضوع پر کافی وافی ہیں، مگر ان میں بعض کتب طویل اور بعض میں دلائل کے ساتھ ساتھ ان کے احکام وغیرہ سے بھی بحث تھی۔ لہذا ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ کتاب کو پڑھتے وقت ہماری چند گزارشات کو مد نظر رکھیں:

۱: "نماز اھل السنۃ والجماعۃ" میں ہم نے اھل السنۃ والجماعۃ احناف کی نماز پر دلائل کو مثبت اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔

۲: "نماز اھل السنۃ والجماعۃ" میں ہم نے احکام سے بحث کرنے کے بجائے صرف دلائل کو ذکر کیا ہے۔

۳: "نماز اھل السنۃ والجماعۃ" ہم نے کسی خاص فرقہ کو مد نظر رکھتے ہوئے تحریر نہیں کی بلکہ اھل السنۃ والجماعۃ احناف کے طریقہ نماز کو دلائل شریعت کی روشنی میں بیان کرنے کے لیے لکھی ہے۔

۴: "نماز اھل السنۃ والجماعۃ" محض اھل السنۃ والجماعۃ احناف کے طریقے نماز کو بیان کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ ہمارے دیگر حضرات مثلاً مالکیہ، شوافع، حنابلہ کے طریقہ ہائے نماز ان کی کتب میں دلائل کے ساتھ موجود ہیں۔ وہ اپنے ائمہ کی تحقیق کے مطابق عمل کرتے رہیں۔

۵: "نماز اھل السنۃ والجماعۃ" کی تالیف میں کتب کے حوالہ جات اور ترتیب میں حتی الوسع احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم بشری تقاضا کے تحت اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اطلاع فرمائیں، ہم دیانتداری سے اس کا ازالہ کریں گے۔

والسلام

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

طبع جدید

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ أَمَّا بَعْدُ!

بندہ نے "نمازِ اھل السنۃ والجماعۃ" کے سابق ایڈیشن پر نظرِ ثانی کی۔ زیرِ نظر نسخہ "نمازِ اھل السنۃ والجماعۃ" کا جدید ایڈیشن ہے جو ترمیم واضافہ کے بعد قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اگر اس ایڈیشن میں کوئی غلطی دیکھیں تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

سرپرست مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

پیر؛17-صفر1447ھ،11-اگست2025ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طہارت

نماز پڑھنے کے لیے طہارت ضروری ہے یعنی نمازی حدثِ اصغر (بے وضو ہونے) اور حدثِ اکبر (جنابت، حیض اور نفاس کی حالت) سے پاک ہو۔ بغیر طہارت کے نماز پڑھنا جائز نہیں اور ایسی نماز قبول بھی نہیں ہو گی۔

1: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ [2]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھو لو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو، اپنے سروں کا مسح کر لو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو [غسل کے ذریعے] اچھی طرح پاک صاف ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو یعنی چہرے اور [بازو سمیت] ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں کرنا چاہتا لیکن وہ تو تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرنا چاہتا ہے تاکہ تم شکر گزار بنو۔

2: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ. [3]

---

[2] سورۃ المائدۃ:6

[3] صحیح البخاری: رقم الحدیث 135

ترجمہ: ہمام بن مُنَبِّہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے۔

3: عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ ... قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ. [4]

ترجمہ: مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما؛ حضرت (عبد اللہ) ابنِ عامر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے جب وہ بیمار تھے۔ (تو اس مجلس میں) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

4: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ. [5]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی "طہارت" ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

---

[4] صحیح مسلم: رقم الحدیث 224

[5] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3

وضو

وضو کرنے کا طریقہ:

کسی برتن میں پانی لے کر کسی اونچی جگہ بیٹھیں۔ اگر قبلہ رو ہو جائیں تو اچھا ہے۔ اگر واش بیسن یا کسی نہر پر بیٹھ کر وضو کر رہے ہوں اور قبلہ رخ نہ ہو سکیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ دونوں آستینیں کہنیوں سے اوپر چڑھا لیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھو لیں۔ تین مرتبہ کلی کریں۔ پھر مسواک کریں۔ اگر مسواک نہ ہو تو شہادت کی انگلی سے دانت مل لیں۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے ناک کو صاف کریں۔ پھر تین بار منہ دھوئیں۔ منہ دھوتے وقت خیال کریں کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک کا حصہ دھل جائے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں بازو تین بار دھوئیں۔ پہلے دایاں بازو، پھر بایاں بازو۔ پھر دونوں ہاتھ تر کر کے سر کا مسح کریں، پھر کانوں کا اور پھر گردن کا۔ پھر تین تین بار دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ پہلے دایاں پاؤں دھوئیں، پھر بایاں پاؤں۔

وضو کے فرائض:

وضو کے چار فرض ہیں:

1: چہرہ دھونا

2: دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا

3: چوتھائی سر کا مسح کرنا

4: دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

وضو کے یہ فرائض اس آیت سے ثابت ہوتے ہیں:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ

امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ﴾ [6]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھولو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرلو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔

فائدہ نمبر 1:

اس آیت میں ﴿وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ﴾ فرما کر سر کے مسح کو فرض قرار دیا گیا ہے لیکن اس بات کی وضاحت نہیں فرمائی گئی کہ سر کے کتنے حصہ کا مسح کرنا فرض ہے؟ پورے سر کا، آدھے سر کا، چوتھائی سر کا یا چند ایک بالوں کا، غرض اس کی کوئی تفصیل نہیں۔ اس اجمال کی تفصیل درج ذیل احادیث مبارکہ میں موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کرنا فرض ہے۔

1: عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ... أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ. [7]

ترجمہ: حضرت (عروہ) ابن مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنی پیشانی کی مقدار سر کا مسح کیا۔

2: عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ. [8]

ترجمہ: حضرت (عروہ) ابن مغیرہ رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر اور اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح فرمایا۔

---

[6] سورۃ المائدۃ:6

[7] صحیح مسلم: رقم الحدیث 274

[8] صحیح مسلم: رقم الحدیث 274

پہلی روایت میں "ناصیہ" (پیشانی کی مقدار) پر مسح کرنا ثابت ہے اور "ناصیہ" سر کے چوتھائی حصہ کے برابر ہوتی ہے جیسا کہ امام ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی رحمہ اللہ (ت 593ھ) نے تصریح کی ہے:

وَالْمَفْرُوْضُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ، وَهُوَ رُبُعُ الرَّأْسِ. [9]

ترجمہ: سر کے مسح میں فرض مقدار "ناصیہ" کے برابر ہے، اور وہ سر کا چوتھائی حصہ ہے۔

اسی "ناصیہ" کو دوسری حدیث میں "مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ" (سر کا اگلا حصہ) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس لیے ہمارے نزدیک سر کے مسح میں فرض مقدار "چوتھائی سر کا مسح" ہے۔

فائدہ نمبر2:

وضو کے فرائض میں چوتھا فرض "دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا" ہے۔ یہ اس وقت ہے جب کہ انسان نے موزے نہ پہنے ہوں۔ موزے پہننے کی صورت میں موزوں پر ہی مسح کیا جائے گا کیونکہ موزوں پر مسح کا حکم احادیث متواترہ سے ثابت ہے (جن کا ذکر "موزوں پر مسح" کے باب میں آئے گا، ان شاء اللہ) البتہ موزے نہ پہننے کی صورت میں پاؤں کو دھونا ضروری ہے، صرف مسح کرنا جائز نہیں۔

1: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ" مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [10]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ (پھر آگے بڑھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آملے۔ ہم پر عصر (کی نماز کا وقت) تنگ ہو چکا تھا اس لیے ہم نے (عجلت میں) وضو کرنا شروع کر دیا۔ ہم اپنے پاؤں پر (تھوڑا سا پانی ڈال کر) ہاتھ پھیر رہے

---

[9] الہدایۃ للمرغینانی: ج1 ص18 کتاب الطہارات

[10] صحیح البخاری: رقم الحدیث 163

تھے (جس کی وجہ سے ایڑیاں خشک رہ گئی تھیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیکھا تو) پکار کر فرمایا: ایڑیوں کے لیے آگ (کے عذاب) سے ہلاکت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا۔

2: عَنْ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ فَرَجَعَ ، ثُمَّ صَلّٰى. [11]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک آدمی نے وضو کیا لیکن اپنے پاؤں کے ایک ناخن کے برابر جگہ (پانی لگانے سے) چھوڑ دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: جاؤ! اور اپنا وضو اچھے طریقے سے مکمل کرو۔ چنانچہ وہ گیا، پھر واپس آ کر نماز پڑھی۔

ان دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ پاؤں پر مسح کرنا یا محض تھوڑا سا پانی ڈال کر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں بلکہ ان کو دھونا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہو گی۔

وضو کی سنتیں:

وضو کی تیرہ سنتیں ہیں:

1: نیت کرنا

2: شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا

3: دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا

4: کلی کرنا

5: ناک میں پانی ڈالنا

6: مسواک کرنا

---

[11] صحیح مسلم: رقم الحدیث 243

7: ڈاڑھی کا خلال کرنا

8: ہر عضو (چہرہ، بازو، پاؤں) کو تین بار دھونا

9: ایک بار پورے سر کا مسح کرنا

10: کانوں کا مسح کرنا

11: ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

12: ترتیب سے وضو کرنا

13: پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھو لینا

وضو کی یہ سنتیں درج ذیل احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں:

1: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. [12]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! إِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ: "بِسْمِ اللهِ". [13]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو "بِسْمِ اللهِ" پڑھا لیا کرو۔

3: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي

---

[12] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1

[13] المعجم الصغیر للطبرانی: ج 1 ص 73

لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ. [14]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم ضرور دیتا۔

4: عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ، فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا. [15]

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔ تین مرتبہ اپنی ہتھیلیاں (یعنی ہاتھ) دھوئیں، پھر کلی کی اور ناک جھاڑا (یہ عمل بھی تین تین بار کیا جیسا کہ اگلی روایت میں وضاحت آرہی ہے)، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ اپنا دایاں بازو کہنیوں تک دھویا، پھر اسی طرح (تین مرتبہ کہنیوں تک) اپنا بایاں بازو دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر تین دفعہ ٹخنوں تک اپنا دایاں پاؤں دھویا، پھر اسی طرح (تین مرتبہ ٹخنوں تک) اپنا بایاں پاؤں بھی دھویا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فَأَصْغَاهَا عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى

---

[14] صحیح البخاری: بَابُ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ، صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص110 رقم الحدیث140

[15] صحیح مسلم: رقم الحدیث226

ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا. [16]

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبد الرحمٰن التیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے وضو کے (طریقہ کے) متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب آپ سے بھی وضو کے متعلق (یہی) سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا۔ چنانچہ پانی سے بھرا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا (اور اسے صاف کیا)۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پانی میں داخل کیا، تین بار کلی کی اور تین بار ناک (میں پانی ڈال کر) جھاڑا۔

6: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [17]

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے چہرے اور بازوؤں کو تین تین بار دھویا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

7: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. [18]

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (وضو کرتے وقت) اپنی ڈاڑھی کا خلال کرتے تھے۔

8: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ. [19]

---

[16] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 108

[17] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 115

[18] جامع الترمذی: رقم الحدیث 31، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 430

[19] جامع الترمذی: رقم الحدیث 39

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آپ وضو کریں تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کریں۔

9: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ. [20]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح فرمایا اور کانوں کا مسح یوں فرمایا کہ کانوں کے اندرونی حصہ کا شہادت والی انگلی سے اور ان کے بیرونی حصہ کا اپنے انگوٹھے سے۔

وضو کے مستحبات و آداب:

1: قبلہ رخ بیٹھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا وَإِنَّ سَيِّدَ الْمَجْلِسِ قُبَالَةَ الْقِبْلَةِ. [21]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام اشیاء میں ایک چیز معزز (بہترین) ہوتی ہے اور مجالس میں معزز (بہترین) مجلس وہ ہوتی ہے جو قبلہ رخ ہو۔

وضو کرنے کی ہیئت بھی ایک مجلس ہی کی ہیئت ہوتی ہے اس لیے فقہاء نے اس فضیلت کے حصول کے لیے وضو میں قبلہ رخ بیٹھنے کو مستحب فرمایا ہے۔

2: ہر عضو دھوتے ہوئے کلمہ شہادت پڑھنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ

---

[20] سنن النسائی: رقم الحدیث 102

[21] المعجم الاوسط للطبرانی: ج 2 ص 20 رقم الحدیث 2354

يَقُوْلُ حِيْنَ يَتَوَضَّأُ: بِسْمِ اللهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لِكُلِّ عُضْوٍ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. [22]

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو کرتے ہوئے "بسم اللہ" کہے، پھر ہر عضو کو دھوتے ہوئے "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" کہے، پھر جب وضو کر لے تو "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

[ان کلمات کا ترجمہ یہ ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔]

3: اعضاءِ وضو کو دائیں جانب سے دھونا

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ. [23]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

وضو کرنا بھی ایک اہم و مبارک کام ہونے کے ساتھ ساتھ نماز کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے، اس لیے

---

[22] کنز العمال: ج9 ص132 رقم الحدیث 26084

[23] صحیح البخاری: رقم الحدیث 5854

اس کی ابتداء بھی دائیں طرف سے ہو گی۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ. [24]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لباس پہنو اور جب وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کیا کرو۔

4: اعضاءِ وضو کو مَل کر دھونا

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذِرَاعَيْهِ. [25]

ترجمہ: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بازوؤں کو مَل (کر دھو) رہے تھے۔

5: اعضاءِ وضو کو مبالغہ سے دھونا

یعنی اعضاء وضو کا جہاں تک دھونا فرض ہے اس سے زیادہ دھونا۔

عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ. [26]

ترجمہ: حضرت نعیم الْمُجْمِر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر

---

[24] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 4141

[25] صحیح ابن حبان: ص 392 رقم الحدیث 1082

[26] صحیح البخاری: رقم الحدیث 136، صحیح مسلم: رقم الحدیث 246

چڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کر کے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن میری امت اس حال میں بلائی جائے گی کہ اس کے اعضاءِ وضو روشن اور چمکدار ہوں گے۔ لہذا تم میں سے جو بھی اپنی اس روشن جگہ کو مزید لمبا کرنا چاہے تو کر لے (اعضاءِ وضو کو مقررہ مقام سے آگے تک دھولے)۔

6: چھنگلیوں کا کان میں داخل کرنا:

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں:

وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ. [27]

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کانوں کے مسح کے دوران) اپنی انگلیوں کو کان کے سوراخ میں بھی داخل کیا۔

7: گردن کا مسح کرنا

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِيَدَيْهِ عَلَى عُنُقِهِ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [28]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا تو وہ قیامت کے دن (گردن میں) طوق ڈالے جانے سے محفوظ رہے گا۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ عُنُقَهُ وَيَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عُنُقَهُ لَمْ يُغَلَّ بِالْأَغْلَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [29]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ جب وضو کرتے تو گردن کا بھی مسح کرتے اور یہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا تو قیامت

---

[27] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 123

[28] تلخیص الحبیر لابن حجر: ج1 ص93 تحت رقم الحدیث 98

[29] اخبار اصبہان لابی نعیم الاصبہانی: ج7 ص53 رقم 40488

کے دن اسے (گردن میں) طوق نہ پہنائے جائیں گے۔

3: عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ وَمَا يَلِيْهِ مِنْ مُقَدَّمِ الْعُنُقِ بِمَرَّةٍ. [30]

ترجمہ: طلحہ (بن مُصرِّف) اپنے والد (مُصرِّف بن عمرو بن کعب) سے، اور وہ ان (طلحہ بن مُصرِّف) کے دادا (حضرت عمرو بن کعب الیامی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مسح فرمایا یہاں تک کہ گُدی تک پہنچے، اور اس کے بعد گردن کے اگلے حصے تک بھی ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

4: عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: مَنْ مَسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَأْسِهٖ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [31]

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جس نے اپنے سر کے ساتھ ساتھ اپنی گردن کا بھی مسح کیا تو اسے قیامت کے دن (گردن میں) طوق (پہنائے جانے) سے بچا لیا جائے گا۔

فائدہ: شیخ منصور سبط الشیخ الطبلاوی الشافعی گردن پر مسح کی ایک حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

كَلَامُ الْمُحَدِّثِيْنَ يُشِيْرُ إِلٰى أَنَّ الْحَدِيْثَ لَهٗ طُرُقٌ وَشَوَاهِدُ يَرْتَقِي بِهَا إِلٰى دَرَجَةِ الْحَسَنِ. [32]

ترجمہ: محدثین کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ گردن پر مسح کی حدیث کے کئی طرق اور شواہد ہیں جن کی وجہ سے یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

8: وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتّٰى

---

[30] مسند احمد: ج12 ص385 رقم الحدیث 15893

[31] كتابُ الطَّهور للقاسم بن سلّام: ص373 رقم الحدیث 368

[32] تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج للطبلاوی: ج3 ص49 باب الوضوء

حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. [33]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر کوفہ کی جامع مسجد کے صحن میں لوگوں کی ضروریات (اور مسائل حل کرنے) کے لیے بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور اس سے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا۔ راوی نے یہ بھی ذکر کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سر کا مسح کیا اور پاؤں کو بھی دھویا (یعنی مکمل وضو کیا)۔ پھر کھڑے ہوئے اور کھڑے ہونے کی حالت میں ہی وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا اور فرمایا: لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کھڑے ہو کر پانی پیا تھا جیسا کہ میں نے پیا ہے۔

9: وضو کے بعد کی دعا پڑھنا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. [34]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر یہ دعا پڑھے: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" تو اس کے لیے جنت

---

[33] صحیح البخاری: رقم الحدیث 5616

[34] جامع الترمذی: رقم الحدیث 55

کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

[ان کلمات کا ترجمہ یہ ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔]

10: پانی ضرورت کے مطابق استعمال کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ: مَا هٰذَا السَّرَفُ؟ فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوْءِ إِسْرَافٌ؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ. [35]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس وقت وضو کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! پانی کے استعمال میں یہ اسراف کیسا ہے؟ حضرت سعد نے عرض کی: کیا پانی میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ہوتا ہے اگرچہ آپ جاری نہر سے بھی وضو کر رہے ہوں (تب بھی ضرورت سے زیادہ پانی کے استعمال سے گریز کیجیے)۔

نواقضِ وضو:

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہیں "نواقضِ وضو" کہتے ہیں۔ نواقضِ وضو درج ذیل ہیں:

1: پیشاب پاخانہ کرنا

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ [36]

---

[35] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 425

[36] سورۃ المائدۃ: 6

ترجمہ: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضاءِ حاجت (یعنی پیشاب یا پاخانہ) کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے جسمانی ملاپ کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کر لو۔

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ قضاءِ حاجت (یعنی پیشاب یا پاخانہ) سے آنے کی صورت میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر لیا جائے۔ تیمم اس وقت کیا جاتا ہے جب انسان کو طہارت کی ضرورت ہو اور پانی نہ مل رہا ہو، تو ثابت ہوا کہ پیشاب یا پاخانہ کرنے کی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے تبھی تو طہارت کی ضرورت پڑی ہے۔

2: ہوا کا خارج ہونا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ. فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ. [37]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں نماز کا انتظار کرنے والے شخص کو نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی) تو ایک عجمی شخص نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! بے وضو ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس سے مراد ہوا کا خارج ہونا ہے۔

3: خون کا نکل کر بہہ پڑنا

اگر خون نکل کر جسم کے ایسے حصے کی طرف بہہ پڑے جسے وضو یا غسل میں دھونا فرض ہوتا ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

---

[37] صحیح البخاری: رقم الحدیث 176

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي. قَالَ: وَقَالَ أَبِي: ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ. [38]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں کہ میں مستحاضہ (وہ عورت جس کا خون جاری رہے، بند نہ ہوتا ہو) ہوں، کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں، نماز تو حیض کی وجہ سے چھوڑی جاتی ہے اور) یہ تو ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ چنانچہ جب حیض کے ایام شروع ہو جائیں تو نماز چھوڑ دیا کرو، جب حیض ختم ہو جائے تو خون دھو لیا کرو اور نماز ادا کیا کرو۔ حدیث کے راوی ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد (عروہ) کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: "ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہ یہاں تک کہ پھر حیض کے دن آجائیں۔"

مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ خونِ استحاضہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو ٹوٹنے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ "یہ تو ایک رگ کا خون ہے"، غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام خون رگ سے نکلنے والے ہوتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جسم کے کسی حصہ سے خون نکل کر بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بھی رگ ہی کا خون ہوتا ہے۔

علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف ابن نجیم الحنفی رحمہ اللہ (ت 970ھ) لکھتے ہیں:

فَكَانَ حُجَّةً لَنَا لِأَنَّهُ عَلَّلَ وُجُوْبَ الْوُضُوْءِ بِأَنَّهُ دَمُ عِرْقٍ وَكُلُّ الدِّمَاءِ كَذٰلِكَ. [39]

ترجمہ: یہ [حدیثِ صحیح البخاری] ہماری دلیل ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے واجب ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ "یہ رگ کا خون ہے" اور تمام خون اسی طرح (یعنی رگ کے خون) ہوتے ہیں (اس لیے ان کا حکم

---

[38] صحیح البخاری: رقم الحدیث 228

[39] البحر الرائق شرح کنز الدقائق لابن نجیم: ج 1 ص 66 کتاب الطہارۃ

بھی یہی ہو گا کہ ان سے وضو ٹوٹ جائے گا)

2: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ. [40]

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا خون جو نکل کر بہہ پڑے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

3: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أَوْ رُعَافٌ، أَوْ قَلَسٌ، أَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلَاتِهِ، وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ. [41]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو (نماز میں) قے آجائے یا نکسیر بہہ پڑتے یا الٹی آجائے یا مذی خارج ہو تو وہ نماز چھوڑ دے اور جا کر وضو کرے۔ اس دوران پھر بغیر کسی سے بات چیت کیے جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہیں سے شروع کرے۔

4: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا رَعَفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ. [42]

ترجمہ: حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جب (نماز میں) نکسیر بہتی تو آپ نماز چھوڑ دیتے اور جا کر وضو کرتے تھے، پھر بغیر کسی سے بات چیت کیے وہیں سے نماز شروع کر دیتے جہاں سے چھوڑی ہوتی۔

5: عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى الْوُضُوْءَ مِنَ الدَّمِ إِلَّا مَا كَانَ سَائِلًا. [43]

ترجمہ: حضرت حسن (بصری) رحمہ اللہ کا موقف یہ تھا کہ خون جب تک بہہ نہ پڑے اس وقت تک وضو نہیں

---

[40] الکامل لابن عدی: ج1 ص313 تحت ترجمۃ احمد بن الفرج

[41] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1221، سنن الدار قطنی: ص105 رقم الحدیث 555

[42] المؤطا للامام مالک: ص55 باب ماجاء فی الرعاف والقئی رقم الحدیث 88

[43] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص123 إِذَا سَالَ الدَّمُ أَوْ قَطَرَ أَوْ بَرَزَ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ رقم الحدیث 1468

ٹوٹتا۔

6: عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَبْصَرْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ رَكْعَةً ، ثُمَّ رَعَفَ، فَخَرَجَ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ جَاءَ فَبَنَى عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ. [44]

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ (بن عمر) رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ نے صبح کی ایک رکعت ہی پڑھی تھی کہ آپ کی نکسیر بہہ پڑی، آپ باہر آئے، وضو کیا، پھر واپس آکر اپنی بقیہ نماز مکمل کی۔

4: نیند آجانا

ایسی نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جس میں اِستر خاء مفاصل ہو جائے (یعنی جوڑ ڈھیلے پر جائیں)۔ لہذا چِت لیٹ کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور ایسی چیز سے ٹیک لگا کر سونے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے کہ اگر اسے ہٹا دیا جائے تو سونے والا گر جائے۔ البتہ کھڑے کھڑے، بغیر سہارا لگائے یا نماز کی کسی حالت (رکوع، سجدہ اور قعدہ وغیرہ) میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

1: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوْءٌ حَتَّى يَضْطَجِعَ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ. [45]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سجدہ کی حالت میں سو جائے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا، ہاں اگر پہلو کے بل سو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لیے کہ اگر انسان پہلو کے بل لیٹ جائے تو استر خاء مفاصل ہو جاتا ہے (یعنی جوڑ ڈھیلے پر جاتے ہیں)

2: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وِكَاءُ السَّهِ

---

[44] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص263 فِي الَّذِي يَقِيءُ أَوْ يَرْعَفُ فِي الصَّلَاةِ رقم الحدیث 5958

[45] مسند احمد: ج3 ص60 رقم الحدیث 2315، مسند ابی یعلیٰ: ص516 رقم الحدیث 2491

الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ. [46]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرین کا بندھن آنکھیں ہیں۔ لہذا جو شخص سو جائے وہ وضوء کرے۔

3: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : لَيْسَ عَلَى الْمُحْتَبِي النَّائِمِ وَلَا عَلَى الْقَائِمِ النَّائِمِ وَلَا عَلَى السَّاجِدِ النَّائِمِ وُضُوْءٌ حَتّٰى يَضْطَجِعَ . فَإِذَا اضْطَجَعَ تَوَضَّأَ. [47]

ترجمہ: یزید بن قُسیط فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرمارہے تھے: اکڑوں بیٹھ کر کپڑے سے ٹانگوں اور پیٹھ کو باندھ کر سونے والے، کھڑے کھڑے سونے والے اور سجدہ کی حالت میں سونے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ ہاں اگر پہلو کے بل لیٹ جائے تو وضو کرنا چاہیے (یعنی اس حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے)

5: رکوع و سجود والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا

"قہقہہ" سے مراد ایسی ہنسی ہے جو انسان خود بھی سنے اور اس کے قریب والے لوگ بھی سنیں اور "ضحک" سے مراد ایسی ہنسی ہے جو خود تو سنے لیکن اس کے قریب والے لوگ نہ سنیں۔

ان کا حکم یہ ہے کہ "قہقہہ" لگانے سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہیں جبکہ "ضحک" سے صرف نماز ٹوٹتی ہے البتہ وضو باقی رہتا ہے۔ [48]

1: عَنْ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ إِذْ أَقْبَلَ أَعْمٰى يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَوَقَعَ فِي زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ بعضُ الْقَوْمِ حَتّٰى قَهْقَهَ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ. [49]

---

[46] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 203

[47] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج1 ص122 باب ماورد فی نوم الساجد

[48] عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی: ج2 ص499 باب من لم یر الوضوء إلا من المخرجین القبل والدبر

[49] کتاب الآثار بروایۃ القاضی: ص28 باب افتتاح الصلاۃ رقم الحدیث 135

ترجمہ: حضرت معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آدمی نماز پڑھنے کے لیے آیا۔ تو وہ (مسجد میں واقع) ایک گڑھے میں گر گیا۔ بعض لوگ قہقہہ لگا کر ہنسے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جس شخص نے بھی قہقہہ لگایا ہے وہ نماز اور وضو دونوں کو لوٹائے۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحِكَ فِي صَلَاةٍ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ. [50]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے تو وہ اپنا وضو اور نماز لوٹائے۔

3: عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَتَرَدّٰى فِي حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ فِي بَصَرِهٖ ضَرَرٌ فَضَحِكَ كَثِيْرٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَيُعِيْدَ الصَّلَاةَ. [51]

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور مسجد میں واقع ایک گڑھے میں گر گیا۔ اس کی بینائی کمزور تھی۔ بہت سے لوگ نماز ہی میں ہنس پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو ہنس پڑے تھے وضو اور نماز دہرانے کا حکم دیا۔

4: عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ أَنَّ أَعْمٰى تَرَدّٰى فِي بِئْرٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهٖ فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحِكَ مِنْهُمْ أَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ. [52]

ترجمہ: (جلیل القدر ثقہ تابعی) ابو العالیہ الریاحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ

---

[50] الکامل لابن عدی: ج4 ص101 ترجمۃ رُفیع بن مھران

[51] مجمع الزوائد للہیثمی: ج1 ص560 رقم الحدیث 1278

[52] سنن الدار قطنی: ص111، 112 رقم الحدیث 595

رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے تو ایک نابینا آدمی (مسجد میں واقع) ایک گڑھے میں گر گیا۔ جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ان میں سے بعض لوگ ہنس پڑے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسنے والوں کو حکم دیا کہ نماز اور وضو دونوں کو لوٹائیں۔

فائدہ:

مذکورہ احادیث میں سے تیسری اور چوتھی حدیث میں جس "ضحک" کی وجہ سے وضو اور نماز دونوں کے لوٹانے کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد ایسا ضحک ہے جو قہقہہ کے ساتھ ہو کیونکہ اس کی تائید پہلی دو احادیث سے ہو رہی ہے۔

حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی رحمہ اللہ (ت 855ھ) لکھتے ہیں:

فَإِنْ قَالَ: كَيْفَ اسْتَدَلَّتِ الْحَنَفِيَّةُ بِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَلَيْسَ فِيْهِ إِلَّا الضِّحْكُ دُوْنَ الْقَهْقَهَةِ. قُلْتُ: الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِ "مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ" قَهْقَهَةً يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ .... وَالْأَحَادِيْثُ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا. [53]

ترجمہ: اگر کوئی یہ کہے کہ احناف نے دار قطنی کی روایت کردہ حدیث کو کیسے دلیل بنایا ہے حالانکہ اس میں "ضحک" (ہنسنا) کا لفظ ہے "قہقہہ" کا نہیں، تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ دار قطنی کی اس حدیث میں "ضحک" (ہنسنا) سے مراد "قہقہہ" ہے، اس کی دلیل حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے تو وہ اپنا وضو اور نماز لوٹائے۔ اس حدیث کو حافظ ابن عدی نے اپنی کتاب "الکامل" میں ذکر کیا ہے۔ ("ضحک" سے مراد "قہقہہ" ہم نے اس لیے لیا ہے کہ) احادیث ایک دوسرے کی وضاحت کرتی ہیں۔

---

[53] عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی: ج2 ص499 باب من لم یر الوضوء إلا من المخرجین القبل والدبر

6،7: بے ہوش ہو جانا

علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى انْتِقَاضِ الْوُضُوْءِ بِالْجُنُوْنِ وَبِالْإِغْمَاءِ. [54]

ترجمہ: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جنون (دیوانگی) اور بے ہوشی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ حَمَّادٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: إِذَا أَفَاقَ الْمَجْنُوْنُ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. [55]

ترجمہ: امام حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بے ہوش آدمی کو افاقہ ہو تو وہ نماز والا وضو کر لے۔

8: قے کا آنا

اگر قے منہ بھر کر ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر منہ بھر نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ منہ بھر کر قے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قے کا روکنا بغیر مشقت کے ممکن نہ ہو۔ [56]

1: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ [فَأَفْطَرَ] فَتَوَضَّأَ. [57]

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار کر لیا، پھر وضو فرمایا۔

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أَوْ رُعَافٌ، أَوْ قَلَسٌ، أَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ، وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ. [58]

---

[54] المجموع شرح المہذب للنووی: ج2 ص467 باب الاحداث التی تنقض الوضوء

[55] مصنف عبد الرزاق: ج1 ص100 باب النوم فی الصلاۃ والمجنون اذا عقل رقم الحدیث 493

[56] الفتاویٰ الہندیۃ: ج1 ص11 باب الوضوء الفصل الخامس فی نواقض الوضوء

[57] جامع الترمذی: رقم الحدیث 87

[58] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1221، سنن الدار قطنی: ص105 رقم الحدیث 555

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو (نماز میں) قے آجائے یا نکسیر بہہ پڑتے یا الٹی آجائے یا مذی خارج ہو تو وہ نماز چھوڑ دے اور جا کر وضو کرے۔ اس دوران پھر بغیر کسی سے بات چیت کیے جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہیں سے شروع کرے۔

9: مذی اور وَدی کا نکلنا

1: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ. فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ. [59]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے مذی بہت آتی تھی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں مسئلہ) پوچھنے میں شرماتا تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے گھر میں تھی۔ میں نے حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کو کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھیں، انہوں نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا شخص اپنی شرمگاہ دھولے اور وضو کرلے۔

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَأَمَّا الْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَإِنَّهُ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَأَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ. [60]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (شرمگاہ سے نکلنے والی پیشاب کے علاوہ) تین چیزیں ہیں؛ مَنی، مَذی اور وَدی۔ مذی اور ودی نکلنے کی صورت میں انسان اپنی شرمگاہ دھولے اور وضو کرلے، اور منی کی صورت میں غسل واجب ہے۔

---

[59] صحیح مسلم: رقم الحدیث 303، صحیح البخاری: رقم الحدیث 178

[60] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 39 باب الرجل یخرج من ذکرہ المذی کیف یفعل، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج 1 ص 533 فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ وَالْوَدْيِ رقم الحدیث 989

فائدہ:

مَنی: شہوت کے ساتھ شرم گاہ سے جو پانی نکلے اور اس سے شہوت کا زور ٹوٹ جائے اسے "منی" کہتے ہیں۔ اس کے نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے۔

مَذی: شہوت کے ساتھ شرم گاہ سے جو پانی نکلے اور اس سے شہوت کا زور مزید بڑھ جائے اسے "مذی" کہتے ہیں۔ اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے، غسل فرض نہیں ہوتا۔

وَدی: وہ سفید مادہ جو کسی بیماری یا کوئی وزنی چیز اٹھانے کی وجہ سے یا پیشاب کرنے کے بعد بغیر کسی وجہ کے نکلے اسے "ودی" کہتے ہیں۔ اس کے نکلنے سے بھی صرف وضو ٹوٹتا ہے، غسل فرض نہیں ہوتا۔

10: خونِ استحاضہ کا جاری ہونا

خواتین کو حیض و نفاس کے علاوہ جو خون آتا ہے اسے "استحاضہ" کہا جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي. قَالَ: وَقَالَ أَبِي: ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ. [61]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں کہ میں مستحاضہ (وہ عورت جس کا خون جاری رہے، بند نہ ہوتا ہو) ہوں، کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں، نماز تو حیض کی وجہ سے چھوڑی جاتی ہے اور) یہ تو ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ چنانچہ جب حیض کے ایام شروع ہو جائیں تو نماز چھوڑ دیا کرو، جب حیض ختم ہو جائے تو خون دھو لیا کرو اور نماز ادا کیا کرو۔ حدیث کے راوی ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد (عروہ) کہتے ہیں کہ آپ

---

[61] صحیح البخاری: رقم الحدیث 228

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: "ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہ یہاں تک کہ پھر حیض کے دن آجائیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ جو عورت استحاضہ کی بیماری میں مبتلا ہو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے مستقل وضو کرے۔ البتہ حیض کے دنوں میں نماز نہ پڑھے کہ ان دنوں میں نماز معاف ہے۔

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا:

1: عورت کو چھونے سے

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ. [62]

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو جاتی تھی اور میرے پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب میں ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو مجھے چھو دیتے، میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی۔ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ. [63]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بوسہ دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

2: شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے

1: عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا تَرَى فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

---

[62] صحیح البخاری: رقم الحدیث 382

[63] کتاب الاثار بروایت ابی یوسف القاضی: ص 5 رقم الحدیث 17

"هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ." [64]

ترجمہ: حضرت قیس بن طلق اپنے والد (حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک آدمی جو دیہاتی لگتا تھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنے عضو تناسل کو چھوئے تو کیا اسے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے (یعنی جس طرح جسم کے کسی اور عضو کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح اس کو چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا)

2: عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، قَالَ: حَكَكْتُ جَسَدِيْ، وَأَنَا فِي الصَّلاةِ، فَأَفْضَيْتُ إِلَى ذَكَرِيْ، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لِي: اقْطَعْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ، أَيْنَ تَعْزِلُهُ مِنْكَ؟ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ. [65]

ترجمہ: حضرت ارقم بن شرحبیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نماز میں ہوتے ہوئے اپنے جسم میں خارش کرتا ہوں اور کبھی کبھی عضو تناسل تک خارش کر لیتا ہوں۔ اس بات کا تذکرہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے مسکرا کر مجھے فرمایا: (اگر یہ اتنا ہی نجس ہے تو) اسے کاٹ ہی ڈالو، اس کو اپنے آپ سے کہاں دور کرو گے؟ ارے یہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔ (یعنی اس کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا)

3: کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا موقف یہ تھا کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

امام حسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی رحمہ اللہ (ت 510ھ) لکھتے ہیں:

وَذَهَبَ جَمَاعَةٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ، رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَحُذَيْفَةَ، وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ، وَإِلَيْهِ ذَهَبَ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ. [66]

---

[64] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 182، جامع الترمذی: رقم الحدیث 85، سنن النسائی: رقم الحدیث 165، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 483

[65] المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص556، 557 رقم الحدیث 9112

[66] شرح السنۃ للبغوی: ج1 ص264 باب الوضوء من مس الفرج رقم 166

ترجمہ: ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اس موقف کے قائل حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابو الدرداء، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ یہی قول امام حسن بصری رحمہ اللہ کا ہے اور اسی کے قائل امام سفیان ثوری، امام عبد اللہ بن مبارک اور دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ ہیں۔

3: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [67]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔

2: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ، فَأَكَلَ مِنْهَا ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّيْنَ ، وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [68]

ترجمہ: حضرت جعفر بن عمرو بن اُمَیّہ الضَّمْری اپنے والد (حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے کا گوشت (چھری سے) کاٹ کے کھا رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ کھڑے ہوئے، چھری کو رکھا اور نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

---

[67] صحیح البخاری: رقم الحدیث 207

[68] صحیح مسلم: رقم الحدیث 355

4: اونٹ کا گوشت کھانے سے

1: عَنْ أَبِي سَبْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَكَلَ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [69]

ترجمہ: ابو سبرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔

2: عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَكَلَ لَحْمَ جَزُوْرٍ، وَشَرِبَ لَبَنَ إِبِلٍ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [70]

ترجمہ: یحیٰی بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نے اونٹ کا گوشت کھایا اور اونٹنی کا دودھ پیا، پھر مغرب کی نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔

3: جمہور حضرات کا موقف بھی یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ (ت 319ھ) لکھتے ہیں:

وَأَسْقَطَتْ طَائِفَةٌ الْوُضُوْءَ مِنْ ذٰلِكَ [مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ]، وَمِمَّنْ كَانَ لَا يَرٰى ذٰلِكَ وَاجِبًا: مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ، وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، وَعَطَاءٍ، وَطَاوُوْسٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. [71]

ترجمہ: جن حضرات کا یہ کہنا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ان میں امام مالک بن انس، امام سفیان الثوری، امام شافعی اور دیگر فقہاء کرام شامل ہیں۔ یہی موقف سوید بن غفلہ، عطاء بن ابی رباح، طاوس اور مجاہد

---

[69] مصنف عبد الرزاق: ج1 ص309 باب الصلاۃ فی مرحی الدواب ولحوم الابل ھل یتوضاء رقم الحدیث 1600

[70] الاوسط لابن المنذر: ج1 ص249 ذکر الوضوء من لحوم الابل

[71] الاوسط لابن المنذر: ج1 ص249 ذکر الوضوء من لحوم الابل

کا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔

فائدہ:

وہ روایات جن میں اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کا ذکر ہے ان میں وضو کا لغوی معنی یعنی ہاتھ منہ دھونا مراد ہے۔[72]

اور اگر مکمل وضو مراد لیا جائے تو مراد یہ ہو گی کہ اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنا مستحب ہے، واجب و ضروری نہیں۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ أَبِيهِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ بَادِيَةٍ وَمَاشِيَةٍ، فَهَلْ نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَأَلْبَانِهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قُلْتُ: فَهَلْ نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ وَأَلْبَانِهَا؟ قَالَ: لَا.[73]

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ اپنے والد حضرت سمرہ السوائی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ ہم دیہاتی لوگ ہیں اور مال مویشی پالتے ہیں۔ کیا ہم اونٹ کا گوشت کھانے اور اونٹنی کا دودھ پینے کی وجہ سے وضو کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے عرض کی: کیا ہم بکری کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے کی وجہ سے وضو کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔

اس حدیث میں اونٹ کے گوشت کے ساتھ ساتھ اونٹنی کے دودھ پینے پر بھی وضو کا ذکر ہے حالانکہ اونٹنی کے دودھ کی وجہ سے کوئی بھی وضو ٹوٹنے کا قائل نہیں ہے بلکہ اس دودھ پینے پر وضو کا حکم بالاجماع استحباب پر محمول ہے۔ لہذا اونٹ کا گوشت کھانے پر بھی وضو کا حکم استحباب پر محمول ہو گا، واجب اور ضروری نہیں ہو گا۔

---

[72] المسائل والدلائل للشیخ فیض احمد الملتانی: ص 161 باب الوضوء من لحوم الابل

[73] المعجم الکبیر للطبرانی: ج 4 ص 155 رقم الحدیث 6962

5: دودھ پینے سے

1: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَتَمَضْمَضَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [74]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کی اور نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔

2: عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِجَبَلَةَ : أَسَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : إِنِّي لَآكُلُ اللَّحْمَ وَأَشْرَبُ اللَّبَنَ ، وَأُصَلِّي وَلَا أَتَوَضَّأُ؟ قَالَ : نَعَمْ . [75]

ترجمہ: مسعر (بن کدام) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جَبَلہ (بن سُھَیم) سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں گوشت کھاتا ہوں، دودھ پیتا ہوں پھر نماز پڑھتا ہوں لیکن وضو نہیں کرتا؟ جبلہ بن سہیم کہنے لگے: جی ہاں میں نے سنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

[74] مسند الامام الاعظم بروایۃ الحارثی: ج2 ص834 رقم الحدیث 1478

[75] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج1 ص403 مَنْ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَلَا يُمَضْمِضُ رقم الحدیث 541

موزوں پر مسح

1: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. [76]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو میں بھی پانی سے بھرا ہوا برتن لے کر آپ کے پیچھے چلا گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو پانی پیش کیا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

2: عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : بَالَ جَرِيْرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَقِيْلَ : تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. [77]

ترجمہ: ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، اس کے بعد وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔ تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں، میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

3: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: يَا مُغِيْرَةُ! خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ، فَقَضٰى حَاجَتَهٗ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ أَسْفَلِهَا ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ، ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى

---

[76] صحیح البخاری: رقم الحدیث 203

[77] صحیح مسلم: رقم الحدیث 272

خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى. [78]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سفر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے مغیرہ! پانی والا برتن لے لو۔ میں نے وہ برتن لے لیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ قضائے حاجت کر کے واپس تشریف لائے۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا اور اس کی آستینیں قدرے تنگ تھیں۔ آپ نے اپنے ہاتھ کو آستین سے نکالنا شروع کیا تو وہ تنگ پڑ گئیں اس لیے آپ نے ہاتھ کو آستین کے اندر والے حصے سے نکالا۔ اس وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پیش کیا، آپ نے اس پانی سے نماز والا وضو کیا، پھر اپنے موزوں پر مسح کیا، اس کے بعد نماز ادا فرمائی۔

4: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) الْأَسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ. قَالَ أُسَامَةُ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ؟ فَقَالَ بِلَالٌ: ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى. [79]

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اَسواف (یعنی حرم مدینہ) میں داخل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور واپس آئے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل فرمایا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، اس کے بعد وضو کیا، اس میں اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر پر مسح کیا اور

---

[78] صحیح مسلم: رقم الحدیث 274

[79] سنن النسائی: رقم الحدیث 120

موزوں پر بھی مسح کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

5: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. [80]

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔

فائدہ: نمبر 1:

موزوں پر مسح کرنے والی احادیث متواتر ہیں۔

حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت 852ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ بِأَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ، وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَهُ، فَجَاوَزُوا الثَّمَانِيْنَ، وَمِنْهُمُ الْعَشَرَةُ. [81]

ترجمہ: بہت سے محدثینِ حفاظ نے صراحت کی ہے کہ موزوں پر مسح (کی احادیث) تواتر کے درجہ میں ہیں، اور بعض محدثین نے اس کے راویوں کو جمع کیا تو ان کی تعداد اَسی (۸۰) سے تجاوز کر گئی، اور ان میں عشرۂ مبشرہ (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں۔

فائدہ: نمبر 2:

جن روایات میں "جرابوں" پر مسح کا ذکر ہے وہ تمام روایات ضعیف اور ناقابلِ استدلال ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے میرا مقالہ "موزوں پر مسح کرنے اور جرابوں پر مسح نہ کرنے کا مسئلہ"

---

[80] سنن النسائی: رقم الحدیث 121

[81] فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: ج 1 ص 399 باب المسح علی الخفین

مقیم اور مسافر کے لیے مسح کی مدت:

مقیم شخص ایک دن (24 گھنٹے) تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور مسافر تین دن (72 گھنٹے) تک۔

1: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ: عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ. [82]

ترجمہ: حضرت شُریح بن ہانئ رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھوں۔ (میں نے پوچھا) تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت ابنِ ابی طالب (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے (اس لیے انہیں اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے)۔ چنانچہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (موزوں پر مسح کی مدت) مسافر کے لیے تین دن تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

2: عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ. [83]

ترجمہ: حضرت خُزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ہے۔

---

[82] صحیح مسلم: رقم الحدیث 276

[83] جامع الترمذی: رقم الحدیث 95

غسل

غسل کے فرائض:

غسل کے تین فرض ہیں:

1،2: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

1: ﴿وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ؕ﴾[84]

ترجمہ: اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو [غسل کے ذریعے] اچھی طرح پاک صاف ہو جاؤ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غسل کے لیے تطہیر بدن یعنی پورے بدن کو خوب اچھی طرح پاک کرنے کا حکم فرمایا۔ اس لیے جسم کے جن حصوں تک پانی پہنچانا ممکن ہو ان کا دھونا غسل میں فرض ہے۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنا چونکہ بالکل ممکن ہے اس لیے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔[85]

2: عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فِي جُنُبٍ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ، قَالَتْ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيُعِيْدُ الصَّلَاةَ.[86]

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر کوئی جنبی (جس کو نہانے کی حاجت ہو، غسل کرتے ہوئے) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسا شخص بعد میں کلی کرلے اور ناک میں پانی داخل کرلے اور (اگر اس دوران کوئی نماز پڑھی ہے تو اس) نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔

---

[84] سورۃ المائدہ:6

[85] الہدایۃ للمرغینانی: ج1 ص30 کتاب الطہارات فصل فی الغسل، بدائع الصنائع للکاسانی: ج1 ص142 کتاب الطہارۃ

[86] سنن الدار قطنی: ص82 رقم الحدیث 408

3: عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَحِمَهُ اللهُ: قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاسْتِنْشَاقِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا. [87]

ترجمہ: علامہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کے غسل کے بارے میں تین بار ناک میں پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔

3: پورے بدن پر ایک بار پانی بہانا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ. [88]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے غسلِ جنابت کرتے ہوئے ایک بال برابر جگہ ایسی چھوڑی جس کو اس نے دھویا نہ ہو تو اسے آگ کا ایسا ایسا عذاب دیا جائے گا (یعنی سخت سزا دی جائے گی)

غسل کرنے کا طریقہ:

غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔ پھر استنجا کریں۔ اگر بدن کے کسی حصہ پر نجاست لگی ہو تو اسے دور کر لیں۔ اس کے بعد نماز والا وضو کریں۔ اگر ایسی جگہ غسل کر رہے ہوں جہاں پانی جمع ہوتا رہتا ہو تو وضو کرتے ہوئے پاؤں نہ دھوئیں، بقیہ وضو کر لیں اور پاؤں اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ آ کر دھوئیں اور اگر جگہ ایسی ہو جہاں پانی جمع نہ ہوتا ہو بلکہ بہہ جاتا ہو تو پاؤں بھی ساتھ ہی دھو لیں۔ اس کے بعد پہلے سر پر پانی ڈالیں، پھر دائیں کندھے پر اور پھر بائیں کندھے پر۔ پانی اتنا ڈالیں کہ سر سے پاؤں تک پہنچ جائے۔ اپنے پورے جسم کو خوب مَلیں تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ یہ ایک مرتبہ دھونا ہوا۔ پھر دوبارہ اسی طرح

---

[87] سنن الدار قطنی: ص 81 رقم الحدیث 404

[88] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 249، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 599

پانی ڈالیں کہ پہلے سر پر، پھر دائیں کندھے پر اور پھر بائیں کندھے پر۔ ساتھ ساتھ اپنے جسم کو اچھی طرح مَل لیا کریں۔ اسی طرح تیسری مرتبہ بھی جسم پر پانی ڈال کر مَل لیں۔

1: عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ. [89]

ترجمہ: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت فرما رہے تھے تو اس وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چادر لٹکائی۔ آپ نے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ اور جس جگہ کو جنابت نے متاثر کیا تھا، اُسے دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر رگڑا، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرمایا، سوائے پاؤں کے (کہ انہیں بعد میں دھویا)، پھر آپ نے اپنے پورے جسم پر پانی بہایا، پھر ایک طرف ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے۔

2: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ الشَّعَرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ. [90]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر ان کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں تک خلال کرتے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ پانی سر پر ڈالتے، پھر پورے جسم پر پانی بہاتے۔

---

[89] صحیح البخاری: رقم الحدیث 281

[90] صحیح البخاری: رقم الحدیث 248

اوقاتِ نماز

فجر کا وقت:

نمازِ فجر کا وقت صبحِ صادق کے طلوع ہونے سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔ رات کے آخری حصے میں صبح ہونے سے پہلے مشرق کی جانب افق پر مشرق سے مغرب تک ایک سفیدی دکھائی دیتی ہے جو کچھ ہی دیر میں ختم ہو جاتی ہے۔ اسے "صبحِ کاذب" کہتے ہیں۔ اس کے کچھ دیر بعد مشرق کی جانب آسمان کے کناروں پر چوڑائی میں ایک سفیدی دکھائی دیتی ہے جو آہستہ آہستہ شمالاً جنوباً پھیلتی چلی جاتی ہے۔ چوڑائی میں دکھائی دینے والی یہ سفیدی "صبحِ صادق" کہلاتی ہے۔ اس وقت سے فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج کا ذرا سا کنارہ نظر آنے تک رہتا ہے۔

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: . . . وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ. [91]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: . . . نمازِ صبح (نماز فجر) کا وقت صبحِ صادق سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

2: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا .... وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ. [92]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہر نماز کا ایک آغاز (ابتدائی وقت) اور ایک اختتام (آخری وقت) ہوتا ہے، اور فجر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب فجر طلوع ہو، اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہو۔

---

[91] صحیح مسلم: رقم الحدیث 612

[92] جامع الترمذی: رقم الحدیث 151، مسند احمد: ج 7 ص 28 رقم الحدیث 7172

ظہر کا وقت:

نمازِ ظہر کا وقت زوالِ شمس کے بعد سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا ہو جائے۔ زوالِ شمس کی پہچان یہ ہے کہ جب سورج مشرق سے نکل کر بلند ہوتا چلا جاتا ہے تو اسی قدر دوسری جانب ہر چیز کا سایہ گھٹتا چلا جاتا ہے۔ ٹھیک دوپہر کو ایک وقت ایسا آتا ہے جب سایہ گھٹنا بند ہو جاتا ہے۔ یہ "نصف النہار" (استوائے شمس) کا وقت ہے۔

پھر جب یہ سایہ دوسری جانب بڑھنا شروع ہو جائے تو اس سایہ بڑھنے کا نام "زوالِ شمس" ہے۔ زوالِ شمس سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ نصف النہار کے وقت جس چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اسے "اصلی سایہ" کہتے ہیں۔ جب تک ہر چیز کا سایہ اس اصلی سایہ کو نکال کر دوگنا نہ ہو جائے تب تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَآخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ. [93]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہر نماز کا ایک آغاز (ابتدائی وقت) اور ایک اختتام (آخری وقت) ہوتا ہے، اور ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے (یعنی زوال ہو)، اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ. [94]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے (اور اس وقت ختم

---

[93] جامع الترمذی: رقم الحدیث 151، مسند احمد: ج7 ص28 رقم الحدیث 7172

[94] صحیح مسلم: رقم الحدیث 612

ہوتا ہے) جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے۔

3: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا أُخْبِرُكَ. صَلِّ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ. [95]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن رافع جو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں؛ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے متعلق سوال کیا تو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، نماز ظہر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہاری مثل ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے دو مثل ہو جائے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز ظہر کا وقت تو زوال کے بعد شروع ہو جاتا ہے لیکن نماز مؤخر کر کے پڑھنی چاہیے اور آخرِ وقت مثلین تک ہے یعنی جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے۔

عصر کا وقت:

نمازِ ظہر کا وقت ختم ہو جائے یعنی ہر چیز کا سایہ؛ سایہ اصلی کو نکال کر دوگنا ہو جائے تو اس وقت سے لے کر غروب آفتاب تک عصر کا وقت رہتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ... مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ. [96]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے عصر پالی۔

---

[95] المؤطا للامام مالک: ص28 کتاب الصلاۃ باب وقوت الصلاۃ رقم الحدیث 9

[96] صحیح البخاری: رقم الحدیث 579، صحیح مسلم: رقم الحدیث 608

اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں:

1: جو شخص آخری وقت میں نماز کا اہل بنے (مثلاً نابالغ بالغ ہو جائے، کوئی کافر مسلمان ہو جائے) اور طہارت کے بعد کم از کم ایک رکعت (بلکہ صرف تکبیرِ تحریمہ) پڑھنے کا وقت مل جائے تو اس پر وہ نماز فرض ہو جاتی ہے۔

2: عصر کا وقت سورج غروب ہونے تک ہے۔

مغرب کا وقت:

سورخ غروب ہونے کے بعد آسمان پر سرخی آجاتی ہے۔ اسے "شَفَقِ احمر" کہتے ہیں۔ جب وہ ختم ہوتی ہے تو اس کی جگہ سفیدی آجاتی ہے۔ اسے "شَفَقِ ابیض" کہتے ہیں۔ کچھ دیر بعد یہ بھی غائب ہو جاتی ہے اور سیاہی چھا جاتی ہے۔ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شَفَق ابیض (سفیدی) کے ختم ہونے تک باقی رہتا ہے۔

1: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. [97]

ترجمہ: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا اور پردہ میں چھپ جاتا۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ... وَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ. [98]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ... نمازِ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شَفَق (ابیض یعنی سفیدی) غائب نہ ہو۔

3: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے:

---

[97] صحیح مسلم: رقم الحدیث 636، صحیح البخاری: رقم الحدیث 561

[98] صحیح مسلم: رقم الحدیث 612

ثُمَّ أَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ أُذْهِبَ بَيَاضُ النَّهَارِ، وَهُوَ الشَّفَقُ. [99]

ترجمہ: پھر عشاء کی اذان کہے جب دن کی سفیدی چلی جائے اور وہ شَفَق ہے۔

4: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں جبرئیل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے، میں مروی ہے:

وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ. [100]

ترجمہ: مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء اس وقت پڑھتے جب افق سیاہ ہو جاتا۔

عشاء کا وقت:

عشاء کا وقت شفق ابیض کے غائب ہونے سے لے کر طلوعِ فجر تک رہتا ہے۔

1: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ..... وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ. [101]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے قریب دو مرتبہ میری امامت کروائی.... اور انہوں نے (یعنی جبرئیل علیہ السلام) مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق (ابیض یعنی سفیدی) غائب ہو گئی تھی۔

2: عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا إِفْرَاطُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ؟ قَالَ: "طُلُوْعُ الْفَجْرِ". [102]

ترجمہ: حضرت عبید بن جریج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: عشاء کا آخری وقت کون سا ہے؟ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: طلوعِ فجر۔

---

[99] المعجم الاوسط للطبرانی: ج5 ص122 رقم الحدیث 6787، مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص42 رقم الحدیث 1686

[100] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 394، صحیح ابن حبان: ص492 رقم الحدیث 1494

[101] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 393

[102] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص118 باب مواقیت الصلوٰۃ

مستحب اوقات

فجر کا مستحب وقت:

فجر کی نماز کا مستحب وقت وہ ہے جب روشنی اچھی طرح پھیل چکی ہو، یعنی نماز اس وقت ادا کی جائے جب فجر کا اجالا خوب نمایاں ہو چکا ہو۔

1: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ". [103]

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: نمازِ فجر کو خوب اجالا کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔

امام محدث جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی رحمہ اللہ (ت 762ھ) فرماتے ہیں:

رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، وَمِنْ حَدِيْثِ بِلَالٍ، وَمِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ، وَمِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، وَمِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَمِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَمِنْ حَدِيْثِ حَوَّاءَ الْأَنْصَارِيَّةِ. [104]

ترجمہ: اس مضمون (یعنی فجر کو خوب اجالے میں پڑھنے) کی احادیث حضرت رافع بن خدیج، حضرت بلال، حضرت انس، حضرت قتادہ بن نعمان، حضرت ابن مسعود، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حواء الانصاریہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

2: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ: "أَسْفِرْ

---

[103] جامع الترمذی: رقم الحدیث 154، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 424، سنن النسائی: رقم الحدیث 549

[104] نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ للزیلعی: ج 1 ص 304 باب المواقیت

بِصَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَرَى الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ". [105]

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں پڑھا کرو یہاں تک کہ لوگ (روشنی کی وجہ سے) اپنے تیر اندازی کے نشان دیکھ لیں۔

ظہر کا مستحب وقت (گرمیوں میں)

گرمیوں میں ظہر کی نماز اس وقت پڑھنا مستحب ہے جب گرمی کی تیزی ختم ہو جائے۔

1: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. [106]

ترجمہ: حضرت ابو سعید (الخدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. [107]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھ لیا کرو، کیوں کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت 279ھ) فرماتے ہیں:

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَأَبِيْ ذَرٍّ، وَابْنِ عُمَرَ، وَالْمُغِيْرَةِ، وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيْهِ،

---

[105] مسند ابی داؤد الطیالسی: ج1 ص513 رقم الحدیث 1003، المعجم الکبیر للطبرانی: ج3 ص151 رقم الحدیث 4288

[106] صحیح البخاری: رقم الحدیث 538

[107] صحیح البخاری: رقم الحدیث 536، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 402، صحیح مسلم: رقم الحدیث 615، سنن النسائی: رقم الحدیث 501، جامع الترمذی: رقم الحدیث 157، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 677

وَأَبِيْ مُوْسٰى، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. [108]

ترجمہ: اس مضمون (ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا) کی احادیث حضرت ابو سعید، حضرت ابو ذر، حضرت ابن عمر، حضرت مغیرہ، حضرت صفوان، حضرت ابو موسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

ظہر کا مستحب وقت (سردیوں میں)

سردیوں میں ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔

1: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ. [109]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے موسم میں نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے اور سردی کے موسم میں جلدی ادا فرماتے تھے۔

عصر کا مستحب وقت:

عصر کا مستحب وقت یہ ہے کہ اس کو بھی دیر سے پڑھا جائے البتہ اتنی دیر نہ ہو کہ سورج زرد ہونے لگے۔

1: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. [110]

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم لوگوں سے جلدی پڑھ لیتے تھے اور تم لوگ عصر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی پڑھ لیتے ہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز وقت ہو جانے کے بعد قدرے تاخیر

---

[108] جامع الترمذی: تحت "بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَأْخِيْرِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ"

[109] سنن النسائی: رقم الحدیث 500، صحیح البخاری: رقم الحدیث 906

[110] جامع الترمذی: رقم الحدیث 161، مسند احمد: ج 18 ص 286 رقم الحدیث 26526

سے پڑھتے تھے۔

2: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً. [111]

ترجمہ: یزید بن عبد الرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد (عبد الرحمٰن بن علی بن شیبان) سے اور وہ ان (یزید بن عبد الرحمٰن) کے داد؛ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو مؤخر کر کے پڑھتے تھے جب تک سورج سفید اور صاف رہتا۔

3: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ... فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهٗ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ. [112]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نمازِ عصر پڑھو تو اس کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے۔

4: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا. [113]

ترجمہ: حضرت ابراہیم (بن یزید) النخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو پایا کہ وہ عصر کی نماز اس کے آخری وقت میں پڑھتے تھے۔

مندرجہ بالا احادیث و آثار سے واضح ہے کہ مستحب یہ ہے کہ عصر کو مؤخر کر کے پڑھا جائے لیکن اتنا مؤخر

---

[111] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 408، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 667

[112] صحیح مسلم: رقم الحدیث 612

[113] کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ للامام محمد: ج 1 ص 22 اختلاف اھل الکوفۃ واھل المدینۃ فی الصلاۃ والمواقیت

بھی نہ ہو کہ سورج زرد ہونے لگے۔

مغرب کا مستحب وقت:

مستحب یہ ہے کہ سورج کے غروب ہوتے ہی اذان کے فوراً بعد مغرب کی نماز ادا کر لی جائے۔

1: عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. [114]

ترجمہ: حضرت سلمہ (بن الاکوع) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورج چھپتے ہی مغرب پڑھ لیتے تھے۔

2: عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُوْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُوْ أَيُّوْبَ فَقَالَ لَهُ: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ! فَقَالَ: شُغِلْنَا. قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: :لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلٰى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ . [115]

ترجمہ: مَرثَد بن عبد اللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس جہاد کے لیے تشریف لائے، اس وقت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مصر کے گورنر تھے۔ انہوں نے مغرب کی نماز میں تاخیر کی تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا: اے عقبہ! یہ کون سی نماز ہے؟ (یعنی آپ نے مغرب کی نماز اتنی دیر سے کیوں پڑھی؟) انہوں نے جواب دیا: ہم (کسی کام میں) مصروف ہو گئے تھے۔ اس پر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی پر قائم رہے گی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ میری امت ہمیشہ

---

[114] صحیح البخاری: رقم الحدیث 561

[115] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 418، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 689

فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر نہ کریں کہ ستارے آپس میں مل جل جائیں (یعنی اُفق پر ظاہر ہو کر واضح ہو جائیں)۔

عشاء کا مستحب وقت:

مستحب یہ ہے کہ عشاء کی نماز ایک تہائی رات تاخیر کر کے پڑھی جائے۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ. [116]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ نماز عشاء کو تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔

2: ابو المنہال رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بَرْزَہ نَضْلہ بن عبید رضی اللہ عنہ؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَلَا يُبَالِيْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ: إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ. [117]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ پھر راویِ حدیث (ابو المنہال) نے کہا کہ آدھی رات تک (مؤخر کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

---

[116] جامع الترمذی: رقم الحدیث 167

[117] صحیح البخاری: رقم الحدیث 541

ممنوع اوقات

طلوعِ شمس، غروبِ شمس اور استوائے شمس:

درج ذیل تین اوقات میں ہر قسم کی نماز پڑھنا ممنوع ہے خواہ فرض ہو، نفل ہو، قضاء ہو یا ادا ہو۔

۱: سورج طلوع ہونے کے وقت سے لے کر سورج کے ایک نیزہ کی مقدار کے برابر بلند ہونے تک۔

۲: استوائے شمس کے وقت یعنی دوپہر کے وقت جب سورج بالکل سر پر آجائے۔

۳: عصر کے بعد سورج کے زرد پڑ جانے کے وقت سے لے کر سورج غروب ہونے تک (البتہ اسی دن کی عصر کی نماز اس وقت میں پڑھی جاسکتی ہے۔)

عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا: حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. [118]

ترجمہ: موسیٰ بن عُلَیّ (بالتصغیر) اپنے والد (عُلَیّ بن رَباح) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے سے یا اپنے مُردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے:

- جب سورج طلوع ہو کر بلند نہ ہو جائے (یعنی سورج کے نکلنے کے فوراً بعد سے تھوڑا بلند ہونے تک)
- جب دوپہر کا سورج عین سر پر آجائے یہاں تک کہ وہ ڈھلنے لگے (یعنی زوال سے کچھ پہلے کا وقت)
- اور جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو جائے یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

---

[118] صحیح مسلم: رقم الحدیث 831، جامع الترمذی: رقم الحدیث 1030، الجمع بین الصحیحین للحمیدی: ج3 ص351 رقم الحدیث 2993

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد:

نمازِ فجر کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اور نمازِ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کوئی نفل پڑھنا ممنوع ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے فجر کی دو سنتیں پہلے نہ پڑھی ہوں تو فرض نماز کے بعد ان کی قضاء کرنا بھی جائز نہیں بلکہ سورج طلوع ہونے کے بعد ہی ان کی قضاء کرنا ہو گی۔

1: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ. [119]

ترجمہ: ابن شہاب (زہری) سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے عطاء بن یزید الْجُنْدَعِیّ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

اس مضمون کی احادیث حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔[120]

2: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. [121]

---

[119] صحیح البخاری: رقم الحدیث 586، صحیح مسلم: رقم الحدیث 827

[120] صحیح البخاری: باب الصلوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، صحیح مسلم: باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا، جامع الترمذی: باب ما جاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ بعد العصر و بعد الفجر

[121] جامع الترمذی: رقم الحدیث 423

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت مؤکدہ) نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

صبحِ صادق کے بعد:

صبحِ صادق کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی اور سنت یا نفل پڑھنا ممنوع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. [122]

ترجمہ: حضرت ابن عمر؛ (ام المؤمنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق طلوع ہونے کے بعد صرف دو رکعتیں ہلکی پھلکی (فجر کی سنتیں) پڑھتے تھے۔

غروبِ آفتاب کے بعد:

غروبِ آفتاب کے بعد مغرب کے فرائض سے پہلے نفل پڑھنا ممنوع ہے:

1: عَنْ طَاوُوْسٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا. [123]

ترجمہ: طاؤس سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کسی کو نہیں دیکھا کہ یہ دو رکعتیں پڑھتا ہو۔

2: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: طُفْنَا فِي نِسَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُنَّ: هَلْ

---

[122] صحیح مسلم: رقم الحدیث 723، صحیح البخاری: رقم الحدیث 1173، سنن النسائی: رقم الحدیث 584

[123] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1284، مسند عبد بن حمید: ص256 رقم الحدیث 804، الکنیٰ والاسماء للدولابی: ج1 ص463 رقم الحدیث 1640

رَأَيْتُنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ حِيْنَ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ؟ فَقُلْنَ: لَا. [124]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے جب مؤذن اذان دیتا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

3: عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَا صَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. [125]

ترجمہ: منصور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔

خطبۂ جمعہ کے وقت:

جب امام خطبہ کے لیے منبر پر آجائے تو اس وقت نہ کوئی نماز جائز ہے، نہ کوئی گفتگو کرنا۔ اس وقت پوری توجہ خطبہ سننے کی طرف دینا لازم ہے۔

1: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. [126]

---

[124] مسند الشامیین للطبرانی: ج3 ص212 رقم الحدیث 2110

[125] کنز العمال: ج8 ص25 رقم الحدیث 21809، اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری: ج2 ص408 رقم الحدیث 2332، مصنف عبد الرزاق: ج2 ص289 باب الرکعتین قبل المغرب رقم الحدیث 3998

[126] صحیح البخاری: رقم الحدیث 883

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسبِ استطاعت خوب پاکی حاصل کرے، اور تیل یا گھر میں میسر خوشبو لگائے، پھر (نماز جمعہ) کے لئے نکلے، (وہاں جاکر) دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے (یعنی دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے)، پھر جتنی نماز اس کے لیے مقدر ہو پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے تو اس (جمعہ) سے اگلے جمعہ تک کے (درمیان کے) تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

2: عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَانَ نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُؤْذِي أَحَدًا فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْإِمَامَ خَرَجَ صَلَّى مَا بَدَا لَهُ وَإِنْ وَجَدَ الْإِمَامَ قَدْ خَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ جُمُعَتَهُ وَكَلَامَهُ إِنْ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ ذُنُوبُهُ كُلُّهَا أَنْ تَكُوْنَ كَفَّارَةً لِلْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا. [127]

ترجمہ: عطاء خراسانی رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت نُبَیشَہ ہُذَلِی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب مسلمان جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، پھر مسجد کی طرف آتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں دیتا، اگر امام (خطیب) کو نہیں پاتا تو جتنی چاہے نفل نماز پڑھتا ہے، اور اگر امام نکل چکا ہو (یعنی خطبہ شروع ہو چکا ہو) تو بیٹھ جاتا ہے اور خطبہ سنتا اور خاموشی اختیار کرتا ہے، یہاں تک کہ امام اپنی جمعہ کی نماز اور گفتگو مکمل کر لے تو اگر اُس کی اِس جمعہ میں مغفرت نہ ہو، تو (پھر بھی) یہ جمعہ اُس کے پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

3: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ

[127] مسند احمد: ج15 ص300 رقم الحدیث 20599، غایۃ المقصد فی زوائد المسند للہیثمی: ج1 ص1154

أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَاةَ وَلَا كَلَامَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْإِمَامُ . [128]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو (اس وقت) نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے۔

فائدہ: دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں

قرآن وسنت کے کئی دلائل سے ثابت ہے کہ نماز کو وقتِ مقررہ پر پڑھنا فرض ہے۔ لہٰذا وقتِ مقررہ سے پہلے یا بعد میں پڑھنا ممنوع اور ناجائز ہو گا۔

1: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (۱۰۳)﴾ [129]

ترجمہ: بے شک نماز اہلِ ایمان پر مقررہ وقتوں میں فرض کی گئی ہے۔

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب ابی حفص عمر بن کثیر دمشقی شافعی رحمہ اللہ (ت774ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ رَحِمَهُ اللهُ: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ قَالَ: مُنَجَّمًا، كُلَّمَا مَضٰى نَجْمٌ، جَاءَ نَجْمٌ يَعْنِيْ: كُلَّمَا مَضٰى وَقْتٌ جَاءَ وَقْتٌ. [130]

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ کا معنی یہ ہے کہ نماز اپنے وقتوں میں تقسیم شدہ ہے، جب ایک نماز کا وقت گزر جاتا ہے تو دوسری نماز کا وقت آجاتا ہے۔

---

[128] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص407 رقم الحدیث 3120، جامع الاحادیث للسیوطی: ج3 ص114 رقم الحدیث 1879

[129] سورۃ النساء: 103

[130] تفسیر ابن کثیر: ج1 ص439 تحت قولہ تعالیٰ ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾

2: ﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (۲۳۸)﴾ [131]

ترجمہ: سب نمازوں کی پابندی کیا کرو اور خصوصاً درمیان والی نماز (نمازِ عصر) کی، اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے باادب کھڑے ہوا کرو۔

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب ابی حفص عمر بن کثیر دمشقی شافعی رحمہ اللہ (ت774ھ) اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

يَأْمُرُ اللهُ تَعَالٰى بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي أَوْقَاتِهَا. [132]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں پابندی کے ساتھ ادا کیا جائے۔

3: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ (٤) الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (٥)﴾ [133]

ترجمہ: ایسے نمازیوں کے لیے بڑی تباہی ہے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی الطبری رحمہ اللہ (ت310ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

عَنْ مَسْرُوقٍ، فِي قَوْلِهِ: ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ قَالَ: تَضْيِيْعُ مِيْقَاتِهَا. [134]

ترجمہ: (معروف تابعی) امام مسروق (بن اَجدع بن مالک) رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں نمازوں سے غفلت برتنے سے مراد نماز کے وقت کو ضائع کرنا ہے۔

4: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا. قَالَ:

---

[131] سورۃ البقرۃ 238

[132] تفسیر ابن کثیر: ج1 ص215 تحت قولہ تعالیٰ ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ﴾

[133] سورۃ الماعون: 4،5

[134] تفسیر الطبری: ج15 ص350 تحت قولہ تعالیٰ ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. [135]

ترجمہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

5: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتٰى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ. [136]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر کے دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا کیا تو اس نے کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔

6: عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَتَبَ فِي الْآفَاقِ، يَنْهَاهُمْ أَنْ يَجْمَعُوْا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ كَبِيْرَةٌ مِنَ الْكَبَائِرِ. [137]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں میں خطوط لکھے جن میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے سے منع فرمایا اور انہیں بتایا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔

فائدہ: دو نمازوں کو اکٹھے ادا کرنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

1: جمع حقیقی: دو نمازوں کو اس طرح اکٹھا ادا کرنا کہ ایک نماز اپنے وقت پہ ہو اور دوسری نماز اپنے وقت سے پہلے ہو یا وقت کے بعد ہو۔ یہ جمع؛ صرف حج کے موقع پر ہوتی ہے یعنی میدانِ عرفات میں ظہر اور عصر کو، اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک وقت میں جمع کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دو نمازوں کو حقیقتاً جمع کرنا جائز نہیں۔

---

[135] صحیح البخاری: رقم الحدیث 527، صحیح مسلم: رقم الحدیث 85

[136] جامع الترمذی: رقم الحدیث 188

[137] المؤطا للامام محمد: ج 1 ص 241 باب الجمع بین الصلاتین فی السفر والمطر تحت رقم الحدیث 205

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ. [138]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اس کے مقررہ وقت پر ادا فرمایا کرتے تھے، سوائے (ایامِ حج میں) جمع (مزدلفہ میں) اور عرفات (کے میدان) میں۔

2: جمع صوری: دو نمازوں میں سے ایک نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔ مجبوری کی حالت میں اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور اس کے لیے بار بار رکنا مشکل ہو تو وہ ایک نماز مثلاً ظہر کو بالکل آخری وقت میں اس طرح ادا کرے کہ نمازِ ظہر پڑھنے کے کچھ دیر بعد ہی نماز عصر کا وقت شروع ہو جائے اور وہ نماز عصر پہلے وقت میں ادا کر لے۔ یہ بظاہر ایک وقت میں دو نمازیں کو ادا کرنا ہے لیکن حقیقت میں ہر نماز اپنے اپنے وقت پہ ادا کی گئی ہے۔

جن روایات میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا ذکر آیا ہے، ان روایات میں یہی "جمعِ صوری" مراد ہے یعنی پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

اُن روایات میں "جمع صوری" مراد لینے پر درج ذیل روایات دلیل ہیں:

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ فِي السَّفَرِ. [139]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو جلدی پڑھتے، مغرب کو مؤخر کرتے اور عشاء کو جلدی پڑھتے۔

2: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ

---

[138] سنن النسائی: 3013

[139] مسند احمد: ج17 ص495 رقم الحدیث 24920

أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ ، أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا. [140]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج کے زائل ہونے سے قبل سفر شروع فرماتے تو ظہر کو عصر کا وقت آنے تک مؤخر فرماتے، پھر (سواری سے) اترتے، اور دونوں نمازوں کو جمع فرماتے (یعنی ظہر کو آخری وقت میں اور عصر کو پہلے وقت میں)۔

3: عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ، أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: الصَّلَاةُ . قَالَ: سِرْ سِرْ، حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهٖ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعْتُ. [141]

ترجمہ: حضرت نافع اور حضرت عبد اللہ بن واقد رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک سفر کے دوران) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے کہا: "نماز کا وقت ہو چکا ہے۔" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "چلتے رہو، چلتے رہو" — یہاں تک کہ جب شفقِ ابیض (یعنی سفیدی) کے غروب ہونے سے پہلے کا وقت ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر (کچھ دیر) انتظار کیا یہاں تک کہ شفقِ ابیض غائب ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر فرمایا: "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام میں جلدی ہوتی تو آپ ایسا ہی کرتے جیسا کہ میں نے کیا۔"

4: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَجَعَلَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي اٰخِرِ وَقْتِهَا، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا، ثُمَّ يَسِيْرُ، وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ فِي اٰخِرِ وَقْتِهَا مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ. [142]

---

[140] صحیح مسلم: رقم الحدیث 704

[141] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1212

[142] المعجم الاوسط للطبرانی: ج 5 ص 155 رقم الحدیث 6901

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نکلے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کو جمع فرماتے، ظہر کو اس کے آخری وقت میں پڑھتے اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا فرماتے، پھر سفر جاری رکھتے۔ اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں پڑھتے جب تک شفق (سفیدی) غائب نہ ہو، اور عشاء کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا فرماتے جب شفق غائب ہو جاتی۔

5: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَسَعْدٌ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ يُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ وَيُعَجِّلُ مِنْ هٰذِهٖ وَيُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ. [143]

ترجمہ: حضرت ابو عثمان (نہدی) رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ (کوفہ سے) مکہ مکرمہ جا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ (سفر میں) ظہر و عصر کو اس طرح جمع کرتے کہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرتے اور عصر کی نماز کو مقدم کر کے دونوں کو اکٹھا ادا کرتے۔ اسی طرح مغرب کو مؤخر کرتے اور عشاء کو مقدم کر کے دونوں کو اکٹھا ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

فائدہ: ذخیرۂ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع کا ثبوت صرف انہی دو نمازوں کے درمیان ہے جن کے اوقات باہم متصل ہوں اور جن کے درمیان کوئی مکروہ وقت حائل نہ ہو، جس کی بنا پر جمعِ صوری ممکن ہوتی ہے، جیسے: ظہر و عصر اور مغرب و عشاء، لیکن جن نمازوں کے اوقات باہم متصل نہ ہوں، جیسے: فجر و ظہر، یا اگر اوقات متصل ہوں مگر درمیان میں مکروہ وقت حائل ہو، جیسے: عصر و مغرب اور عشاء و فجر، تو ان نمازوں میں جمعِ حقیقی (وَقتی) کا کوئی بھی قائل نہیں۔ یہ اس بات کی مضبوط دلیل ہے کہ اگر جمعِ حقیقی جائز ہوتی تو یہ تمام صورتوں میں جائز ہوتی، اور ساتھ ہی یہ امر بھی اس موقف کو مزید تقویت دیتا ہے کہ جہاں دو نمازوں کے جمع کرنے کا ذکر منقول ہے، وہاں مراد "جمعِ صوری" ہی ہے، نہ کہ "جمعِ حقیقی (وَقتی)"۔

---

[143] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص392 مَنْ قَالَ يَجْمَعُ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ رقم الحدیث 8319

اذان واقامت

اذان کے کلمات:

اذان کے درج ذیل پندرہ کلمات ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

اذان کے کلمات میں "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کو دو دو مرتبہ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح شہادتین (اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ) اور حیعلتین (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ) کو بھی دو دو بار کہا جاتا ہے۔ اس لیے مجموعی طور پر کہا جاتا ہے کہ اذان کے کلمات دوہرے ہیں۔

1: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا قَامَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ عَلٰى جِذْمَةِ حَائِطٍ ، فَأَذَّنَ مَثْنٰى ، وَأَقَامَ مَثْنٰى ، وَقَعَدَ قَعْدَةً ، قَالَ : فَسَمِعَ ذٰلِكَ بِلَالٌ ، فَقَامَ فَأَذَّنَ مَثْنٰى ، وَأَقَامَ مَثْنٰى ، وَقَعَدَ قَعْدَةً. [144]

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی آیا ہے، اس کے جسم پر سبز رنگ کی دو چادریں تھیں، اور وہ کسی دیوار کے کنارے پر کھڑا ہے، پھر اُس نے اذان دی، ہر جملہ دو دو مرتبہ کہا، پھر اقامت کہی، اس میں بھی ہر کلمہ دو دو مرتبہ کہا اور پھر بیٹھ گیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر بلال نے یہ

---

[144] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص311، 312 مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ رقم الحدیث 2131

(خواب) سنا، تو وہ اٹھے، اذان دی۔ انہوں نے بھی ہر جملہ دو دو مرتبہ کہا، پھر اقامت کہی اور اس کا بھی ہر جملہ دو مرتبہ کہا، اور پھر بیٹھ گئے۔

2: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَذَانُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. [145]

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ، حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت کے کلمات دو دو بار (یعنی جُفت جُفت) ہوتے تھے۔

3: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بِلَالًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى " [146]

ترجمہ: سُوَید بن غفلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے، اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

اقامت کے کلمات:

اقامت کے کلمات وہی ہیں جو اذان کے ہیں لیکن اقامت میں "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد کلمہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" دو مرتبہ زیادہ کہا جاتا ہے۔ یوں اقامت کے کلمات سترہ بنتے ہیں۔

اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

1: عَنْ مَكْحُوْلٍ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ رَحِمَهُ اللهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:

---

[145] جامع الترمذی: رقم الحدیث 194

[146] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 101 باب الاقامۃ کیف ھی؟

عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً. [147]

ترجمہ: مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ (عبد اللہ) ابن مُحَیْرِیْز رحمہ اللہ مجھے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

2: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں فرشتے کے اذان و اقامت سکھانے کا ذکر ہے۔ اس کے بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ أَمْهَلَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ". [148]

ترجمہ: اذان کہنے کے بعد فرشتہ تھوڑی دیر رکا پھر کھڑا ہوا اور اذان کی مثل کلمات کہے لیکن "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" کے کلمات زیادہ کہے۔

3: عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُثَنِّي الْإِقَامَةَ. [149]

ترجمہ: حضرت عبید رحمہ اللہ جو حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ اقامت کے کلمات دوہرے کہا کرتے تھے (یعنی "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" سے آخر تک تمام کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔)

---

[147] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص102 باب الاقامۃ کیف ھی؟

[148] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 507، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج 1 ص391 باب استقبال القبلۃ بالاذان و الاقامۃ، المعجم الکبیر للطبرانی: ج8 ص447 رقم الحدیث 16691، جامع المسانید: ج1 ص299 تا ص301

[149] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص320 مَنْ كَانَ يَشْفَعُ الْإِقَامَةَ وَيَرَى أَنْ يُثَنِّيَهَا رقم الحدیث 2150، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص102 باب الاقامۃ کیف ھی؟

4: عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يُثَنِّي الْأَذَانَ , وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ. [150]

ترجمہ: حضرت اسود (بن یزید) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دوہری اذان اور دوہری اقامت کہا کرتے تھے۔

فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کا اضافہ:

1: حضرت ابو محذورۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَإِنْ كَانَ صَلَاةَ الصُّبْحِ قُلْتَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. [151]

ترجمہ: جب صبح کی نماز کے لئے اذان دو تو "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کہا کرو۔

2: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ أَذَانِ الْفَجْرِ: "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" قَالَ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. [152]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ مؤذن جب فجر کی اذان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کہے تو "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" بھی کہا کرے۔

اذان واقامت کا طریقہ:

1: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: "يَا بِلَالُ! إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ. [153]

---

[150] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص101 باب الاقامۃ کیف ھی؟، مصنف عبد الرزاق: ج1 ص346 باب بدء الاذان، رقم الحدیث 1794

[151] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 500، السنن الکبری للبیہقی: ج1 ص422 باب التثویب فی اذان الصبح

[152] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج1 ص423 باب التثویب فی اذان الصبح، صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص233 رقم الحدیث 386

[153] جامع الترمذی: رقم الحدیث 195، مسند عبد بن حمید: ص310 رقم الحدیث 1008، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج1 ص428 باب ترسیل الاذان وحذم الاقامۃ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے بلال! جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہا کر اور جب اقامت کہے تو جلدی جلدی کہا کر۔

2: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَجْعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ: إِنَّهٗ أَرْفَعُ لِصَوْتِكَ. [154]

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد اپنے والد (سعد بن عمار بن سعد) سے اور وہ ان (عبد الرحمٰن بن سعد) کے دادا مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم؛ حضرت عمار بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال کر اذان دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمل تمہاری آواز کو بلند کرے گا۔

اذان واقامت کا جواب:

اذان کے جواب کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سننے والا ہر جملے کے بعد اسی جملے کو دہراتا جائے، سوائے "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے، جن کے جواب میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" کہنا سنت ہے۔ اسی طرح اقامت کے کلمات سن کر بھی ہر جملے کا جواب دیا جائے، البتہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" کے جواب میں "اَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا" کہنا مسنون ہے۔

1: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ

[154] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 710

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؛ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ. [155]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن "اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ" کہے تو تم میں سے کوئی شخص (سننے والا) "اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ" کہے، جب مؤذن "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کہے تو وہ بھی "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کہے، جب مؤذن "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ" کہے تو وہ بھی "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ" کہے، جب مؤذن "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" کہے تو وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" کہے، جب مؤذن "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کہے تو وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" کہے، پھر جب مؤذن "اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ" کہے تو وہ بھی "اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ" کہے، جب مؤذن "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کہے تو وہ بھی دل سے (اخلاص کے ساتھ) "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کہے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

2: عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَوْ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ: "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ"، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا". وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْأَذَانِ. [156]

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا شروع کی۔ جب "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا" اور پوری اقامت میں اسی طرح کلمات کو دہراتے رہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اذان کے جواب میں اسے دہرانے کا ذکر ہے۔

---

[155] صحیح مسلم: رقم الحدیث 385، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 527، صحیح ابن خزیمۃ: ج 1 ص 248 رقم الحدیث 417، صحیح ابن حبان: ص 535 رقم الحدیث 1685

[156] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 528، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج 1 ص 411 باب مایقول اذا سمع الاقامۃ

فائدہ:

فقہائے کرام نے تصریح کی ہے کہ فجر میں اذان میں جب مؤذن "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" کے الفاظ کہے تو اس کے جواب میں "صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ" کے الفاظ کہے جائیں۔[157]

اذان کے بعد کی دعا:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ؛ "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ" حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [158]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

[دعا کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔]

السنن الکبریٰ للبیہقی وغیرہ میں "إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" (بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا) کے الفاظ قوی سند سے آئے ہیں۔[159]

---

[157] شرح مسلم للنووی: ج1 ص272 باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ الخ، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی: ج14 ص752 باب مایقول اذا سمی المنادی، فتح القدیر شرح الہدایۃ لابن الہمام: ج1 ص254 باب فی الاوقات التی تکرہ فیھا الصلاۃ

[158] صحیح البخاری: رقم الحدیث 614، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 529، جامع الترمذی: رقم الحدیث 211

[159] السنن الکبری للبیہقی: ج1 ص410 باب مایقول اذا فرغ من ذلک، کتاب الدعوات الکبیر للبیہقی: ج1 ص34

تعدادِ رکعات

فرائض کی تعداد رکعات:

نمازیں	فرض رکعات کی تعداد
فجر	2-رکعات
ظہر	4-رکعات
عصر	4رکعات
مغرب	3-رکعات
عشاء	4-رکعات

فرائض کی مندرجہ بالا تعدادِ رکعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک امت کے تواتر عملی سے ثابت ہے۔ علاوہ ازیں کتب حدیث میں یہ تعداد مفصلاً مذکور ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث نقل کی جاتی ہے:

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ وَذٰلِكَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ حِيْنَ مَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ أَتَاهُ، حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ أَرْبَعًا، ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ بَرِقَ الْفَجْرُ، فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ، فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ. [160]

---

[160] مسند اسحاق بن راھویہ بحوالہ نصب الرأیۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ للزیلعی: ج1 ص291 باب المواقیت، المعجم الکبیر للطبرانی: ج7 ص129، 130 رقم الحدیث 14143، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج1 ص361 باب عدد رکعات الصلوات الخمس

ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام؛ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اٹھیے اور نماز ادا کیجیے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب سورج ڈھل چکا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ظہر کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام دوبارہ آئے اور کہا کہ اٹھیے اور نماز ادا کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر جب سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا کہ اٹھیے اور نماز ادا کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی تین رکعات پڑھیں۔ پھر جب شفق (اَبیض یعنی سفیدی) غائب ہو گئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اٹھیے اور نماز ادا کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر جب صبح نمودار ہونے لگی (یعنی طلوعِ فجر ہوئی) تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ اٹھیے اور نماز ادا کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعت پڑھیں۔

سنن مؤکدہ کی تعداد رکعات:

نمازیں	سنن مؤکدہ کی تعداد	وقتِ ادائیگی
فجر	2–رکعات	فرض سے پہلے
ظہر	4–رکعات، 2–رکعات	4؛ فرض سے پہلے، 2؛ فرض کے بعد
مغرب	2–رکعات	فرض کے بعد
عشاء	2–رکعات	فرض کے بعد

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ. [161]

[161] جامع الترمذی: رقم الحدیث 415

ترجمہ: (ام المؤمنین) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا؛ چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

فجر کی رکعات:

2 سنت (مؤکدہ) اور 2 فرض

1: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ. [162]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. [163]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

3: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. [164]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں

---

[162] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1258، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 209 باب القراءۃ فی رکعتی الفجر

[163] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1182

[164] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1169، صحیح مسلم: رقم الحدیث 724

فرماتے تھے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

اس حدیث میں فجر کی دو رکعتوں کو "نفل" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ فرض نماز کے علاوہ ہیں، کیونکہ لغوی طور پر "نفل" اس نماز کو کہا جاتا ہے جو فرض کے علاوہ ہو۔ البتہ اس تعبیر سے ان دو رکعتوں کے سنتِ مؤکدہ ہونے کی نفی لازم نہیں آتی، کیونکہ دیگر احادیث (مثلاً حدیثِ اول و دوم) میں ان رکعتوں کی تاکید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشگی و مداومت کا ذکر موجود ہے، جو ان کے سنتِ مؤکدہ ہونے پر واضح دلیل ہے۔

ظہر کی رکعات:

4 سنت (مؤکدہ) 4 فرض 2 سنت (مؤکدہ) 2 نفل

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. [165]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

2: عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. [166]

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادیں گے

فائدہ: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی گزشتہ روایت میں نمازِ ظہر کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کا ثبوت ملتا ہے اور اس روایت میں ظہر کے بعد چار رکعت کا تذکرہ ہے۔ تو ان دونوں کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ

---

[165] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1182

[166] جامع الترمذی: رقم الحدیث 427

ظہر کے بعد کی ان چار رکعات میں سے دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نفل ہیں۔

عصر کی رکعات:

4 سنت (غیر مؤکدہ) 4 فرض

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا. [167]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔

مغرب کی رکعات:

3 رکعات فرض 2 سنت (مؤکدہ) 2 نفل

1: عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: "مَنْ رَكَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَ كَالْمُعْقِبِ غَزْوَةً بَعْدَ غَزْوَةٍ". [168]

ترجمہ: ایوب بن خالد؛ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں — اور (ایوب بن خالد کہتے ہیں کہ) مجھے یہی معلوم ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کیا ہے — کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھیں تو وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک غزوہ کے بعد دوسرے غزوہ میں حصہ لیا ہو۔

2: عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ: "كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ". [169]

---

[167] جامع الترمذی: رقم الحدیث 430

[168] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص415 باب الصلاۃ فیما بین المغرب والعشاء رقم الحدیث 4740

[169] مختصر قیام اللیل للمروزی: ص88 باب یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات

ترجمہ: حضرت ابو معمر عبد اللہ بن سَخْبَرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) مغرب کے بعد چار رکعات پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

عشاء کی رکعات:

4 سنت (غیر مؤکدہ)، 4 فرض، 2 سنت (مؤکدہ)، 2 نفل، 3 وتر، 2 نفل

1: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللهُ: "كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ". [170]

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

2: عَنْ بَهْزٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى : عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِهٖ فَيُصَلِّيْ أَرْبَعًا ثُمَّ يَأْوِيْ إِلٰى فِرَاشِهٖ. [171]

ترجمہ: بہز (بن حکیم رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ حضرت زُرَارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیانِ رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لاتے تو چار رکعتیں پڑھتے۔ پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

3: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ وَ

---

[170] مختصر قیام اللیل للمروزی: ص88 یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات

[171] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1348

الْمُعَوِّذَتَيْنِ. [172]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ پڑھتے، دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور تیسری رکعت میں (کبھی) "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور (کبھی) معوذتین (میں سے کوئی سورت [173]) پڑھتے تھے

4: عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. [174]

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ (بن عبد الرحمٰن بن عوف) رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ پہلے آٹھ رکعت (تہجد) پڑھتے، پھر (تین رکعات) وتر پڑھتے، پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

5: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ. [175]

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

---

[172] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص200 باب الوتر، صحیح ابن حبان: ص718 رقم الحدیث 2448، مصنف عبد الرزاق: ج2 ص404 باب مایقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257

[173] ملا علی القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1014ھ) نے اس حدیث کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیسری رکعت میں کبھی سورۃ الاخلاص پڑھتے اور کبھی معوذتین میں سے کوئی سورت۔ (شرح مسند ابی حنیفۃ: ص511)

[174] صحیح مسلم: رقم الحدیث 738، صحیح البخاری: رقم الحدیث 1159

[175] جامع الترمذی: رقم الحدیث 471، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1195

طریقۂ نماز

سر ڈھانپنا:

1: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُهُمْ فِي الْبَرَانِسِ وَالْأَكْسِيَةِ، وَأَيْدِيهِمْ فِيهَا يَرْفَعُونَهَا إِلَى نُحُورِهِمْ، أَوْ قَالَ: إِلَى صُدُورِهِمْ. [176]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو سردیوں میں دیکھا، تو میں نے انہیں لمبی ٹوپیاں پہنے اور چادریں اوڑھے ہوئے پایا، اور ان کے ہاتھ ان (چادروں) میں تھے، وہ اپنے ہاتھوں کو گردنوں تک اٹھاتے تھے، یا یوں فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو سینوں تک اٹھاتے تھے۔

2: عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُمْ يُصَلُّونَ فِي الْأَكْسِيَةِ وَالْبَرَانِسِ، أَيْدِيهِمْ فِيهَا مِنَ الْبَرْدِ. [177]

ترجمہ: عاصم بن کلیب، اپنے والد (کلیب بن شہاب الجرمی) سے، اور وہ (کلیب بن شہاب الجرمی) اپنے ماموں (حضرت فَلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) دیکھا کہ وہ چادریں اوڑھے لمبی ٹوپیوں میں نماز پڑھ رہے تھے، ان کے ہاتھ ٹھنڈک کی وجہ سے ان کپڑوں کے اندر تھے۔

3: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَحْسِرِ الْعِمَامَةَ عَنْ جَبْهَتِهِ. [178]

---

[176] المعجم الکبیر للطبرانی: ج9 ص157 رقم الحدیث 17564

[177] معجم الصحابۃ لابن قانع: ج2 ص152 رقم الحدیث 1372

[178] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص500 مَنْ كَرِهَ السُّجُودَ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ رقم الحدیث 2771

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی پیشانی سے پگڑی کو ہٹائے۔

4: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَسِرَ الْعِمَامَةَ عَنْ جَبْهَتِهِ. [179]

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنی پیشانی سے پگڑی ہٹا لیتے۔

5: قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ. [180]

ترجمہ: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن (بصری) رحمہ اللہ نے فرمایا: قوم (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ زمین کے گرم ہونے کی وجہ سے) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے اور بعض حضرات کے ہاتھ ان کی آستین میں ہوتے تھے۔

6: عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُوْنَ وَأَيْدِيْهِمْ فِي ثِيَابِهِمْ، وَيَسْجُدُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَى عِمَامَتِهِ. [181]

ترجمہ: امام حسن (بصری) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم (نماز میں) سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ کپڑوں میں ہوتے اور بعض حضرات اپنی پگڑی پر بھی سجدہ کر لیتے تھے۔

نیت کرنا:

1: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (۵)﴾ [182]

ترجمہ: اور انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ بندگی (واطاعت) خالص اسی کے

---

[179] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص499 مَنْ كَرِهَ السُّجُوْدَ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ رقم الحدیث 2770

[180] صحیح البخاری: بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ.

[181] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص497 فِي الرَّجُلِ يَسْجُدُ وَيَدَاهُ فِي ثَوْبِهِ رقم الحدیث 2754

[182] سُوْرَةُ الْبَيِّنَة: 5

لیے ہو، نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں۔ یہی مستحکم دین ہے۔

اس آیت میں عبادات کو "اخلاص" کے ساتھ سر انجام دینے کا حکم دیا گیا ہے اور اخلاص؛ نیت ہی کا دوسرا نام ہے۔

شیخ الاسلام امام ابو بکر بن علی بن محمد الحداد یمنی الحنفی رحمہ اللہ (ت 800ھ) لکھتے ہیں:

ثُمَّ النِّيَّةُ إِنَّمَا هِيَ فَرْضٌ لِلْعِبَادَاتِ قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ وَالْإِخْلَاصُ هُوَ النِّيَّةُ. [183]

ترجمہ: نیت عبادات کے لیے فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ بندگی (واطاعت) خالص اسی کے لیے ہو"، اور اخلاص؛ نیت ہی کا دوسرا نام ہے۔

2: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. [184]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

قبلہ کی طرف رخ کرنا:

1: ﴿وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ﴾ [185]

ترجمہ: (اے مسلمانو!) تم لوگ جہاں کہیں بھی ہوا کرو؛ اپنے چہروں کو اس (مسجد حرام) کی طرف کر لیا کرو۔

2: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[183] الجوھرۃ النیرۃ: ج1 ص7 کتاب الطہارۃ

[184] مسند ابی حنیفۃ بروایۃ الحارثی: ج1 ص250 رقم الحدیث 264، صحیح البخاری: رقم الحدیث 1

[185] سورۃ البقرۃ: 144

جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا: عَلِّمْنِيْ، فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ الحديث. [186]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے نماز پڑھی، پھر آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: "وعلیک السلام، واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے (ٹھیک طرح سے) نماز نہیں پڑھی۔" وہ شخص دوبارہ گیا، نماز پڑھی اور پھر واپس آکر سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا: "واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے (ٹھیک طرح سے) نماز نہیں پڑھی۔" دوسری یا تیسری بار اس نے عرض کیا: "یارسول اللہ! مجھے سکھا دیجیے (کہ نماز کیسے پڑھنی ہے؟)" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے اچھی طرح وضو کیا کرو، پھر قبلہ کی طرف رخ کیا کرو..." (آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے مکمل طریقے کی تعلیم دی)۔

قیام کرنا:

1: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝﴾ [187]

ترجمہ: اور اللہ کے حضور عاجزی کے ساتھ کھڑے رہا کرو۔

علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف ابن نجیم الحنفی رحمہ اللہ (ت970ھ) لکھتے ہیں:

وَالْمُرَادُ بِهِ الْقِيَامُ فِي الصَّلَاةِ بِإِجْمَاعِ الْمُفَسِّرِيْنَ وَهُوَ فَرْضٌ فِي الصَّلَاةِ لِلْقَادِرِ عَلَيْهِ فِي

---

[186] صحیح البخاری: رقم الحدیث 6251، صحیح مسلم: رقم الحدیث 397

[187] سورۃ البقرۃ: 238

الْفَرْضِ. [188]

ترجمہ: اس کھڑے ہونے سے مراد نماز میں قیام کرنا ہے، اور یہ تمام مفسرین کے اجماع سے ثابت ہے۔ جو شخص قیام کی قدرت رکھتا ہو، اس پر فرض نماز اور ان تمام نمازوں میں قیام فرض ہے جو فرض کے حکم میں ہیں۔

2: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: .... فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا. [189]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کھڑے ہو کر پڑھو۔

قیام میں نگاہیں سجدے کی جگہ رکھنا:

1: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَنَسُ! اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ. [190]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اپنی نگاہ سجدے کی جگہ پر رکھو۔

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهٖ وَيَشْخَصُ بِبَصَرِهٖ إِلٰى مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ. [191]

---

[188] البحر الرائق شرح کنز الدقائق لابن نجیم: ج1 ص509 کتاب الصلاۃ باب صفۃ الصلاۃ

[189] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1117، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 952

[190] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص284 باب لا یجاوز بصرہ موضع السجود، مشکوٰۃ المصابیح: ج1 ص91 باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ

[191] الترغیب والترھیب للاصبھانی: ج3 ص258 فصل فی الترھیب من الالتفات فی الصلوٰۃ رقم الحدیث 1910

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے اور اپنی نگاہ کو سجدہ کی جگہ پر جمالیتے تھے۔

تکبیرِ تحریمہ کہنا:

1: ﴿وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○﴾ [192]

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی۔

علامہ فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی زیلعی الحنفی رحمہ اللہ (ت 743ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهٗ تَعَالٰى ﴿وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ عَطَفَ الصَّلَاةَ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادُ بِهِ التَّحْرِيْمَةُ. [193]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ میں، "صلاۃ" (نماز) کو "ذکر" پر عطف کیا گیا ہے، اور یہاں "ذکر" (یعنی اللہ کا نام لینے) سے مراد "تکبیرِ تحریمہ" ہے۔

2: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ". [194]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نماز کی کنجی طہارت ہے، اس کی تحریم "اللہ اکبر" کہنا ہے اور اس کی تحلیل "سلام" پھیرنا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں دو الفاظ آئے ہیں:

تحریم: اس کا معنی ہے: "کسی چیز کو حرام ٹھہرانا"۔ جب نمازی "اللہ اکبر" کہہ کر نماز شروع کرتا ہے تو اس کے بعد

---

[192] سورۃ الاعلیٰ: 15

[193] تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی: ج 1 ص 270 کتاب الصلاۃ - باب صفۃ الصلاۃ

[194] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 618، جامع الترمذی: رقم الحدیث 3

کھانا پینا، بات چیت کرنا، ادھر ادھر دیکھنا وغیرہ سب کام حرام ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے "اللہ اکبر" کو "تحریم" یعنی نمازی کے لیے دنیاوی افعال کو حرام کرنے والا عمل کہا جاتا ہے۔

تحلیل: اس کا معنی ہے: "کسی چیز کو حلال قرار دینا"۔ جب نمازی آخر میں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتا ہے تو نماز ختم ہو جاتی ہے، اور اب، بات چیت، کھانا پینا، حرکت وغیرہ پھر سے جائز (حلال) ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے سلام کو "تحلیل" یعنی نمازی کے لیے دنیاوی افعال جائز (حلال) کرنے والا عمل کہا جاتا ہے۔

الفاظِ تکبیر:

1: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝﴾ [195]

ترجمہ: اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔

امام شیخ محمد بن احمد الخطیب الشَّربینی الشافعی المصری رحمہ اللہ (ت 977ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وَفِي الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَالُوْا: بِمَ تُفْتَتَحُ الصَّلَاةُ؟ فَنَزَلَ: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ أَيْ: صِفْهُ بِأَنَّهُ أَكْبَرُ... وَقَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "اَللهُ أَكْبَرُ". [196]

ترجمہ: اور حدیث میں ہے کہ انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے سوال کیا کہ نماز کس کلمے سے شروع کی جائے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ یعنی اس (اللہ تعالیٰ) کی یہ صفت بیان کرو کہ وہ سب سے بڑا ہے... اور مفسرین نے کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ نازل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اَللهُ أَكْبَرُ"۔

2: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ

---

[195] سورۃ المدثر: 3

[196] تفسیر السراج المنیر للشَّربینی: ج4 ص476 تفسیر قولہ ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾

تَطَوُّعًا قَالَ: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ". [197]

ترجمہ: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے۔

امام کا اونچی آواز سے تکبیر کہنا:

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اشْتَكٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْ غَابَ فَصَلّٰى أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ افْتَتَحَ وَحِيْنَ رَكَعَ. [198]

ترجمہ: حضرت سعید بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے یا کہیں گئے ہوئے تھے (اس میں راوی کو شک ہے) تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا تو بلند آواز سے تکبیر کہی۔

مقتدی اور منفرد کا آہستہ تکبیر کہنا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ... وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ فَتَأَخَّرَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَنْبِهٖ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ. [199]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضِ وفات کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے) فرماتی ہیں: ... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے بیچ میں سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے، اور گویا میں

---

[197] سنن النسائی: رقم الحدیث 899، المعجم الکبیر للطبرانی: ج8 ص226 رقم الحدیث 15857

[198] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص18 باب جہر الامام بالتکبیر، صحیح البخاری: رقم الحدیث 825

[199] صحیح البخاری: رقم الحدیث 712

ابھی بھی وہ منظر دیکھ رہی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں پیر زمین پر گھسیٹتے جاتے ہیں۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے برابر بیٹھ گئے۔ اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے۔

اس حدیث کے الفاظ "وَأَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ" سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے آپ کی تکبیر سن کر بلند آواز سے لوگوں کو سناتے تھے۔ اگر مقتدی کے لیے بھی بلند آواز سے تکبیر کہنا مشروع ہوتا تو باقی مقتدیوں کی آوازیں ہی پیچھے والوں تک پہنچ جاتیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بطورِ مکبّر آواز پیچھے نقل کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اس سے واضح ہوا کہ مقتدی کے لیے تکبیر آہستہ کہنا مسنون ہے، اور یہی حکم منفرد کا بھی ہے، کیونکہ اسے بھی کسی کو سنانے کی ضرورت نہیں۔

چار رکعات نماز میں بائیس تکبیریں ہیں:

1: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً. [200]

ترجمہ: حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں۔

اس روایت میں "شیخ" سے مراد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ شرح معانی الآثار میں اس کی تصریح موجود ہے۔ [201]

2: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک بار لوگوں کو جمع کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز

---

[200] صحیح البخاری: رقم الحدیث 788

[201] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 161 باب النقض فی الصلاۃ ھل فیہ تکبیر

سکھایا۔ اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَكَبَّرَ فِيهِمَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً. [202]

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور اس میں بائیس تکبیریں کہیں۔

شروع نماز میں رفع یدین کرنا:

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ.... وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ الحديث. [203]

ترجمہ: حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات مقامات پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے (ان میں سے ایک) شروع نماز میں ہے (یعنی تکبیرِ تحریمہ کے وقت)

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ. [204]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کی تو رفع یدین کیا۔

رفع یدین کرتے وقت ہتھیلیوں کو قبلہ رخ رکھنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَفْتَحَ

---

[202] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص40 باب التکبیر رقم الحدیث 2502

[203] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص416 باب رفع الیدین عند رؤیت البیت

[204] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 728

أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ، وَلْيَسْتَقْبِلْ بِبَاطِنِهِمَا الْقِبْلَةَ، فَإِنَّ اللهَ أَمَامَهُ. [205]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز شروع کرے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور ہتھیلیوں کو قبلہ رخ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

رفع یدین کرتے وقت انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا:

تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے ہوئے ہاتھوں کی انگلیاں اپنی قدرتی حالت پر چھوڑ دی جائیں، نہ بالکل کھولی جائیں اور نہ بالکل بند کی جائیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ. [206]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیوں کو (اپنی حالت پر) کھلا رکھتے۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائیں:

تکبیرِ تحریمہ کے وقت مرد حضرات اس طرح ہاتھ اٹھائیں کہ ان کے ہاتھوں کے گٹے کندھوں کے برابر، ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر اور ہاتھوں کی انگلیاں کانوں کے بالائی حصہ کے برابر آجائیں۔

1: عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

---

[205] المعجم الاوسط للطبرانی: ج6 ص9 رقم الحدیث 7801، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص27 باب کیفیۃ رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ، مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص270 رقم الحدیث 2589

[206] جامع الترمذی: رقم الحدیث 239، صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص263 رقم الحدیث 458

افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِيْ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ. [207]

ترجمہ: عبد الجبار بن وائل اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کی لَو کے برابر ہو جاتے۔

2: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذٰى بِهِمَا أُذُنَيْهِ. [208]

وَفِيْ رِوَايَةٍ: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ. [209]

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے قریب کر لیتے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تو کانوں کی لَو کے برابر کر لیتے تھے۔

3: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. [210]

---

[207] سنن النسائی: رقم الحدیث 883، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 737، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج 2 ص 406 إِلٰى أَيْنَ يَبْلُغُ بِيَدَيْهِ؟ رقم الحدیث 2425

[208] المحلی بالآثار لابن حزم: ج 2 ص 264 تحت رقم المسئلۃ 358

[209] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج 2 ص 407 إِلٰى أَيْنَ يَبْلُغُ بِيَدَيْهِ؟ رقم الحدیث 2427

[210] صحیح البخاری: رقم الحدیث 828

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ شروع کر دیا تو حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے تھے۔

ہاتھ باندھنے کا طریقہ:

مردوں کے لیے ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھیں۔

مردوں کے ہاتھ باندھنے کے اس طریقہ میں چند امور ہیں جن میں سے ہر ایک کی وضاحت درج ذیل ہے:

1: دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت، گٹے اور کلائی پر رکھنا

۱: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ، أَخْبَرَهُ قَالَ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ حِينَ قَامَ، فَكَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَالرُّسْغِ، وَالسَّاعِدِ. [211]

ترجمہ: عاصم بن کلیب اپنے والد (کلیب الجرمی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک بار میں نے کہا کہ دیکھوں تو سہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے قریب کر لئے۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت، گٹے اور کلائی پر رکھا۔

۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى

---

[211] صحیح ابن حبان: ص577 رقم الحدیث 1860، سنن النسائی: رقم الحدیث 890، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 726

ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ. [212]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ) کو حکم دیا جاتا کہ نماز میں مرد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھے۔

2: دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا، وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا، وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا". [213]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاء (علیہم السلام) کی جماعت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سحری تاخیر سے کریں، افطار جلدی کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر پکڑیں۔

3: ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

ا: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صَبْهَانَ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ﴾ قَالَ: وَضْعُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى تَحْتَ السُّرَّةِ. [214]

ترجمہ: عقبہ بن صبہان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا کہ (اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ) نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

---

[212] صحیح البخاری: رقم الحدیث 740

[213] صحیح ابن حبان: ص 554، 555 رقم الحدیث 1770، المعجم الکبیر للطبرانی: ج 5 ص 233 رقم الحدیث 10693، المعجم الاوسط للطبرانی: ج 3 ص 179 رقم الحدیث 4249

[214] التمہید لابن عبد البر: ج 8 ص 164 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق

۲: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ. [215]

ترجمہ: علقمہ بن وائل اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

۳: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعَ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. [216]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ اپنے (دائیں) ہاتھ کو (بائیں) ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

۴: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ تَعْجِيْلُ الْاِفْطَارِ وَتَأْخِيْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. [217]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں انبیاء کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے اخلاق میں سے ہیں: روزہ جلدی افطار کرنا، سحری تاخیر سے کرنا اور نماز میں (دائیں) ہتھیلی کو (بائیں) ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا۔

۵: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مِنْ أَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ تَعْجِيْلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيْرُ السُّحُوْرِ، وَوَضْعُكَ يَمِيْنَكَ عَلٰى شِمَالِكَ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ. [218]

---

[215] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص321، 322 وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث3959

[216] الاحادیث المختارۃ للمقدسی: ج2 ص387 رقم الحدیث 771، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج 3 ص324 وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ رقم الحدیث3966

[217] مسند زید بن علی: ص219 باب الافطار. رقم الحدیث300

[218] الخلافیات للبیہقی: ج2 ص24 رقم المسئلۃ75

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ تین چیزیں) نبوت کے اخلاق میں سے ہیں: روزہ جلدی افطار کرنا، سحری دیر سے کھانا اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

٦: عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَخْذُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ. [219]

ترجمہ: حضرت ابو وائل (شقیق بن سلمہ) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں (دائیں) ہتھیلیوں سے (بائیں) ہتھیلیوں کو پکڑ کر ناف کے نیچے رکھنا چاہیے۔

٧: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى تَحْتَ السُّرَّةِ. [220]

ترجمہ: (تابعی کبیر) حضرت ابراہیم (بن یزید) النخعی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔

٨: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ أَوْ سَأَلْتُهُ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ: يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِيْنِهِ عَلٰى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ. [221]

ترجمہ: حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے (تابعی کبیر حضرت لاحق بن حمید بن سعید البصر) ابو مجلز رحمہ اللہ سے سنا، یا ان سے یہ سوال کیا کہ میں (نماز میں ہاتھ باندھنے کے لیے) کیا کروں؟ (مطلب یہ کہ نمازی نماز میں اپنے ہاتھ کیسے باندھے) تو انہوں نے جواب دیا: (نماز پڑھنے والا) اپنی دائیں ہتھیلی کا اندرونی حصہ بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے،

---

[219] سنن ابی داؤد: ج1 ص117 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاۃ - طبع مکتبہ امدادیہ ملتان، التمہید لابن عبد البر: ج8 ص164 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق

[220] کتاب الآثار بروایۃ الامام محمد: ج1 ص323 باب الصلاۃ قاعدا والتعمد علی شئ او یصلی الی سترۃ - رقم الحدیث 121، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص322 وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ رقم الحدیث 3960

[221] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص323 وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ رقم الحدیث 3963

اور اسے ناف سے نیچے کرے۔

ثناء (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ) پڑھنا:

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ". [222]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ" پڑھتے تھے۔

ثناء کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ! تو (شریکوں سے) پاک ہے، تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

2: عَنْ عَبْدَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَجْهَرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُوْلُ : "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ". [223]

ترجمہ: حضرت عبدہ (ابن ابی لبابہ) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کلمات کو بلند آواز سے کہتے تھے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ."

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ثناء کے کلمات کو جہراً پڑھنا لوگوں کی تعلیم کے لئے تھا۔[224] یہ مستقل معمول نہیں تھا۔

ثناء آہستہ پڑھنا:

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: " أَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْإِمَامُ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ،

---

[222] سنن النسائی: رقم الحدیث 901

[223] صحیح مسلم: ج 1 ص 172 باب حجۃ من قال: لا یجھر بالبسملۃ (قدیمی کتب خانہ کراچی)

[224] فتح القدیر شرح الھدایۃ لابن الہمام: ج 1 ص 298 باب صفۃ الصلاۃ

وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، وَآمِيْنَ . [225]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چار چیزیں ہیں جنہیں امام آہستہ پڑھے گا:

۱....سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

۲....أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

۳....بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۴.... آمین

"أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا:

1: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○﴾ [226]

ترجمہ: چنانچہ آپ جب قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں (یعنی أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھا کریں)

2: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ: "أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ". [227]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت سے پہلے "أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھتے تھے۔

---

[225] کتاب الآثار للامام ابی حنیفۃ بروایۃ الامام محمد: ج1 ص108 رقم الحدیث 83 باب الجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم، مصنف عبد الرزاق: ج2 ص57 باب مایخفی الامام، رقم الحدیث 2599

[226] سورۃ النحل: 98

[227] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص56 کتاب الصلوٰۃ. باب متیٰ یستعیذ رقم الحدیث 2591

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنا:

1: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِـ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ". [228]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔

2: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَرَأَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. [229]

ترجمہ: حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا:

1: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِرُّ بِـ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" فِي الصَّلَاةِ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. [230]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔

2: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ

---

[228] جامع الترمذی: رقم الحدیث 245

[229] مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 374 مَنْ كَانَ لَا يَجْهَرُ بِـ {بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ} رقم الحدیث 4178

[230] صحیح ابن خزیمۃ: ج 1 ص 279 رقم الحدیث 498

وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" . [231]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی (اونچی آواز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

3: عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ بِـ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأْمِيْنِ" . [232]

ترجمہ: حضرت ابو وائل (شَقِیق بن سلمہ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اعوذ باللہ اور "آمین" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

4: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْفِي "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" وَالِاسْتِعَاذَةَ ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. [233]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، استعاذہ (اعوذ باللہ) اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" آہستہ کہتے تھے۔

5: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: " أَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْإِمَامُ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، وَآمِيْنَ . [234]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چار چیزیں ہیں جنہیں امام آہستہ پڑھے گا:

---

[231] صحیح مسلم: رقم الحدیث 399

[232] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 150 باب قراءۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فی الصلوٰۃ

[233] مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 374 مَنْ كَانَ لَا يَجْهَرُ بِـ {بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ} رقم الحدیث 4160

[234] کتاب الآثار للامام ابی حنیفۃ بروایۃ الامام محمد: ج 1 ص 108 رقم الحدیث 83 باب الجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم، مصنف عبد الرزاق: ج 2 ص 57 باب مایخفی الامام، رقم الحدیث 2599

۱....سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

۲....أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

۳....بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۴.... آمین

امام و منفرد کا فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا:

1: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا". قَالَ سُفْيَانُ: لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ. [235]

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۃ فاتحہ اور اس سے زائد (یعنی ایک اور سورت) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (اس حدیث کے راوی) امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

2: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ... لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِـ "اَلْحَمْدُ" وَسُوْرَةٍ فِيْ فَرِيْضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا. [236]

ترجمہ: حضرت ابو سعید (الخدری) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو فرض نماز یا اس کے علاوہ (نفل وغیرہ) میں الحمد للہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھے۔

سورۃ الفاتحہ کے بعد نئی سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

1: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِرُّ بِـ "بِسْمِ اللهِ

---

[235] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 822، صحیح مسلم: رقم الحدیث 394، سنن النسائی: رقم الحدیث 910

[236] جامع الترمذی: رقم الحدیث 238، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 839

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "فِي الصَّلَاةِ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. [237]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَرَأَ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ "اَلْحَمْدُ" قَرَأَ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. [238]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع فرماتے تو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے تھے اور جب سورۃ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے تو بھی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے۔

امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا بلکہ خاموش رہنا:

1: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ [239]

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

امام ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس بن المنذر حنظلی الرازی رحمہ اللہ (ت 327ھ) اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ رَحِمَهُ اللهُ: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ فِي الصَّلَاةِ أَجَابَهُ مَنْ وَرَاءَهُ، إِنْ قَالَ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" قَالُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْفَاتِحَةُ وَالسُّوْرَةُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ نَزَلَتْ: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ فَقَرَأَ وَأَنْصَتُوْا. [240]

---

[237] صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص279 رقم الحدیث 498

[238] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص377 مَنْ كَانَ يَجْهَرُ بِهَا رقم الحدیث 4178

[239] سورۃ الاعراف: 204

[240] تفسیر ابن ابی حاتم الرازی: ج4 ص259 رقم الحدیث 9493 تحت قولہ تعالیٰ ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ﴾ الاعراف: 204

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں قراءت کرتے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے قراءت کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے تو مقتدی بھی اسی طرح کہتے یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت ختم ہو جاتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا یہ معاملہ چلتا رہا۔ پھر آیت ﴿ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت کرتے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہتے تھے۔

امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ البیہقی رحمہ اللہ (ت458ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَرَأَ أَصْحَابُهُ وَرَاءَهُ فَخَلَطُوْا عَلَيْهِ، فَنَزَلَ: ﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا﴾ فَهٰذِهٖ فِي الْمَكْتُوْبَةِ. [241]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قراءت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے بھی آپ کے پیچھے قراءت شروع کر دی، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قراءت میں اختلاط پیدا ہو گیا۔ تو اس پر یہ آیت ﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا﴾ نازل ہوئی۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ) یہ حکم فرض نماز (یعنی نمازِ باجماعت) کے بارے میں ہے۔

فائدہ: علامہ تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ الحرانی الحنبلی رحمہ اللہ (ت728ھ) سورۃ الاعراف کی اس آیت کا شانِ نزول؛ نماز کو بتاتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

قَالَ أَحْمَدُ: أَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي الصَّلَاةِ. [242]

---

[241] کتاب القراءۃ للبیہقی: ص109 رقم الحدیث 255

[242] مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ: ج22 ص150، باب صفۃ الصلوٰۃ

ترجمہ: امام احمد (بن حنبل) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے (یعنی جب باجماعت نماز میں امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہیں)۔

2: عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَاةً ... فَقَالَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا. فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا، وَإِذْ قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُولُوا: آمِيْنَ. [243]

ترجمہ: حطان بن عبد اللہ الرقاشی رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی... آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہیں اپنی نماز میں کیا کہنا ہے؟ (پھر خود اس کا طریقہ بیان فرمایا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، اس میں سنتوں کو بیان فرمایا اور ہمیں ہماری نماز کا طریقہ سکھایا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں درست کر لیا کرو، پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرے، پھر جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو [244] اور جب وہ (سورۃ الفاتحہ کی آیت) ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھے تو تم "آمین" کہو۔

3: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ

---

[243] صحیح مسلم: رقم الحدیث 404

[244] امام مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ (ت 261ھ) نے اس روایت میں سلیمان التیمی کے طریق میں "وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا" کی زیادت روایت کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ: وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا. (صحیح مسلم: تحت رقم الحدیث 404)، سلیمان التیمی ثقہ ہے اور زیادتِ ثقہ قبول ہوتی ہے۔ اس لیے ہم نے اس طریق کے الفاظ بھی نقل کر دیے ہیں۔

لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا وَإِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ. [245]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اتباع کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو! جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم "آمین" کہو۔

4: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، إِلَّا صَلَاةً خَلْفَ إِمَامٍ. [246]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے، سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی جائے۔

5: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، قَالَ: قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ، فَأَبَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَنْهَانِيْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ. [247]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز میں قراءت کی تو ایک آدمی نے اس کو اشارہ کر کے قراءت کرنے سے روکا لیکن وہ شخص نہ رکا۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو روکنے والے کو کہنے لگا کہ تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءت کرنے سے روکتا ہے؟

---

[245] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 846، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3ص282 مَنْ كَرِهَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ رقم الحدیث3820، سنن النسائی: رقم الحدیث920

[246] کتاب القراءۃ للبیہقی: ص195 رقم الحدیث428

[247] کتاب الآثار لابی حنیفۃ بروایۃ القاضی ابی یوسف: ص23، 24 باب افتتاح الصلوٰۃ رقم الحدیث113

ہم نے اس بات کا آپس میں تذکرہ کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے۔

6: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. [248]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

7: عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَأَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: أَنْصِتْ لِلْقُرْاٰنِ، فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا، وَسَيَكْفِيْكَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ. [249]

ترجمہ: حضرت ابو وائل (شقیق بن سلمہ) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اے ابو عبد الرحمن! (یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کے وقت خاموش رہو کرو، کیونکہ نماز میں (پہلے ہی) مشغولیت ہے اور اس معاملے میں تمہارے لیے امام کافی ہے۔

مطلب یہ کہ نماز میں پہلے ہی بہت سے ایسے افعال اور اذکار موجود ہیں جن میں نمازی مشغول رہتا ہے جیسے قیام، رکوع، سجدہ، دیگر دعائیں وغیرہ، اس لیے اضافی طور پر امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ قراءت کے معاملہ میں امام کی قراءت ہی تمہیں کافی ہے۔

8: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سُئِلَ: هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ، وَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ

---

[248] اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری: ج2 ص216 رقم الحدیث 1832

[249] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص89، 90 باب القراءۃ خلف الامام رقم الحدیث 2806

اللّٰهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ. [250]

ترجمہ: نافع (مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ اگر کوئی امام کے پیچھے ہو تو کیا قراءت کرے؟ تو آپ یہ فرماتے تھے کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اسے امام کی قراءت کافی ہے اور اگر اکیلا پڑھ رہا ہو تو پھر قراءت کرے۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔

امام "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کہے تو امام اور مقتدیوں کا آمین کہنا:

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ. [251]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم "آمین" کہا کرو۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا. [252]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی "آمین" کہو۔

فاتحہ کے اختتام پر امام "آمین" کہے گا، اور مقتدی اگر قراءت سن رہے ہوں تو وہ بھی "آمین" کہیں گے۔

---

[250] المؤطا للامام مالک: ص 68 باب ترک القراءۃ خلف الامام فیما جھر فیہ رقم الحدیث 228، مصنف عبد الرزاق: ج 2 ص 91 باب القراءۃ خلف الامام رقم الحدیث 2817، 2818، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 160 باب القراءۃ خلف الامام

[251] صحیح البخاری: رقم الحدیث 782، صحیح مسلم: رقم الحدیث 410

[252] صحیح البخاری: رقم الحدیث 780، صحیح مسلم: رقم الحدیث 410

امام، مقتدی اور منفرد کا آمین آہستہ کہنا:

1: آمین کی دو حیثیتیں ہیں:

- ❖ یہ دعا ہے۔
- ❖ یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

دونوں صورتوں میں آہستہ کہنی چاہیے۔

☆"آمین" دعا ہے:

ا: ﴿قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○﴾ [253]

ترجمہ: اللہ نے فرمایا کہ تم دونوں (حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام) کی دعا قبول کر لی گئی، تو اب تم ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کے راستے پر نہ چلو جو (حقیقت کو) نہیں جانتے۔

علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی الشافعی رحمہ اللہ (ت 911ھ) اس آیت کی تفسیر میں روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَخْرَجَ أَبُو الشَّيْخِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا دَعَا أَمَّنَ هٰرُوْنُ عَلٰى دُعَائِهٖ يَقُوْلُ: آمِيْنَ. [254]

ترجمہ: ابو الشیخ (ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری) رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ انہوں نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب دعا کرتے تو حضرت ہارون علیہ السلام ان کی دعا پر "آمین" کہتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دعا کرنے اور حضرت ہارون علیہ السلام کے "آمین" کہنے پر اللہ تعالیٰ نے

---

[253] سورۃ یونس:89

[254] تفسیر الدر المنثور للسیوطی: ج3 ص567 تحت قولہ تعالیٰ ﴿قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا﴾

"دَعْوَتُكُمَا" یعنی دعا کا اطلاق فرمایا کہ ہم نے تم دونوں کی دعا کو قبول کر لیا ہے۔ ثابت ہوا کہ "آمین" بھی دعا ہے۔

۲: قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَالَ عَطَاءٌ: آمِيْنَ دُعَاءٌ. [255]

ترجمہ: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام عطاء (بن ابی رباح المکی) رحمہ اللہ نے فرمایا: آمین دعا ہے۔

دعا میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کی جائے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾ [256]

ترجمہ: اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے پکارا کرو (یعنی آہستہ دعا مانگا کرو)

علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی المعروف خازن رحمہ اللہ (ت 741ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وَالْأَدَبُ فِي الدُّعَاءِ أَنْ يَكُوْنَ خَفِيًّا لِهٰذِهِ الْآيَةِ. [257]

ترجمہ: اس آیت کی بناء پر دعا میں ادب یہ ہے کہ پست آواز مانگی جائے۔

☆ "آمین" اللہ تعالیٰ کا نام ہے:

۱: عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ ... قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: آمِيْنُ اسْمٌ مِّنْ أَسْمَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. [258]

ترجمہ: امام ابو عبد اللہ (دینار القَرَّاظ الخزاعی المدنی) رحمہ اللہ سے روایت ہے ... فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت

---

[255] صحیح البخاری: تحت بَاب جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِيْنِ

[256] سورۃ الاعراف: 55

[257] تفسیر الخازن: ج2 ص103 تحت قولہ تعالیٰ ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾

[258] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص64 باب آمین رقم الحدیث 2653

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "آمین" اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

۲: عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ ، قَالَ : آمِيْنَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالٰى. [259]

ترجمہ: ہلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "آمین" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

۳،۴: اسی طرح کی روایت امام حکیم بن جابر اور امام مجاہد رحمہا اللہ سے بھی مروی ہیں۔[260]

اللہ کے نام (ذکر اللہ) میں اصل یہ ہے کہ آہستہ لیا جائے:

﴿وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ [261]

ترجمہ: اور اپنے رب کا ذکر صبح و شام کیا کرو، اپنے دل میں بھی اور عاجزی اور خوف کے ساتھ بھی، آواز (بہت زیادہ) بلند کیے بغیر بھی۔

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب ابی حفص عمر بن کثیر دمشقی شافعی رحمہ اللہ (ت774ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وَهٰكَذَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُوْنَ الذِّكْرُ خَفِيًّا لَا يَكُوْنَ نِدَاءً وَ جَهْرًا بَلِيْغًا. [262]

ترجمہ: اسی طرح ذکر میں مستحب ہے کہ وہ آہستہ ہو، نہ تو پکارنے کے انداز میں ہو اور نہ ہی بہت بلند آواز میں ہو۔

فائدہ:

امام فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین الرازی الشافعی رحمہ اللہ (ت606ھ) نے نماز میں آمین آہستہ کہنے کو ترجیح دی ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی تائید کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

---

[259] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص314 مَا ذَكَرُوْا فِي آمِيْنَ وَمَنْ كَانَ يَقُوْلُهَا. رقم الحدیث 8054

[260] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص314 مَا ذَكَرُوْا فِي آمِيْنَ وَمَنْ كَانَ يَقُوْلُهَا. رقم الحدیث 8056، 8057

[261] سورۃ الاعراف: 205

[262] تفسیر ابن کثیر: ج2 ص78 تحت قولہ تعالیٰ ﴿وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً﴾

قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ: إِخْفَاءُ التَّأْمِيْنِ أَفْضَلُ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: إِعْلَانُهُ أَفْضَلُ، وَاحْتَجَّ أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِهٖ، قَالَ: فِي قَوْلِهٖ: "آمِيْنَ" وَجْهَانِ: أَحَدُهُمَا: أَنَّهُ دُعَاءٌ، وَالثَّانِي: أَنَّهُ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ، فَإِنْ كَانَ دُعَاءً وَجَبَ إِخْفَاؤُهُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾، وَإِنْ كَانَ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالٰى وَجَبَ إِخْفَاؤُهُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً﴾، فَإِنْ لَمْ يَثْبُتِ الْوُجُوْبُ فَلَا أَقَلَّ مِنَ النَّدْبِيَّةِ، وَنَحْنُ بِهٰذَا الْقَوْلِ نَقُوْلُ. [263]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آمین کو آہستہ کہنا افضل ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسے بلند آواز سے کہنا افضل ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے قول کی صحت پر دلیل پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ "آمین" کی دو حیثیتیں ہیں: ایک یہ کہ یہ دعا ہے، اور دوسرا یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اگر یہ دعا ہے تو اسے آہستہ کہنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے پکارا کرو"، اور اگر یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے تو بھی اسے آہستہ کہنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور اپنے رب کا ذکر صبح و شام کیا کرو، اپنے دل میں بھی اور عاجزی اور خوف کے ساتھ بھی"۔ پس اگر وجوب ثابت نہ ہو تو کم از کم یہ بات تو مسلّم ہے کہ یہ مستحب ضرور ہے، اور ہم بھی اسی قول کو اختیار کرتے ہیں۔

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ قَالَ: آمِيْنَ، خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ. [264]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھا تو "آمین" آہستہ آواز سے کہا۔

---

[263] التفسیر الکبیر للرازی: ج14 ص107 تحت قولہ تعالیٰ ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾

[264] مسند ابی داؤد الطیالسی: ج1 ص577 رقم الحدیث 1117، مسند احمد: ج14 ص285 رقم الحدیث 18756، المعجم الکبیر للطبرانی: ج9 ص138 رقم الحدیث 17472

3: عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ؛ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ [265]

ترجمہ: حضرت حسن (بصری) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے سے گفتگو کی، تو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتوں کو یاد رکھا ہے؛ ایک سکتہ جب آپ تکبیر کہتے، اور دوسرا سکتہ جب آپ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کی قراءت مکمل فرمالیتے۔

"سکتہ" کا مطلب ہے آواز کو پست کرنا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا سکتہ ثناء کے لیے اور دوسرا سکتہ آمین کے لیے ہوتا تھا۔ وضاحت یہ ہے کہ ہمارے سابقہ عنوان "امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو آمین کہنا" سے یہ امر ثابت ہے کہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کے بعد آمین کہی جاتی ہے، اور موجودہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکتہ فرمایا یعنی آواز کو پست کیا۔ لہٰذا دونوں دلائل کو یکجا کرنے سے یہ حکم واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کے بعد آمین آہستہ آواز میں ارشاد فرمائی ہے۔

4: عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ بِـ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأْمِيْنِ". [266]

ترجمہ: حضرت ابووائل (شَقِیق بن سلمہ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تعوذ اور آمین اونچی آواز میں نہیں کہتے تھے۔

---

[265] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 779

[266] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 150 باب قراءۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فی الصلوٰۃ

5: عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ:كَانَ عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ بِـ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِآمِيْنَ. [267]

ترجمہ: حضرت ابو وائل (شَقیق بن سلمہ) رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تعوّذ اور "آمین" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

6: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: خَمْسٌ يُخْفَيْنَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَالتَّعَوُّذُ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَآمِيْنَ، وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. [268]

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں آہستہ آواز میں کہی جائیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تعوذ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، آمین اور اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

رکوع کرنا:

1: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝﴾ [269]

ترجمہ: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

2: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ .... قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا. [270]

---

[267] المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص566، 567 رقم الحدیث 9201، المحلی بالآثار لابن حزم: ج2 ص280 رقم المسئلۃ 363

[268] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص57 باب مایخفی الامام رقم الحدیث 2599

[269] سورۃ البقرۃ: 43

[270] صحیح البخاری: رقم الحدیث 793، صحیح مسلم: رقم الحدیث 397

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت ایک اور شخص بھی مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی اور نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا.... (چونکہ اس نے نماز صحیح طرح سے ادا نہیں کی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے) فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر جو تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو، پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔

تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرنا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ. [271]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کی حالت میں تکبیر کہتے، پھر رکوع میں جاتے وقت بھی تکبیر کہتے تھے۔

رکوع کی کیفیت:

مرد رکوع میں اپنی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں کو پکڑے گا، اپنی کہنیوں کو پہلو سے جدا رکھے گا اور پشت کو سیدھا رکھے گا تاکہ اس کا سر اور پشت ایک سیدھ میں آجائیں اور سر کو نہ اونچا کرے گا نہ نیچا بلکہ پشت کی سیدھ میں رکھے گا۔

1: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

يَا بُنَيَّ إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، وَارْفَعْ يَدَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ. [272]

ترجمہ: اے میرے بیٹے! جب تم رکوع کرو تو دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو اور انگلیاں کشادہ رکھو اور اپنے

---

[271] صحیح البخاری: رقم الحدیث 789، صحیح مسلم: رقم الحدیث 392

[272] المعجم الاوسط للطبرانی: ج4 ص281 رقم الحدیث 5991، المعجم الصغیر للطبرانی: ج2 ص32

بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھو۔

2: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ (بْنِ سَعْدٍ)، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ، وَأَبُوْ أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ، فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ. [273]

ترجمہ: عباس بن سہل (بن سعد) بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو حُمید، حضرت ابو اُسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرنے لگے۔ اس پر حضرت ابو حُمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے، یوں جیسے انہیں مضبوطی سے تھام رکھا ہو، اپنے ہاتھوں کو تان لیتے اور انہیں اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: "فَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، ثُمَّ فَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، ثُمَّ امْكُثْ حَتَّى يَأْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ". [274]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ، پھر اپنی انگلیوں کو کشادہ کر، پھر اتنی دیر ٹھہرا رہ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آجائے۔

تسبیحِ رکوع:

1: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾، قَالَ

---

[273] جامع الترمذی: رقم الحدیث 260

[274] صحیح ابن حبان: ص 586 رقم الحدیث 1887

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا فِي رُكُوْعِكُمْ. فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ قَالَ: اجْعَلُوهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ. [275]

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں پڑھا کرو اور جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔

2: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ"، وَفِي سُجُوْدِهِ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى". [276]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدوں میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھتے تھے۔

تسبیحِ رکوع کی تعداد:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوْعِهِ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ. [277]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اس میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" تین بار کہنے سے اس کا رکوع پورا ہو جاتا ہے اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

---

[275] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 869، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 887

[276] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 871، جامع الترمذی: رقم الحدیث 262

[277] جامع الترمذی: رقم الحدیث 261، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 890

امام کا تسمیع اور مقتدی کا تحمید کہنا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" فَقُوْلُوْا: "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ". [278]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو۔

منفرد کا تسمیع و تحمید دونوں کہنا:

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ". [279]

ترجمہ: ابن شہاب (زہری) سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کی حالت میں تکبیر کہتے، پھر جب رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے۔ جب رکوع سے اٹھتے تو "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے، پھر کھڑے ہونے کی حالت میں "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہتے۔

قومہ کرنا:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ

---

[278] صحیح مسلم: رقم الحدیث 409، صحیح البخاری: رقم الحدیث 795

[279] صحیح البخاری: رقم الحدیث 789

.... قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا. [280]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت ایک اور شخص بھی مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی اور نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا.... (چونکہ اس نے نماز صحیح طرح سے ادا نہیں کی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے) فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر جو تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو، پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ اعتدال (اطمینان) سے کھڑے ہو جاؤ۔

کیفیتِ قومہ:

1: قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ وَاسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ. [281]

ترجمہ: حضرت ابو حمید (الساعدی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ .... وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا. [282]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے) فرماتی ہیں

---

[280] صحیح البخاری: رقم الحدیث 793، صحیح مسلم: رقم الحدیث 397

[281] صحیح البخاری: بَابُ الاِطْمَأْنِيْنَةِ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

[282] صحیح مسلم: رقم الحدیث 498

کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ نہ کرتے تھے۔

دعائے قومہ:

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ"، قَالَ رَجُلٌ: "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ"، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟" قَالَ: أَنَا، قَالَ: "رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ". [283]

ترجمہ: حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا تو ایک شخص نے آپ کے پیچھے "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ" (اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ساری تعریفیں ہیں، ایسی تعریفیں جو بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت ہوں) کہا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: وہ کون بولنے والا تھا (جس نے یہ کلمات کہے ہیں)؟ اس شخص نے کہا: میں تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتے دیکھے جو ان کلمات کو سب سے پہلے لکھنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قومہ میں یہ کلمات کہنا معمول نہیں تھا، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم "مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟" (یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟) کے الفاظ سے سوال نہ فرماتے۔ البتہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ پر گرفت نہیں فرمائی بلکہ ان کی تحسین کی ہے، اس لیے اگر مقتدی کو "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہنے کے بعد اتنا وقت مل جائے جس میں وہ یہ کلمات پڑھ سکے اور اسے امام سے پیچھے رہ جانے کا اندیشہ نہ ہو، تو وہ یہ کلمات پڑھ سکتا ہے، ورنہ نہ پڑھے۔ ہاں امام کے لیے چونکہ دیگر احادیث میں نماز مختصر پڑھانے کا حکم ہے، اس لیے امام یہ کلمات نہ پڑھے، البتہ منفرد (اکیلا نماز پڑھنے والا) انہیں پڑھ سکتا ہے۔

---

[283] صحیح البخاری: رقم الحدیث 799، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 770

رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا:

1: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (۲)﴾ [284]

ترجمہ: بے شک وہ مؤمن کامیاب ہوگئے جو اپنی نماز میں خشوع (عاجزی وانکساری) اختیار کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیری روایت منقول ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ﴿الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾ مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا وَلَا يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ. [285]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ﴿خٰشِعُوْنَ﴾ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں، جو دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ (ت110ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خَاشِعُوْنَ الَّذِيْنَ لَا يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى. [286]

ترجمہ: ”خاشعون“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تکبیر تحریمہ کے علاوہ پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ. [287]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھتے تھے؟ راوی (حضرت علقمہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے، پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) پھر (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کیا۔

---

[284] سورۃ المؤمنون: 1، 2

[285] تنوير المِقْباس من تفسير ابن عباس: ص359

[286] تفسير السمرقندی: ج2 ص408 طبع بیروت

[287] سنن النسائی: رقم الحدیث 1027، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 748، جامع الترمذی: رقم الحدیث 257

3: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمْ يَرْفَعُوْا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ. [288]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازیں پڑھیں، وہ سب شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

4: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. [289]

وَفِيْ رِوَايَةٍ: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. [290]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔

ایک اور روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے، پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

5: عَنْ رَوْحِ بْنِ أَبِي الْحَرْشِ، سَمِعْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ، يَقُوْلُ الشَّعْبِيُّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، لَا يَعُوْدُ يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى يُسَلِّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ. [291]

---

[288] معجم الشیوخ لابی بکر الاسماعیلی: ج1 ص693 رقم الحدیث318، مسند ابی یعلیٰ: ص922 رقم الحدیث5037

[289] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص51 باب استفتاح الصلوٰۃ، رقم الحدیث2569

[290] کتاب العلل للدار قطنی: ج1 ص481 رقم السؤال457

[291] مسند ابی حنیفۃ بروایۃ ابی نعیم: ص358 رقم الحدیث246، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث752

ترجمہ: رَوح بن ابی الحرش سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ کندھوں کے قریب کر لیتے اور نماز کا سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

6: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ الحديث. [292]

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ (فرماتے ہیں) ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے؟) تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا۔ جب رکوع کیا تو ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا۔ پھر اپنی پیٹھ کو سیدھا کیا۔ جب رکوع سے سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔ جب سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح رکھا کہ نہ تو انہیں زیادہ پھیلایا اور نہ ہی ملایا۔ نیز اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کیا۔

اس حدیث میں صرف تکبیرِ تحریمہ کی رفع یدین کا ذکر ہے، باقی مقامات کی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔ اگر باقی مقامات کی رفع یدین بھی لازمی ہوتی تو صحابیِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کا ذکر بھی ضرور کرتے۔

---

[292] صحیح البخاری: رقم الحدیث 828، صحیح ابن خزیمۃ: ج 1 ص 347 رقم الحدیث 643

7: عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لِيْ أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيْكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ. [293]

ترجمہ: تمیم بن طرفہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے یہ کیا ہوا کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتا دیکھ رہا ہوں گویا وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

8: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. [294]

ترجمہ: سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے، اور سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

9: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ نَرْفَعُ أَيْدِيَنَا فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ وَفِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَرَكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ، وَثَبَتَ عَلٰى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ. [295]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[293] صحیح مسلم: رقم الحدیث 430

[294] مسند الحمیدی: ج2 ص277 رقم الحدیث 614، مسند ابی عوانۃ: ج1 ص334 بیان رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ قبل التکبیر رقم الحدیث 1251

[295] اخبار الفقہاء والمحدثین للقیروانی: ص214 تحت رقم الترجمۃ 378

ساتھ (ہجرت سے پہلے) مکہ میں ہوتے تھے تو شروع نماز میں اور رکوع کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رکوع والا رفع یدین ترک کر دیا اور صرف شروع نماز والے رفع یدین پر قائم رہے۔

10: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. [296]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے، پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

11: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيٰى قَالَ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ يَدَيَّ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، قَالَ: وَصَلَّيْنَا الصَّلَاةَ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! رَأَيْتُكَ تَرْفَعُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا فِي شَيْءٍ حَتّٰى فَرَغَ. [297]

ترجمہ: محمد بن ابی یحییٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کیا۔ پھر جب ہم (دونوں اکٹھے) نماز پڑھنے لگے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے تمہیں دیکھا کہ تم ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کر رہے تھے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو شروع نماز میں ہی رفع یدین کرتے۔ پھر پوری نماز میں سلام پھیرنے تک رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

12: عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا

---

[296]: الخلافیات للبیہقی: ج2 ص386 رقم الحدیث 1758

[297]: الخلافیات للبیہقی: ج2 ص387 رقم الحدیث 1759

يَعُوْدُ. [298]

ترجمہ: اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے۔

13: عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلَى الَّتِي يَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ. [299]

ترجمہ: عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد (حضرت کلیب الجرمی رحمہ اللہ) سے روایت ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہلی تکبیر میں جس کے ساتھ نماز شروع کی جاتی ہے؛ رفع یدین کرتے تھے، پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

14: عَنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيْرِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ لِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ. [300]

ترجمہ: حضرت اسود کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کرتے تھے۔ پھر (پوری نماز میں) دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

15: عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ. [301]

ترجمہ: حضرت مجاہد (رحمہ اللہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو

---

[298]: شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص164 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود

[299]: المؤطا للامام محمد: ج1 ص141 باب افتتاح الصلوٰۃ رقم الحدیث 109، کتاب الحجۃ للامام محمد: ج1 ص76 باب افتتاح الصلوٰۃ و ترک الجہر، المدونۃ الکبریٰ: ج1 ص166 باب فی رفع الیدین فی الرکوع والاحرام

[300]: مسند ابی حنیفۃ بروایۃ الحارثی: ج2 ص502 رقم الحدیث 801، جامع المسانید للخوارزمی: ج1 ص355 رقم 1867

[301]: مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص417 مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ رقم الحدیث 2467

صرف شروع نماز میں (تکبیرِ تحریمہ کے وقت) ہی رفع یدین کرتے دیکھا ہے۔

16: عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرَةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا. [302]

ترجمہ: امام (عامر بن شراحیل) شعبی رحمہ اللہ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے، پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

17: عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: كَانَ قَيْسٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَا يَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا. [303]

ترجمہ: اسماعیل کہتے ہیں کہ امام قیس (بن ابی حازم بَجَلی کوفی) رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے، پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

18: عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: "لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى". [304]

ترجمہ: امام ابراہیم (بن یزید بن قیس) النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نماز میں تکبیرِ اُولیٰ (یعنی تکبیرِ تحریمہ) کے بعد کسی موقع پر رفع یدین نہ کیا کرو۔

19: عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ وَإِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَا لَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِلَّا فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ. [305]

ترجمہ: طلحہ کہتے ہیں کہ امام خیثمہ (بن عبد الرحمٰن الکوفی) اور امام ابراہیم (بن یزید بن قیس النخعی) رحمہما اللہ نماز کے آغاز کے سوا کسی موقع پر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

20: عَنْ مُسْلِمٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ شَيْءٍ إِذَا كَبَّرَ. [306]

ترجمہ: امام مسلم (بن خالد) الجہنی فرماتے ہیں کہ امام (عبد الرحمٰن) ابن ابی لیلیٰ (الانصاری) رحمہ اللہ صرف

---

[302]: مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص416 مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ رقم الحدیث 2459

[303]: مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص417 مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ رقم الحدیث 2464

[304]: المؤطا للامام محمد: ج1 ص136 باب افتتاح الصلوٰۃ رقم الحدیث 106

[305]: مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص416 مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ رقم الحدیث 2463

[306]: مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص417 مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ رقم الحدیث 2466

شروع میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

21: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ... قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ : وَرَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَأَبَا إِسْحَاقَ ، لَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ. [307]

ترجمہ: عبد الملک بن ابجر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے امام (عامر بن شراحیل) شعبی، امام ابراہیم (بن یزید النخعی) اور امام ابو اسحاق (عمرو بن عبد اللہ سبیعی) رحمہم اللہ کو دیکھا، یہ لوگ صرف شروع نماز میں ہی رفع یدین کرتے تھے۔

تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرنا:

1: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۩ (۷۷)﴾ [308]

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرو، اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

2: عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُومُ ... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا. [309]

ترجمہ: حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح ہر رکن کے لئے تکبیر کہتے جاتے)، پھر سجدہ کے لئے جھکتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

3: عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ

---

[307]: مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص417، 418 مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ رقم الحدیث 2469

[308] سورۃ الحج: 77

[309] صحیح مسلم: رقم الحدیث 392

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ. [310]

ترجمہ: امام (ابن شہاب) زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمہما اللہ نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر فرض و غیر فرض (نوافل وغیرہ)، رمضان و غیر رمضان کی نماز میں تکبیر کہتے تھے (پھر مزید تکبیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں)، پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا:

1: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ. [311]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے۔

2: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصَلٍ مِنْهُ، وَانْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى سَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ. [312]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہی اور اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر کر لیے پھر رکوع فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر درست ہو گیا۔ پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے جھکے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے

---

[310] صحیح البخاری: رقم الحدیث 803

[311] صحیح ابن خزیمۃ: ج 1 ص 342 رقم الحدیث 626

[312] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج 1 ص 488 رقم الحدیث 853

زمین پر لگے۔

سجدہ سات اعضاء پر کرنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا: الْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالرِّجْلَيْنِ. [313]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو تہ نہ کریں، (وہ اعضاء یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

سجدہ میں چہرہ کا دونوں ہاتھوں کے درمیان ہونا:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ. [314]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔

سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانا:

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيْهِ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ. [315]

ترجمہ: علقمہ بن وائل اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ

---

[313] صحیح البخاری: رقم الحدیث 809، صحیح مسلم: رقم الحدیث 490

[314] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 182 باب وضع الیدین فی السجود این ینبغی ان یکون

[315] صحیح ابن خزیمۃ: ج 1 ص 347 رقم الحدیث 642، صحیح ابن حبان: ص 593 رقم الحدیث 1920

علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

1: قَالَ أَبُو حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ... فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ.[316]

ترجمہ: حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھ دیتے کہ نہ انہیں خوب پھیلاتے اور نہ ہی ان کو سکیڑتے (بلکہ اعتدال سے رکھتے) اور انگلیوں کو قبلہ کی جانب کر دیتے تھے۔

2: عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَفَرَّجْتُ بَيْنَ أَصَابِعِيْ حِيْنَ سَجَدْتُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أَضْمُمْ أَصَابِعَكَ إِذَا سَجَدْتَ، وَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَاسْتَقْبِلْ بِالْكَفَّيْنِ الْقِبْلَةَ، فَإِنَّهُمَا يَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ.[317]

ترجمہ: حضرت حفص بن عاصم رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب میں نے سجدہ کیا تو اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے بھتیجے! جب سجدہ کرو تو اپنی انگلیوں کو ملا لیا کرو اور انہیں قبلہ کی طرف کر لیا کرو اور اپنی ہتھیلیوں کو بھی قبلہ کی طرف کیا کرو کیونکہ یہ بھی چہرے کے ساتھ سجدہ کرتی ہیں۔

---

[316] صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص347 رقم الحدیث 643

[317] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص112 باب السجود، رقم الحدیث 2938

سجدہ کے وقت پاؤں کی ایڑیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا:

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ بَسَطَ ظَهْرَهُ ، وَإِذَا سَجَدَ وَجَّهَ أَصَابِعَهُ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَتَفَاجَّ. [318]

ترجمہ: حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اپنی پیٹھ کو سیدھا رکھتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرتے اور ان (پاؤں) کے درمیان فاصلہ رکھتے۔

سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ... فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا ، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ. [319]

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، (فرماتے ہیں کہ) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھے کے برابر کر لیتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھتے کہ نہ انہیں پھیلاتے نہ سکیڑتے اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب کر دیتے تھے۔

---

[318] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص113 بَابٌ يَضُمُّ أَصَابِعَ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَيَسْتَقْبِلُ بِهَا الْقِبْلَةَ

[319] صحیح البخاری: رقم الحدیث 828

سجدہ میں بازو، پہلو سے جدا رکھنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. [320]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے بازو کشادہ رکھتے (یعنی اپنے بازو پہلو سے جدا رکھتے تھے) حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔

کہنیاں زمین پر نہ پھیلانا:

1: عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ". [321]

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیوں کو اوپر اٹھالیا کرو۔

2: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ. وَلَا يَنْبَسِطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ". [322]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدوں میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی اپنے بازو کتے کی طرح زمین پر نہ بچھائے۔

فائدہ: یہ حکم مردوں کے لیے ہے کہ وہ اپنے بازو زمین پر نہ بچھائیں، عورتوں کے لیے نہیں۔ اس لیے کہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں:

---

[320] صحیح البخاری: رقم الحدیث 807، صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 349 رقم الحدیث 648

[321] صحیح مسلم: رقم الحدیث 494

[322] صحیح البخاری: رقم الحدیث 822، صحیح مسلم: رقم الحدیث 493، جامع الترمذی: رقم الحدیث 276

وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ. [323]

کہ آپ صلی اللہ علیہ سلم مردوں کو درندوں کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرماتے تھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بازو زمین پر بچھانے سے منع کرنے کا حکم مردوں کے ساتھ خاص ہے۔

چنانچہ علامہ شرف الدین حسین بن محمد الطیبی رحمہ اللہ (ت 743ھ) لکھتے ہیں:

وَتَقْيِيْدُ النَّهْيِ بِالرَّجُلِ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُخَوِّيْ. [324]

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص مردوں کو زمین پر کہنیاں پھیلانے سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ عورت اپنے جسم کو زمین سے اوپر اٹھا کر سجدہ نہیں کرے گی (بلکہ زمین پر کہنیاں پھیلا کر سجدہ کرے گی)۔

ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1014ھ) لکھتے ہیں:

(وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ) أَيْ فِي السُّجُوْدِ (الرَّجُلُ) أَيْ لَا الْمَرْأَةُ لِأَنَّ مَبْنٰى أَمْرِهَا عَلَى التَّسَتُّرِ. [325]

ترجمہ: حدیث کے الفاظ کہ "آپ صلی اللہ علیہ سلم مردوں کو درندوں کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرماتے تھے" کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین پر پھیلانے سے منع فرماتے تھے نہ کہ عورت کو، اس لئے کہ عورت کے لئے ستر کا حکم ہے (اور وہ زمین پر ہاتھ بچھانے ہی سے حاصل ہو گا)

سرین اوپر اٹھا کر سجدہ کرنا:

عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ: وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ السُّجُوْدَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ، وَقَالَ: "هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ. [326]

---

[323] صحیح مسلم: رقم الحدیث 498

[324] الکاشف عن حقائق السنن [شرح مشکوٰۃ المصابیح] للطیبی: ج2 ص118 باب صفۃ الصلاۃ

[325] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح لعلی القاری: ج2 ص464 باب صفۃ الصلاۃ

[326] سنن النسائی: رقم الحدیث 1105، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 896

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق (عمرو بن عبد اللہ السبیعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کرنے کا طریقہ بتایا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور اپنی سرین کو اوپر اٹھایا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (سجدہ) کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ: یہ حکم بھی مردوں کے لیے ہے کہ وہ اپنی سرین کو اوپر اٹھا کر سجدہ کریں، یہ حکم عورتوں کے لیے نہیں۔ عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ اپنے جسم کو زمین سے ملا کر سجدہ کریں۔ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

تسبیحِ سجود:

1: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا فِي رُكُوْعِكُمْ. فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ قَالَ: اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ. [327]

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں پڑھا کرو اور جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔

2: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ"، وَفِي سُجُوْدِهِ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى". [328]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدوں میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھتے تھے۔

---

[327] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 869، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 887

[328] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 871، جامع الترمذی: رقم الحدیث 262

تسبیحِ سجود کی تعداد:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ... وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُوْدِهِ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ. [329]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" تین بار کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہوتا ہے اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھانا:

عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ. [330]

ترجمہ: حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح تکبیرات کہتے جاتے) پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا. [331]

---

[329] جامع الترمذی: رقم الحدیث 261، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 890

[330] صحیح مسلم: رقم الحدیث 392

[331] صحیح البخاری: رقم الحدیث 793، صحیح مسلم: رقم الحدیث 397

ترجمہ: پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

دعائے جلسہ:

1: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: "رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَارْزُقْنِي، وَارْفَعْنِي". [332]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد یا نفلی وغیرہ) میں دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے: "اے میرے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری کمزوری دور فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے بلند فرما۔"

2: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَارْزُقْنِي. [333]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ (نفلی نماز کے) دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری کمی پوری فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔"

فائدہ:

جلسہ کی دعا کا تعلق انفرادی نماز کے ساتھ ہے۔ جہاں تک باجماعت نماز کا تعلق ہے تو امام کے لیے حکم ہے کہ وہ نماز مختصر پڑھائے۔ اس لیے مقتدیوں کی رعایت رکھتے ہوئے قومہ و جلسہ کی دعا نہ پڑھی جائے۔

تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا:

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ

---

[332] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 898

[333] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص123 باب القول بین السجدتین رقم الحدیث 3014

يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ. [334]

ترجمہ: حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح دیگر اعمال میں تکبیر کہتے جاتے) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کے لئے جھکتے، پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

سجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا:

1: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. [335]

ترجمہ: سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے، اور سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

2: عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَا يَرْفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. [336]

---

[334] صحیح مسلم: رقم الحدیث 392

[335] مسند الحمیدی: ج2 ص277 رقم الحدیث 614

[336] مسند ابی عوانۃ: ج1 ص334 بیان رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ قبل التکبیر رقم الحدیث 1251

ترجمہ: سالم (بن عبد اللہ بن عمر) اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے اور سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اٹھنا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ... وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ. [337]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

جلسہ استراحت نہ کرنا:

"استراحت" سے مراد اطمینان و راحت حاصل کرنا ہے۔ نمازی کو چاہیے کہ پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد استراحت کے لیے بیٹھنے کے بجائے بلا توقف سیدھا کھڑا ہو جائے، تاکہ قیام اور قراءت کی طرف انتقال میں تسلسل قائم رہے۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ. [338]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

---

[337] صحیح البخاری: رقم الحدیث 795

[338] جامع الترمذی: رقم الحدیث 288

2: عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ، يَقُوْلُ: رَمَقْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ، فَرَأَيْتُهُ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ، قَالَ: يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ. [339]

ترجمہ: ابنِ ابی لیلیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن یزید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نماز میں غور سے مشاہدہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو جاتے تھے اور بیٹھتے نہ تھے، آپ پہلی اور تیسری رکعت میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

3: عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَنْهَضُوْنَ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى صُدُوْرِ أَقْدَامِهِمْ. [340]

ترجمہ: امام (عامر بن شراحیل) شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا:

پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد کچھ دیر بیٹھنے کو "جلسہ استراحت" کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر (بڑھاپے) کی بنا پر جلسہ استراحت فرمایا تھا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقل معمول نہیں تھا۔ لہذا اگر کسی شخص کا کوئی عذر ہو مثلاً بڑھاپا ہو، جوڑوں کا درد وغیرہ ہو تو جلسہ استراحت کرنے کی اجازت ہے۔

1: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. [341]

---

[339] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص117 باب كيف النهوض من السجدة الاخرة، رقم الحديث 2971

[340] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص330 مَنْ كَانَ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ رقم الحديث 4004

[341] شرح معانی الآثار: ج1 ص204 باب الوتر

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت وتر پڑھتے تھے (یعنی تین وتر اور چھ نفل) جب آپ کا بدن بھاری ہوا اور لحیم ہوئے تو سات وتر (یعنی تین وتر اور چار رکعت نفل) پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

2: عَنْ أَبِي قِلَابَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي. فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا، وَكَانَ شَيْخُنَا يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى. [342]

ترجمہ: حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں، میرا مقصود نماز پڑھنا نہیں ہے بلکہ جس طرح میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح (تمہیں دکھانے کے لیے) پڑھتا ہوں ... ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اس شیخ کی طرح (شیخ سے مراد صحابیِ رسول حضرت عمرو بن سلمہ بن قیس الجرمی رضی اللہ عنہ ہیں)۔ شیخ (کی عادت تھی کہ) پہلی رکعت میں جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

دو رکعتوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا:

1: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَعُودُ. [343]

---

[342] صحیح البخاری: رقم الحدیث 677

[343] کتاب العلل للدارقطنی: ج 1 ص 481 رقم السؤال 457

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے، پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمْ يَرْفَعُوْا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ. [344]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، وہ سب شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

فائدہ: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے، اس کے علاوہ پوری نماز میں کسی اور مقام پر رفع یدین نہ کیا جائے۔ جن مقامات پر رفع یدین نہ کیا جائے ان میں دو رکعتوں کے درمیان کا مقام بھی شامل ہے۔

دوسری رکعت کی قراءت بسم اللہ وفاتحہ سے شروع کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ" قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا، إِذَا قَرَأَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى فِي الصَّلَاةِ". [345]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں سورۃ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد دوسری سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

پہلی رکعت بڑی اور دوسری رکعت چھوٹی رکھنا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي

---

[344] معجم الشیوخ لابی بکر الاسماعیلی: ج1 ص693 رقم الحدیث 318، مسند ابی یعلیٰ: ص922 رقم الحدیث 5037

[345] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص147 باب قراءۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فی الصلوٰۃ

الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ. يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ. [346]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت ابو قتادہ الحارث بن رِبْعِیّ السَّلَمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے، پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی کرتے تھے اور کبھی کبھی کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ عصر کی نماز میں فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت لمبی کرتے اور فجر کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی کرتے تھے۔

ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِـ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ... وَكَانَ يَقُوْلُ: فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ. [347]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور قراءت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے اور یہ فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت پر تشہد ہے۔ (یعنی قعدہ کرنا ہوتا ہے۔)

کیفیتِ قعدۂ اولیٰ:

1: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ

---

[346] صحیح البخاری: رقم الحدیث 759، صحیح مسلم: رقم الحدیث 451

[347] صحیح مسلم: رقم الحدیث 498، مصنف عبد الرزاق: ج2 ص134 باب من نسی التشہد، رقم الحدیث 3086، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص47 قَدْرُ كَمْ يَقْعُدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ رقم الحدیث 3040

الْيُسْرٰى. [348]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز کی سنت یہ ہے کہ تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں بچھاؤ۔

2: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ... فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى. [349]

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، (فرماتے ہیں کہ) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔

3: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ... وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى. [350]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ نماز شروع فرماتے۔ (تشہد میں) آپ بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔

فائدہ: خواتین کے لیے قعدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سرین کے بل اس طرح

---

[348] صحیح البخاری: رقم الحدیث 827

[349] صحیح البخاری: رقم الحدیث 828

[350] صحیح مسلم: رقم الحدیث 498

بیٹھیں کہ دائیں ران بائیں ران پر اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

قعدۂ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنا:

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُوْلَ إِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. [351]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی کہ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھا کریں تو یہ پڑھا کریں: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ" الخ

التحیات کا ترجمہ: تمام بدنی عبادات، قولی عبادات اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا .... اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ... قَالَ: ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ. [352]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان نماز اور آخر نماز میں تشہد کی تعلیم دی.... فرماتے تھے کہ نمازی اگر درمیان میں ہو تو اپنے تشہد سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہو جائے۔

---

[351] سنن النسائی: رقم الحدیث 1163، السنن الکبری للبیہقی ج2 ص148 باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد

[352] مسند احمد: ج4 ص238 رقم الحدیث 4382

3: عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا يَزِيْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ. [353]

ترجمہ: حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ نمازی پہلی دو رکعتوں میں تشہد کے علاوہ کچھ زیادہ نہ پڑھے۔

الفاظِ تشہد:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا: "اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوا "اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ" فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ ... أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. [354]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (کے تشہد) میں بیٹھتے، تو یوں کہا کرتے تھے: "سلام ہو اللہ پر اُس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو فلاں اور فلاں پر۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کہو کہ "سلام ہو اللہ پر" اس لیے کہ اللہ ہی "سلام" ہے (یعنی سلام در حقیقت ایک دعا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایسی دعا کی حاجت نہیں کیونکہ وہ خود ساری کائنات کو سلامتی بخشنے والا ہے اور ہر ایک آفت اور تغیر سے پاک ہے) بلکہ جب تم میں سے کوئی (تشہد کے لیے) بیٹھے تو یوں کہے: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ" آخر تک۔

تشہد میں انگلی کا اشارہ:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: رَاٰنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[353] مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص47 قَدْرُ كَمْ يَقْعُدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ رقم الحدیث 3038

[354] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 968، صحیح البخاری: رقم الحدیث 831، صحیح مسلم: رقم الحدیث 402

يَصْنَعُ . فَقُلْتُ : وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ؟ قَالَ : كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى. [355]

ترجمہ: علی بن عبد الرحمٰن معاوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حالت میں دیکھا کہ میں نماز کے دوران کنکریوں سے کھیل رہا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے اس عمل سے روکا اور فرمایا: جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ویسے کیا کرو۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کرتے تھے؟ تو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے تھے اور اپنی تمام انگلیاں بند کر کے شہادت والی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے تھے۔

کیفیتِ اشارہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضيَ اللهُ عنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِيْنَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ. [356]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور دائیں ہاتھ سے ترپن (53) کے عدد کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔

فائدہ: ترپن (۵۳) کا عدد یوں بنتا ہے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کو موڑ کر انہی کی جڑوں سے ملا دیا جائے، انگوٹھے کے سرے کو شہادت کی انگلی کی جڑ کی لکیر پر رکھا جائے اور شہادت کی انگلی کو اپنے حال پر کھلا رکھا جائے۔

---

[355] صحیح مسلم: رقم الحدیث 580، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 987

[356] صحیح مسلم: رقم الحدیث 580

ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1014ھ) لکھتے ہیں:

(ثَلَاثَةً وَّخَمسِيْنَ) وَهُوَ أَنْ يَعقِدَ الْخِنْصَرَ وَالْبِنْصَرَ وَالْوُسْطٰى، وَيُرْسِلَ الْمُسَبِّحَةَ، وَيَضُمَّ الْإِبْهَامَ إِلٰى أَصْلِ الْمُسَبِّحَةِ. [357]

ترجمہ: ترپن کے عقد کا طریقہ یہ ہے کہ نمازی چھنگلی، منجھلی اور درمیان والی انگلی کو موڑ لے، شہادت کی انگلی کو کھلا رہنے دے اور انگوٹھے کو انگشتِ شہادت کی جڑ سے ملا دے۔

اشارہ کے وقت انگلی کو بار بار حرکت نہ دینا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهٖ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا. [358]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے ہلاتے نہیں تھے۔

شہادت والی انگلی کو آخر نماز تک بلا حرکت بچھائے رکھنا:

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ. [359]

ترجمہ: حضرت عاصم بن کلیب الجرمی اپنے والد (کلیب الجرمی) سے وہ ان (عاصم) کے داد (حضرت شہاب بن مجنون رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، وہ (حضرت شہاب بن مجنون رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم

---

[357] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح للقاری: ج2 ص573 کتاب الصلاۃ- باب التشہد

[358] سنن النسائی: رقم الحدیث 1271، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 989

[359] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3587

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا ہوا تھا، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو بند کر رکھا تھا، اور شہادت کی انگلی کو سیدھا رکھا ہوا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرما رہے تھے: "اے دلوں کو پھیرنے والی ذات! میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم فرما۔"

فائدہ: دعا؛ تشہد میں درود شریف کے بعد سلام کے قریب مانگی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی انگلی کو بچھا کر اسی حالت پر برقرار رکھے ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انگلی کو آخر نماز تک بچھائے رکھنا چاہیے۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (ت 1362ھ) لکھتے ہیں:

قُلْتُ: فِيْهِ إِدَامَةُ إِشَارَةِ التَّشَهُّدِ إِلٰى اٰخِرِ الصَّلَاةِ. [360]

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ تشہد میں انگلی کا اشارہ آخرِ نماز تک برقرار رکھنا چاہیے۔

تشہد میں نظروں کا شہادت کی انگلی سے آگے نہ بڑھنا:

عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ ... قَالَ: لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ. [361]

ترجمہ: حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر انگلی کے اشارہ سے آگے نہ جاتی تھی۔

تشہد آہستہ آواز میں پڑھنا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُّدُ. [362]

---

[360] الثواب الحلی علی جامع الترمذی للتھانوی: ج2 ص199 ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[361] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 990، سنن النسائی: رقم الحدیث 1161

[362] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 986، جامع الترمذی: رقم الحدیث 291

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ تشہد آہستہ پڑھا جائے۔

قعدۂ اولیٰ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا:

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَاةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ. [363]

ترجمہ: حضرت مطرف (بن عبد اللہ بن الشِّخِّیر العامری) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران (بن حُصَین) رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، جب سر اوپر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی تکبیر کہتے۔

تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرنا:

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ. [364]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھتے تھے؟ راوی (حضرت علقمہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے، پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) پھر (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کیا۔

2: عَنْ رَوْحِ بْنِ أَبِي الْحَرْشِ، سَمِعْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ، يَقُوْلُ الشَّعْبِيُّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، لَا يَعُوْدُ يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى يُسَلِّمَ مِنْ صَلَاتِهِ. [365]

---

[363] صحیح البخاری: رقم الحدیث 826

[364] سنن النسائی: رقم الحدیث 1027، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 748، جامع الترمذی: رقم الحدیث 257

[365] مسند ابی حنیفۃ بروایۃ ابی نعیم: ص 358 رقم الحدیث 246، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 752

ترجمہ: رَوح بن ابی الحرش سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے قریب کر لیتے اور نماز کا سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

فائدہ:

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے، اس کے علاوہ پوری نماز میں کسی اور مقام پر رفع یدین نہ کیا جائے۔ جن مقامات پر رفع یدین نہ کیا جائے ان میں تیسری رکعت کے شروع کا مقام بھی شامل ہے۔

امام و منفرد کا فرض کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھنا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ. [366]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت ابو قتادہ الحارث بن رِبْعِيّ السَّلَمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

فائدہ: فرض کی ان دو رکعتوں میں سبحان اللہ کہنے یا خاموش رہنے پر اکتفاء کا جواز

امام اور منفرد کے لیے فرض نمازوں کی دوسری دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا مسنون ہے، واجب نہیں۔ اس لیے اگر کسی شخص نے دیگر فرض نمازوں کی آخری دو رکعات یا مغرب کی آخری رکعت میں سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی بلکہ (تین دفعہ) "سبحان اللہ" پڑھ لیا یا کچھ نہ پڑھا بلکہ (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) خاموش کھڑا

---

[366] صحیح البخاری: رقم الحدیث 776، صحیح مسلم: رقم الحدیث 451

رہا تو بھی نماز درست ہو جائے گی۔

1: عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كَانَ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ، وَلَا يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ. [367]

ترجمہ: عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھتے تھے لیکن دوسری دو رکعتوں میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

2: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ .... وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ إِمَامًا قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ، وَلَا يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِشَيْءٍ. [368]

ترجمہ: امام ابراہیم نخعی (تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب امامت کرواتے تھے تو پہلی دو رکعتوں میں تو قراءت کرتے تھے لیکن دوسری دو رکعتوں میں بالکل قراءت نہیں کرتے تھے۔

3: عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا : اقْرَأْ فِي الْأُوْلَيَيْنِ ، وَسَبِّحْ فِي الْأُخْرَيَيْنِ. [369]

ترجمہ: امام ابو اسحاق (عمرو بن عبد اللہ السبیعی) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ (فرض کی) پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرو اور (چاہو تو) دوسری دو رکعتوں میں تسبیح پڑھ لیا کرو۔

قعدۂ اخیرہ کرنا:

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

---

[367] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص65 باب کیف القراءۃ فی الصلاۃ وھل یقرء ببعض السورۃ؟ رقم الحدیث 2658

[368] المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص568 رقم الحدیث 9211

[369] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص266 مَنْ كَانَ يَقُوْلُ : سَبِّحْ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا يَقْرَأُ رقم الحدیث 3763

وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا: "اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوا "اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ" فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ ... أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. [370]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (کے تشہد) میں بیٹھتے، تو یوں کہا کرتے تھے: "سلام ہو اللہ پر اُس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو فلاں اور فلاں پر۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کہو کہ "سلام ہو اللہ پر" اس لیے کہ اللہ ہی "سلام" ہے (یعنی سلام در حقیقت ایک دعا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایسی دعا کی حاجت نہیں کیونکہ وہ خود ساری کائنات کو سلامتی بخشنے والا ہے اور ہر ایک آفت اور تغیر سے پاک ہے) بلکہ جب تم میں سے کوئی (تشہد کے لیے) بیٹھے تو یوں کہے: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ" آخر تک۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا. [371]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان نماز اور آخر نماز میں تشہد کی تعلیم دی۔

تورُّک نہ کرنا:

تشہد میں سرین کے بل بیٹھنے کو "تورُّک" کہتے ہیں۔ مردوں کے لیے احادیث میں تورُّک کی نفی منقول ہے بلکہ مردوں کے لیے دایاں پاؤں کھڑا کرنے اور بائیں کو بچھا کر اس پر بیٹھنے کا ذکر ملتا ہے۔

---

[370] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 968، صحیح البخاری: رقم الحدیث 831، صحیح مسلم: رقم الحدیث 402

[371] مسند احمد: ج4 ص238 رقم الحدیث 4382

1: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ... قَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى. [372]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز میں سنت یہ ہے کہ آپ دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا دیں۔

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ، وَالْقِرَاءَةَ بِـ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ... وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى. [373]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع کرتے اور قراءت "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے اور (تشہد میں) اپنا بایاں پاؤں پھیلاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔

فائدہ: عورتوں کے لیے توَرّک کا حکم ہے۔ اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

درود شریف پڑھنا:

عَنْ أَبِي هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَجِلَتْ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ" ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ وَصَلّٰى عَلَى

---

[372] صحیح البخاری: رقم الحدیث 827، سنن النسائی: رقم الحدیث 1158

[373] صحیح مسلم: رقم الحدیث 498

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ادْعُ تُجَبْ. وَسَلْ تُعْطَ". [374]

ترجمہ: ابوہانئ سے روایت ہے کہ ابو علی جَنْبی نے انہیں یہ حدیث سنائی کہ انہوں نے فَضَالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ نماز میں نہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: اے نمازی! تم نے جلدی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سکھایا (کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پھر نبی علیہ السلام پر درود پڑھا کرو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور آدمی سے سنا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اللہ کی بزرگی بیان کر رہا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کرو قبول کی جائے گی، مانگو عطا کیا جائے گا۔

الفاظِ درود شریف:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى. فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. [375]

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جو میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور وہ

---

[374] سنن النسائی: رقم الحدیث 1285

[375] صحیح البخاری: 3370

تحفہ دیجئے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! ہم آپ اہلِ بیت پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتلا دیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہا کرو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" الخ (ترجمہ یہ ہے) اے اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر رحمتیں نازل کیں، بے شک تو قابلِ تعریف، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر برکت نازل کی تھی، بے شک تو قابلِ تعریف، بزرگی والا ہے۔

تشہد کے بعد اختیاری دعا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا: "اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوا "اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ" فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ... أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهٗ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ بِهٖ. [376]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (کے تشہد) میں بیٹھتے، تو یوں کہا کرتے تھے: "سلام ہو اللہ پر اُس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو فلاں اور فلاں پر۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کہو کہ "سلام ہو اللہ پر" اس لیے کہ اللہ ہی "سلام" ہے (یعنی سلام در حقیقت ایک دعا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایسی دعا کی حاجت نہیں کیونکہ وہ خود ساری کائنات کو سلامتی بخشنے والا ہے اور ہر ایک آفت اور تغیر سے پاک ہے) بلکہ جب تم میں سے کوئی (تشہد کے لیے) بیٹھے تو یوں کہے: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ

---

[376] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 968، صحیح البخاری: رقم الحدیث 831، صحیح مسلم: رقم الحدیث 402

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ" آخر تک۔ پھر تم میں سے ہر شخص اپنی پسندیدہ دعا منتخب کرے اور وہی دعا مانگے۔

الفاظِ دعا:

1: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ذکر فرمائی ہے۔ چونکہ تشہد میں درود شریف کے بعد یہ اختیار ہے کہ نمازی جو بھی دعا مانگنا چاہے مانگ سکتا ہے اس لیے درج ذیل دعا یا اس جیسی کوئی منقول دعا مانگنا جائز ہے:

﴿ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (٤٠) رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (٤١)﴾[377]

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنین کو حساب والے دن بخش دے۔

2: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوْ بِهٖ فِي صَلَاتِي، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. [378]

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ کوئی اور ذات نہیں جو گناہ بخش دے، پس تو اپنی طرف سے مجھے خاص مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

---

[377] سورۃ ابراھیم:40،41

[378] صحیح البخاری: رقم الحدیث 834، صحیح مسلم: رقم الحدیث 2705

نماز کا اختتام سلام پر کرنا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ ... وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيْمِ. [379]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور سلام پر ختم کرتے تھے۔

الفاظِ سلام:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. [380]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے (اور یہ فرماتے تھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

کیفیتِ سلام:

1: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ. [381]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر اونچ، نیچ، قیام، قعدہ وغیرہ میں تکبیر کہتے تھے اور دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے (اور فرماتے تھے) السلام

---

[379] صحیح مسلم: رقم الحدیث 498، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 783

[380] جامع الترمذی: رقم الحدیث 295، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 190 باب السلام فی الصلوٰۃ کیف ھو؟

[381] سنن النسائی: رقم الحدیث 1320

علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یہاں تک کہ آپ کے گالوں کی سفیدی نظر آتی تھی اور میں نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی دیکھا کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

2: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ. [382]

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ میں آپ کے گالوں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

مقتدیوں کا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا:

1: عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ. [383]

ترجمہ: حضرت عِتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام پھیرا۔

2: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ. [384]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو اس کے پیچھے والے بھی سلام پھیر دیں۔

---

[382] صحیح مسلم: رقم الحدیث 582

[383] صحیح البخاری: رقم الحدیث 838

[384] صحیح البخاری: بَابٌ يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ.

دورانِ نماز آنکھیں بند نہ کرنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يُغْمِضْ عَيْنَيْهِ. [385]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔

تعدیلِ ارکان کا خیال رکھنا:

"تعدیلِ ارکان" کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھتے وقت ہر رکن اس طرح اطمینان سے ادا کیا جائے کہ ہر ہر عضو اپنی جگہ ٹھہر جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ: "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" ثَلَاثًا. فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَمَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ. فَعَلِّمْنِي. قَالَ: "إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ. ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا. ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا. ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا. [386]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت ایک اور شخص بھی مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی اور نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

---

[385] المعجم الکبیر للطبرانی: ج5 ص247 رقم الحدیث 10794، المعجم الاوسط للطبرانی: ج1 ص603 رقم الحدیث 2218

[386] صحیح البخاری: رقم الحدیث 793، صحیح مسلم: رقم الحدیث 397

میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اسے فرمایا: واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے (صحیح طریقہ سے) نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ (وہ گیا اور) اس نے نماز پڑھی۔ پھر آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: واپس جا کر پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے (صحیح طریقہ سے) نماز نہیں پڑھی۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ اس شخص نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اس کے سوا (کوئی اور طریقہ) اچھی طرح نہیں جانتا، پس مجھے (نماز کا صحیح طریقہ) سکھا دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو، پھر قرآن میں سے جو حصہ تمہیں آسان لگے وہ پڑھ لو، پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ اپنی ہر نماز میں ایسا ہی کیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

نماز کے بعد کے اذکار و ادعیہ

ذکر و اذکار:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام پھیرنے کے بعد موقع بہ موقع مختلف اوراد و اذکار مروی ہیں۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ... أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً. قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ. [387]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مال دار لوگ تو بلند درجات اور جنت کی نعمتوں میں ہم پر سبقت لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ کیسے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھا دوں جس کے ذریعے تم اپنے سے پہلے والوں کو پالو، اور اپنے بعد آنے والوں سے آگے نکل جاؤ، اور کوئی شخص تم سے بہتر نہ ہو سوائے اس کے جو تم جیسا عمل کرے؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور سکھایئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز کے بعد 33، 33 بار سبحان اللہ، الحمد للہ، [34 بار] اللہ اکبر

---

[387] صحیح مسلم: رقم الحدیث 595

پڑھا کرو۔ (اس حدیث کے راوی) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے مالدار بھائیوں کو ہمارے اس عمل کا پتا چل گیا ہے اور انہوں نے بھی ایسا عمل کرنا شروع کر دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے۔

2: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ، ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً، وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً، فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. [388]

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چند تسبیحات ایسی ہیں جنہیں ہر نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی ناکام نہیں ہو گا۔ 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔

3: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. [389]

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. [390]

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی ہے (یعنی ہر قسم کی سلامتی اور امن تیرے ہی عطا کردہ ہیں)، تو بڑی برکت والا ہے، اے جلال اور بزرگی والے!

---

[388] صحیح مسلم: رقم الحدیث 596

[389] صحیح مسلم: رقم الحدیث 591

[390] صحیح مسلم: رقم الحدیث 592

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

4: عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. [391]

ترجمہ: ورّاد، جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط لکھواتے ہوئے مجھے یہ بات املاء کروائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے: (کلمات کا ترجمہ یہ ہے) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے (تمام جہانوں کی) بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہی۔ اے اللہ! تو عطا کرے تو کوئی روکنے والا نہیں اور اگر تو روک دے تو عطا کرنے والا کوئی نہیں اور مالدار آدمی کو اس کی دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکے گی۔

5: عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ. [392]

ترجمہ: حَبّہ العُرَنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے کہ "جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت میں جانے کے لئے رکاوٹ صرف موت ہے۔"

---

[391] صحیح البخاری: رقم الحدیث 844، صحیح مسلم: رقم الحدیث 593

[392] شعب الایمان للبیہقی: ج2 ص458 تخصیص آیۃ الکرسی بالذکر، رقم الحدیث 2395، مشکوٰۃ المصابیح: ج 1 ص89 باب الذکر بعد الصلوٰۃ

اسی مضمون کی روایت حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔[393]

نماز کے بعد دعا مانگنا:

1: عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ. [394]

ترجمہ: حضرت ابو امامہ (صُدَیّ بن عجلان الباہلی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

2: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. [395]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا میں ہاتھ اٹھانا:

1: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحِيْ أَنْ يَمُدَّ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ إِلَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ. [396]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب حیا والا اور بہت سخی ہے۔ اسے پسند نہیں کہ بندہ اس کے حضور دونوں ہاتھ اٹھائے (یعنی دعا کرے) تو وہ انہیں خالی

---

[393] عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ص182 رقم الحدیث 100، المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص260 رقم الحدیث 7408

[394] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3499، السنن الکبریٰ للنسائی: ج6 ص32 رقم الحدیث 9936

[395] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3371، المعجم الاوسط للطبرانی: ج2 ص255 رقم الحدیث 3196

[396] مسند ابی یعلیٰ: ص768 رقم الحدیث 4108

لوٹا دے۔

2: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ. [397]

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حیا والا اور بہت سخی ہے، اسے یہ بات پسند نہیں کہ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (یعنی دعا کرے)، تو وہ انہیں خالی اور نامراد واپس لوٹائے۔

3: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. [398]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دعا میں اپنے ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

4: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. [399]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں نیچے کرنے سے پہلے اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔

5: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ

---

[397] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3556، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 3865

[398] الجمع بین الصحیحین: ج 2 ص 437 رقم الحدیث 1943، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج 3 ص 357 باب رفع الیدین فی دعاء الاستسقاء، صحیح ابن حبان: ص 342 رقم الحدیث 877

[399] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3386، المعجم الاوسط للطبرانی ج 5 ص 197 رقم الحدیث 7053، مسند البزار: ج 1 ص 243 رقم الحدیث 129

وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. [400]

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید اپنے والد (حضرت یزید بن سعید بن ثمامہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور (آخر میں) اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا:

1: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، تَشَهَّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ، وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ، يَقُوْلُ: تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا. [401]

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے، عاجزی، انکساری اور مسکینی ظاہر کرنا ہے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اٹھاؤ کہ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اے رب! اور جو ایسا نہ کرے وہ ایسا ایسا ہے (یعنی وہ کمالِ نماز کو حاصل نہ کر سکا)۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ خَلِّصِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ. [402]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رخ ہونے کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔

3: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيٰى قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَرَاٰى رَجُلًا رَافِعًا

---

[400] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1492، المعجم الکبیر للطبرانی ج9 ص273 رقم الحدیث 18088

[401] جامع الترمذی: رقم الحدیث 385، المعجم الکبیر للطبرانی: ج8 ص26 رقم الحدیث 15154

[402] تفسیر ابن ابی حاتم: ج3 ص123 الرقم 5906 تحت قولہ تعالیٰ: ﴿لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً﴾ سورۃ النساء: 98، تفسیر ابن کثیر: ص522 تحت قولہ تعالیٰ: ﴿فَأُولٰٓئِكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ﴾ سورۃ النساء: 99

يَدَيْهِ يَدْعُوْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ. [403]

ترجمہ: حضرت محمد بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز پوری کرنے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتے تھے (یعنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

[403] المعجم الکبیر للطبرانی: ج11 ص22 رقم الحدیث90 قطعۃ من المفقود، الاحادیث المختارۃ للمقدسی: ج9 ص336 رقم الحدیث 303

جماعت اور امامت کے احکام

باجماعت نماز کی فضیلت:

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. [404]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

2: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ. [405]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا کے حصول) کے لیے چالیس دن تک باجماعت نماز اس اہتمام سے پڑھے کہ تکبیرِ اُولیٰ کو پائے تو اس کے لیے دو براءتیں لکھی جائیں گی: ایک آگ (جہنم) سے براءت اور ایک نفاق سے براءت۔

3: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ ، قَالَ : دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ، فَقَعَدَ وَحْدَهُ ، فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. [406]

---

[404] صحیح البخاری: رقم الحدیث 645، صحیح مسلم: رقم الحدیث 650

[405] جامع الترمذی: رقم الحدیث 241

[406] صحیح مسلم: رقم الحدیث 656

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن ابی عَمرہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نمازِ مغرب کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں بھی جا کر ان کے قریب بیٹھ گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا، اور جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو گویا اس نے پوری رات نماز پڑھی۔

باجماعت نماز کا حکم:

نماز پنجگانہ کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا مردوں کے لیے واجب یا کم از کم سنت مؤکدہ ہے کیونکہ شریعت مطہرہ میں اس کی تاکید بہت زیادہ آئی ہے۔

1: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (٤٣)﴾ [407]

ترجمہ: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔

علامہ سید ابو الثناء محمود آلوسی بغدادی الحنفی رحمہ اللہ (ت1270ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أَيْ صَلُّوْا مَعَ الْمُصَلِّيْنَ، وَعُبِّرَ بِالرُّكُوْعِ عَنِ الصَّلَاةِ. [408]

ترجمہ: یعنی (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ) نماز پڑھو نمازیوں کے ساتھ (یعنی جماعت کے ساتھ)، اور "رکوع" کا لفظ "نماز" کے لیے بطورِ تعبیر استعمال کیا گیا ہے۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ. [409]

---

[407] سورۃ البقرۃ:43

[408] تفسیر روح المعانی: ج1 ص247 تحت قولہ تعالیٰ ﴿وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾

[409] صحیح البخاری: رقم الحدیث 657

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافقین پر کوئی نماز؛ فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ گراں نہیں گزرتی، اور اگر وہ یہ بات جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں کی کیا فضیلت ہے تو وہ ضرور ان میں شریک ہوتے، خواہ انہیں گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑتا۔ قسم ہے! میں نے ارادہ کیا تھا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اذان دے دے، پھر کسی شخص کو کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود آگ کے انگارے اٹھاؤں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو نماز کے لیے (مسجد کی طرف) نہ نکلیں۔

امام کس کو بنایا جائے:

امامت کے لیے ترجیح اس شخص کو دی جائے جو سب سے زیادہ دین کا علم رکھنے والا ہو، اس کے بعد وہ شخص جسے قرآن کریم اچھی طرح یاد ہو اور وہ حروف کی ادائیگی اچھی طرح کر سکتا ہو۔

1: عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ: "مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ." [410]

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری جب زیادہ ہوئی تو آپ نے فرمایا: ابو بکر کو کہیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضِ وفات کا ہے۔ مرضِ وفات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم دینا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کروائیں اس بات کی دلیل ہے کہ امامت کے لیے سب سے زیادہ علم والے شخص کو ترجیح دی جائے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا. [411]

---

[410] صحیح البخاری: رقم الحدیث 678، صحیح مسلم: رقم الحدیث 420

[411] صحیح البخاری: رقم الحدیث 5005

کہ ہم (صحابہ) میں ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) سب سے بڑے قاری ہیں۔

جبکہ سب سے بڑے عالم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. [412]

کہ ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) ہم (صحابہ) میں سب سے بڑے عالم ہیں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دونوں حضرات کی موجودگی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو امامت کا حکم فرمانا "اعلم" کی ترجیح کی دلیل ہے۔

فائدہ: امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت256ھ) اپنی صحیح میں ایک عنوان قائم کرتے ہیں:

"بَابٌ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ." [413]

کہ امامت کے لیے اہلِ علم وفضل کو ترجیح دی جائے گی۔

اس کے تحت مذکورہ روایت "مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ" لائے جس سے ثابت کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اعلم ہیں اس لیے احق بالامامۃ ہیں۔ تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی اعلم کی امامت کے مقدم ہونے کا ہے نہ کہ اقرأ کی امامت کے مقدم ہونے کا۔

2: نماز کے بہت سے ارکان ہیں۔ قرأت کی ضرورت صرف ایک رکن؛ قیام میں پڑتی ہے لیکن مسائل کے علم کا تعلق پورے ارکان سے ہے۔ اس لیے اقرأ سے اعلم مقدم ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ نماز کے کسی رکن میں کوئی مسئلہ ایسا پیش آجائے جس سے نماز کے فساد ہونے کا اندیشہ ہو تو اعلم ہی اس کو حل کر سکے گا نہ کہ محض اقرأ۔ اس لیے اعلم ہی مقدم ہو گا۔

---

[412] صحیح البخاری: رقم الحدیث 466، صحیح مسلم: رقم الحدیث 2382

[413] صحیح البخاری: کتاب الاذان، رقم الباب 46

شارح مسلم علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) لکھتے ہیں:

اَلْأَفْقَهُ مُقَدَّمٌ عَلَى الْأَقْرَإِ؛ لِأَنَّ الَّذِي يُحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْقِرَاءَةِ مَضْبُوطٌ. وَالَّذِي يُحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْفِقْهِ غَيْرُ مَضْبُوطٍ. وَقَدْ يَعْرِضُ فِي الصَّلَاةِ أَمْرٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى مُرَاعَاةِ الصَّوَابِ فِيهِ إِلَّا كَامِلُ الْفِقْهِ. قَالُوْا: وَلِهٰذَا قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْبَاقِيْنَ. مَعَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَّ عَلَى أَنَّ غَيْرَهُ أَقْرَأُ مِنْهُ. [414]

ترجمہ: زیادہ فقیہ (دینی مسائل زیادہ جاننے والا) شخص کو زیادہ قاری (قرآن پڑھنے میں ماہر) پر مقدم رکھا جائے گا، اس لیے کہ نماز میں جتنی قراءت کی ضرورت ہوتی ہے، وہ محفوظ اور معین ہوتی ہے (یعنی محدود سورتیں اور آیات پڑھنی ہوتی ہیں، جنہیں عام طور پر سب جانتے ہیں)، جبکہ فقہ سے متعلق جو باتیں نماز میں درکار ہو سکتی ہیں، وہ غیر معین اور متنوع ہوتی ہیں (یعنی مختلف مسائل پیش آسکتے ہیں)۔ اور بسا اوقات نماز کے دوران کوئی ایسا معاملہ پیش آتا ہے کہ اس میں درست طریقے کو سمجھ کر عمل کرنا صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو مکمل فقیہ (یعنی مسائل خوب جاننے والا) ہو۔ علماء نے کہا ہے کہ اسی بنیاد پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (اپنی زندگی میں) دوسرے صحابہ پر مقدم کر کے نماز پڑھانے کا حکم دیا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ تصریح فرمائی تھی کہ حضرت ابو بکر سے زیادہ قرآن کے ماہر (قراءت میں بہتر) لوگ بھی موجود تھے۔

امام کے لیے بالغ ہونا شرط ہے:

امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ بالغ ہو، نابالغ کی امامت جائز نہیں۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ. [415]

---

[414] شرح صحیح مسلم للنووی: ج5 ص177 باب من احق بالامامۃ

[415] مسند احمد: ج7 ص21 رقم الحدیث 7169

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام (مقتدیوں کا) ضامن (اور کفیل) ہے اور مؤذن امین ہے۔

امام، مقتدیوں کا ضامن اور کفیل اسی وقت بن سکتا ہے جب اس کی نماز مقتدیوں کی نماز سے قوی یا کم از کم اس کے برابر ہو۔ اگر امام کی نماز مقتدیوں کی نماز سے کمزور ہو تو وہ ان کا ضامن نہیں بن سکتا۔ نابالغ اگرچہ ظاہراً فرض کی ادائیگی کرے مگر شرعاً اس کی نماز نفل شمار ہوتی ہے جو بالغ کی فرض نماز کے مقابلے میں کمزور ہے۔ لہٰذا اگر نابالغ بالغوں کی امامت کرے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ کمزور نماز کا حامل، قوی نماز کے حاملین کا کفیل بن رہا ہے، جو کہ حدیث میں بیان کردہ اصول کے خلاف ہے؛ اس لیے نابالغ کی امامت جائز نہیں۔

مزید برآں، نابالغ چونکہ غیر مکلف ہوتا ہے اس لیے اس کی نماز "غیر حقیقی نماز" اور بالغ کی نماز مکلف ہونے کی وجہ سے "حقیقی نماز" شمار ہوتی ہے، اور اصولی قاعدہ یہ ہے کہ حقیقی چیز کی بنیاد غیر حقیقی پر نہیں رکھی جا سکتی۔ پس بالغ کا نابالغ کی اقتداء کرنا اصولاً درست نہیں۔

امام برہان الدین محمود بن احمد بن الصدر الشہید البخاری مازہ رحمہ اللہ (ت616ھ) لکھتے ہیں:

شَمْسُ الْأَئِمَّةِ السَّرَخْسِيُّ رَحِمَهُ اللهُ ... كَانَ يَقُوْلُ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالصَّبِيُّ لَا يَصْلُحُ لِلضَّمَانِ، وَلِأَنَّ صَلَاةَ الْقَوْمِ صَلَاةٌ حَقِيْقِيَّةٌ، وَصَلَاةَ الصَّبِيِّ لَيْسَتْ حَقِيْقِيَّةً، وَلَا يَجُوْزُ بِنَاءُ الْحَقِيقِيِّ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِيْقِيِّ. [416]

ترجمہ: شمس الائمہ (امام محمد بن احمد بن ابی سہل) السرخسی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: امام ضامن ہوتا ہے اور بچہ ضمان کا اہل نہیں ہوتا۔ نیز چونکہ بالغ لوگوں کی نماز "حقیقی نماز" ہے جبکہ بچے کی نماز "حقیقی نماز: نہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ حقیقی چیز کی بنیاد غیر حقیقی پر نہیں رکھی جا سکتی (اس لیے بچے کے امامت جائز نہیں)۔

مولانا ابو الحسنات عبد الحئ لکھنوی الحنفی رحمہ اللہ (ت1304ھ) لکھتے ہیں:

---

[416] المحیط البرھانی: ج2 ص196 الفصل الثالث عشر فی التراویح والوتر

وَصَلَاةُ الْمُقْتَدِيْ إِذَا كَانَ أَقْوٰى حَالًا مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ كَانَ فَوْقَ صَلَاتِهٖ، وَالشَّيْءُ إِنَّمَا يَتَضَمَّنُ مَا هُوَ دُوْنَهٗ أَوْ مِثْلَهٗ، لَا مَا هُوَ فَوْقَهٗ. [417]

ترجمہ: مقتدی کی نماز اگر حالت کے اعتبار سے امام کی نماز سے زیادہ قوی ہو تو وہ (درجہ میں) امام کی نماز سے بلند ہو گی، اور کوئی چیز صرف اُسی چیز کی ضامن (اور کفیل) بن سکتی ہے جو اس سے کم یا اس کے برابر ہو، نہ کہ جو اس سے بلند ہو۔

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَانَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ نَؤُمَّ النَّاسَ فِي الْمُصْحَفِ، وَنَهَانَا أَنْ يَّؤُمَّنَا إِلَّا الْمُحْتَلِمُ. [418]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم قرآن پاک دیکھ کر امامت کروائیں اور ہمیں یہ حکم دیا کہ بالغ ہی امامت کروائیں۔

3: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ. [419]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچہ امامت نہ کرائے جب تک اس قابل نہ ہو جائے کہ اس پر حدود لگ سکیں (یعنی بالغ ہو جائے)۔

صفیں سیدھی رکھنے کی تاکید:

1: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ: .... وَأَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ. [420]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز باجماعت کا طریقہ

---

[417] حاشیۃ علی الہدایۃ للکھنوی: ج1 ص128 باب الامامۃ

[418] کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: ص711 باب ھل یؤم القرآن فی المصحف رقم الحدیث 747

[419] نیل الاوطار للشوکانی: ج3 ص176 باب ماجاء فی امامۃ الصبی

[420] صحیح البخاری: رقم الحدیث 722

سکھاتے ہوئے) ارشاد فرمایا: نماز میں صف کو سیدھا رکھو اس لئے کہ صف کو سیدھا رکھنا نماز کے محاسن میں سے ہے۔

2: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ. [421]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ صف سیدھی رکھنے سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

صف میں نمازیوں کا قریب قریب کھڑے ہونا:

نمازی حضرات صف بنانے میں اس طرح مل کر اور قریب قریب کھڑا ہوں کہ ان کے درمیان کوئی جگہ خالی باقی نہ رہے۔

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَإِنَّمَا تَصُفُّوْنَ بِصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوا فِي أَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ. [422]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی کرو کیونکہ تم اپنی صف بندی میں فرشتوں کی صف بندی کی مشابہت اختیار کرتے ہو، اور کندھوں کو برابر کرو، اور (صفوں میں) خالی جگہوں کو پُر کرو، اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرمی اختیار کرو (یعنی اگر وہ تمہارے کندھے پکڑ کر صف سیدھی کروائیں تو صف سیدھی کر لیا کرو)، اور شیطان کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو۔ جو شخص صف کو جوڑے اللہ تعالیٰ اس کو جوڑے گا، اور جو شخص صف کو کاٹے اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا۔

---

[421] صحیح البخاری: رقم الحدیث 723

[422] مسند احمد: ج5 ص216 رقم الحدیث 5724

2: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ". [423]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفیں ملاؤ اور انہیں نزدیک رکھو اور گردنوں کو برابر ایک سیدھ میں رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کی خالی جگہ میں گھس آتا ہے گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے۔

فائدہ:

بعض روایات میں کندھے سے کندھا، گھٹنے سے گھٹنہ اور ٹخنے سے ٹخنہ ملانے کا مطلب

بعض روایات میں یہ الفاظ منقول ہیں:

عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ... قَالَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَرُكْبَتَهٗ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهٖ وَكَعْبَهٗ بِكَعْبِهٖ. [424]

ترجمہ: ابو القاسم الجدلی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک شخص دوسرے کے کندھے سے کندھا، گھٹنے سے گھٹنہ اور ٹخنے سے ٹخنہ ملاتا ہے۔

اس سے مراد صف میں ایک نمازی کا حقیقتاً دوسرے نمازی کے کندھے سے کندھا، گھٹنے سے گھٹنہ اور ٹخنے سے ٹخنہ ملانا مراد نہیں بلکہ اس سے قرب اور محاذات (برابری) والا مجازی معنی مراد ہے یعنی نمازی قریب قریب کھڑے ہوں اور درمیان میں خلاء نہ چھوڑیں۔ اس لیے کہ اگر اس کا لغوی اور ظاہری معنی لیا جائے کہ یعنی ایک نمازی حقیقتاً دوسرے نمازی کے کندھے سے کندھا، گھٹنے سے گھٹنہ اور ٹخنے سے ٹخنہ چپکائے تو نماز میں عجیب کھینچا تانی

---

[423] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 667

[424] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 662

کی کیفیت شروع ہو جائے گی۔ یہ بات عملاً بھی مشکل ہے کیونکہ بعض نمازی دراز قد ہوتے ہیں اور بعض کوتاہ قد۔ نیز اس سے نماز کا سکون بھی ختم ہو جائے گا۔ مزید یہ کہ پوری نماز میں حقیقتاً یہ چیزیں ملائے رکھنا ممکن بھی نہیں۔

جماعت کھڑی ہو تو آنے والا کیا کرے؟

اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں پہنچے کہ جماعت کھڑی ہو چکی ہو تو اسے فوراً جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے۔ اگرچہ اس نے پہلے سنتیں ادا نہ کی ہوں تب بھی جماعت میں شریک ہو اور سنتیں بعد میں ادا کرے۔ البتہ فجر کی سنتوں کا حکم اس سے مستثنیٰ ہے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

1: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ. [425]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

2: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ . [426]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں، تو تم بھی سجدہ کر لو لیکن اسے (یعنی اس سجدے کو) کوئی چیز (یعنی رکعت) شمار نہ کیا کرو، اور جس نے رکوع پا لیا تو اس نے رکعت پا لی۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی امام کو جس حالت میں آ ملے اسی وقت جماعت میں شامل ہو جائے چاہے وہ سجدہ ہی حالت ہی کیوں نہ ہو۔

---

[425] صحیح مسلم: رقم الحدیث 710

[426] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 893

فائدہ: فجر کی جماعت کے وقت سنتوں کی ادائیگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ لہذا اگر کسی شخص کو اطمینان ہے کہ وہ سنتیں ادا کرنے کے بعد جماعت کی دوسری رکعت بلکہ تشہد میں مل جائے گا تو اسے چاہیے کہ کسی الگ جگہ مثلاً مسجد سے باہر، مسجد کے صحن میں، کسی ستون وغیرہ کی اوٹ میں، جماعت کی جگہ سے ہٹ کر پہلے سنتیں ادا کرے پھر جماعت میں شریک ہو جائے۔ ہاں اگر یہ خیال ہو کہ سنتیں پڑھنے کی صورت میں جماعت فوت ہو جائے گی تو اب سنتیں نہ پڑھے بلکہ اب جماعت میں شریک ہو جائے، اور سنتیں سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. [427]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل (یعنی فرائض کے علاوہ کسی نماز) کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ. [428]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

3: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُوْسٰى قَالَ: جَاءَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الْفَجْرَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ إِلٰى سَارِيَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. [429]

---

[427] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1169، صحیح مسلم: رقم الحدیث 724

[428] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1258، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 209 باب القرأۃ فی رکعتی الفجر

[429] مصنف عبد الرزاق: ج 2 ص 294 باب ھل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلوۃ، رقم 4034

ترجمہ: عبد اللہ بن ابی موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت امام فجر کی نماز پڑھا رہا تھا۔ تو آپ نے پہلے ستون کی اوٹ میں دو رکعتیں پڑھیں کیونکہ آپ نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں (پھر جماعت میں شریک ہوئے)۔

4: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: "جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ". [430]

ترجمہ: حضرت ابو عثمان انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت تشریف لائے جب امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ چنانچہ آپ نے امام کے پیچھے (جماعت سے ہٹ کر) یہ دو رکعتیں ادا کیں، پھر ان کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گئے۔

5: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: نَعَمْ، وَاللهِ! لَئِنْ دَخَلْتُ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، لَأَعْمِدَنَّ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ لَأَرْكَعَنَّهُمَا، ثُمَّ لَأُكَمِّلَنَّهُمَا، ثُمَّ لَا أَعْجَلُ عَنْ إِكْمَالِهِمَا، ثُمَّ أَمْشِيَ إِلَى النَّاسِ، فَأُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ الصُّبْحَ. [431]

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہاں، اللہ کی قسم! اگر میں ایسے وقت میں (مسجد میں) داخل ہوں جس وقت لوگ جماعت میں ہوں تو میں مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے پیچھے جا کر فجر کی دو سنتیں ادا کروں گا، ان کو کامل طریقہ سے ادا کروں گا اور ان کو کامل کرنے میں جلدی نہ کروں گا، پھر جا کر لوگوں کے ساتھ فجر کی جماعت میں شامل ہو جاؤں گا۔

---

[430] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص256 بَابُ الرَّجُلُ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

[431] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص294 باب هل يصلي ركعتي الفجر اذا أقيمت الصلوة، رقم الحديث 4033

6: عَنْ وَبَرَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ ، وَحَدَّثَنِي مَنْ رَاٰهُ فَعَلَهُ مَرَّتَيْنِ ؛ جَاءَ مَرَّةً وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَصَلَّاهُمَا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرٰى فَصَلّٰى مَعَهُمْ وَلَمْ يُصَلِّهِمَا. [432]

ترجمہ: حضرت وبرہ (بن عبد الرحمٰن المُسْلِیّ) رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ عمل (یعنی فجر کی جماعت سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا) کرتے ہوئے دیکھا، اور مجھے اس شخص نے بھی خبر دی جس نے انہیں دو بار ایسا کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک بار اس وقت آئے جب لوگ نماز میں مشغول تھے۔ تو آپ نے مسجد کے ایک کنارے میں دو رکعتیں پڑھیں (پھر جماعت میں شامل ہوئے)۔ پھر دوسری مرتبہ آئے اور ان کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گئے اور دو رکعتیں نہ پڑھیں۔

یعنی جب آپ رضی اللہ عنہ کا یہ خیال تھا کہ فجر کی دو سنتیں پڑھ کر جماعت کو پالوں گا تو پہلے آپ نے سنتیں ادا فرمائیں اور پھر جماعت میں شریک ہوئے، اور جب یہ خیال تھا کہ سنتیں ادا کرنے سے جماعت سے رہ جاؤں گا تو سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شریک ہوئے۔

7: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: "كُنَّا نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَنُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي اٰخِرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ". [433]

ترجمہ: حضرت ابو عثمان النہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس فجر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے آتے، اور وہ (اس وقت) نماز میں ہوتے تھے۔ تو ہم مسجد کے آخری حصے میں دو رکعت سنت پڑھ لیتے، پھر لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جاتے۔

---

[432] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص393، 394 فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فِي الْفَجْرِ رقم الحدیث 6480

[433] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص256 بَابُ الرَّجُلُ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

8: عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمْ تَكُنْ رَكَعْتَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَصَلِّهِمَا، ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْإِمَامِ. [434]

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں ایسے وقت میں داخل ہو کہ امام نماز میں ہو اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو پہلے سنتیں پڑھو، پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاؤ۔

فائدہ: سنتِ فجر کی قضا طلوعِ آفتاب کے بعد کرنا

فجر کی سنتیں نہایت مؤکد ہیں۔ اگر فرض سے پہلے پڑھنے سے رہ جائیں تو سورج طلوع ہونے کے بعد ان کی قضا کی جائے گی، سورج نکلنے سے پہلے ان کی قضاء کرنا جائز نہیں۔

1: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ. [435]

ترجمہ: ابن شہاب (زہری) سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے عطاء بن یزید الْجُنْدَعِیّ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

2: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. [436]

---

[434] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص295 باب ھل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلوۃ، رقم 4038

[435] صحیح البخاری: رقم الحدیث 586، صحیح مسلم: رقم الحدیث 827

[436] جامع الترمذی: رقم الحدیث 423

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت مؤکدہ) نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

3: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ، صَلَّاهُمَا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ." [437]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب فجر کی دو سنتیں (کسی وجہ سے) رہ جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھتے تھے۔

4: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ غزوۂ تبوک سے واپسی پر سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کی وجہ سے مسبوق ہو گئے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا شَيْئًا. [438]

ترجمہ: جب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور جو رکعت چھوٹ گئی تھی وہ ادا فرمائی، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا۔

اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ فجر سے پہلے فجر کی سنتیں پڑھنا ثابت نہیں۔ اگر نمازِ فجر کے بعد سنتیں پڑھنا درست ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ادا فرماتے۔ اس روایت کے الفاظ "وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا شَيْئًا" (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا) سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید نماز ادا نہیں فرمائی جو اس بات کی دلیل ہے کہ سنتوں کی قضاء؛ فجر کے فرائض کے فوراً بعد کرنا جائز نہیں۔ [439]

---

[437] شرح مشکل الآثار للطحاوی: ج10 ص328 رقم الحدیث 4142

[438] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 152

[439] معارف السنن للشیخ البنوری: ج4 ص97 استدل به العلامة محمد انور الشاه الكشميري رحمه الله

امام کے لیے جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً قراءت کرنا:

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ. [440]

ترجمہ: حضرت عطاء (بن ابی رَباح) رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔ تو جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلند آواز سے سنایا (یعنی بلند آواز سے قراءت کی) تو ہم نے بھی وہی تمہیں سنایا اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے آہستہ رکھا (یعنی آہستہ قراءت کی) تو ہم نے بھی وہی تم سے آہستہ رکھا۔

امام کا نماز مختصر پڑھانا:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ. [441]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے، کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ ہاں جب کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ رہا ہو تو جتنا لمبی کرے اس کی مرضی۔

کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ، وَلَا بِالسُّجُوْدِ،

---

[440] صحیح البخاری: رقم الحدیث 772، صحیح مسلم: رقم الحدیث 396

[441] صحیح البخاری: رقم الحدیث 703، صحیح مسلم: رقم الحدیث 467

وَلَا بِالْقِيَامِ، وَلَا بِالِانْصِرَافِ". [442]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب نماز مکمل کی تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ تم لوگ رکوع، سجدہ، قیام اور نماز ختم کرنے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو۔

جس نے رکوع پالیا تو رکعت پالی:

1: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ. [443]

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ (نُفَيْع بن الحارث) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (نماز کے دوران) آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رکوع میں تھے۔ تو وہ (حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ) صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے۔ پھر (نماز پڑھنے کے بعد) انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا یہ عمل بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تمہیں مزید (نیکی کا) شوق عطا فرمائے، لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔"

اس روایت میں نیز کسی اور روایت میں یہ مذکور نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو وہ رکعت لوٹانے کا حکم دیا ہو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس رکعت کے رکوع میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ شامل ہوئے تھے وہ شرعاً شمار ہو گئی تھی ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لَوٹانے کا حکم ضرور دیتے۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ. [444]

---

[442] صحیح مسلم: رقم الحدیث 426

[443] صحیح البخاری: رقم الحدیث 783

[444] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 893

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں، تو تم بھی سجدہ کر لو لیکن اسے (یعنی اس سجدے کو) کوئی چیز (یعنی رکعت) شمار نہ کیا کرو، اور جس نے رکوع پالیا تو اس نے رکعت پالی۔

اس حدیث میں "الرکعۃ" سے مراد "رکوع" اور "الصلاۃ" سے مراد رکعت ہے۔[445]

3: عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) الْمَسْجِدَ، وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ، فَرَكَعْنَا، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى اسْتَوَيْنَا بِالصَّفِّ، فَلَمَّا فَرَغَ الْإِمَامُ قُمْتُ أَقْضِي، فَقَالَ: "قَدْ أَدْرَكْتَهُ". [446]

ترجمہ: زید بن وھب فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوئے، اس وقت امام رکوع میں جا چکا تھا۔ چنانچہ ہم بھی رکوع میں چلے گئے، پھر ہم چلتے چلے گئے یہاں تک کہ صف میں برابر ہو گئے۔ جب امام فارغ ہوا تو میں اٹھ کر (وہ رکعت) قضاء کرنے لگا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے وہ رکعت پالی ہے (لہذا قضا نہ کرو)

4: امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ (ت 319ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْخَلْقُ أَنَّ كُلَّ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ رَاكِعًا فَرَكَعَ مَعَهُ أَدْرَكَ تِلْكَ الرَّكْعَةَ وَقِرَاءَتَهَا. [447]

ترجمہ: تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا اور اس کے ساتھ رکوع میں ملا تو اسے وہ رکعت اور اس کی قرأت مل جاتی ہے۔

5: امام ابو الحسن علی بن محمد ابن القطان الحمیری الفاسی رحمہ اللہ (ت 628ھ) لکھتے ہیں:

وَأَجْمَعُوا أَنَّ إِدْرَاكَ الرَّكْعَةِ بِإِدْرَاكِ الرُّكُوعِ مَعَ الْإِمَامِ. [448]

---

[445] بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد للسہارنپوری: ج2 ص84 باب الرجل یدرک الامام ساجداً کیف یصنع؟

[446] المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص572 رقم الحدیث 9249

[447] الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف: ج3 ص114

[448] الاِقناع فی مسائل الاجماع: ص152

ترجمہ: ائمہ نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے رکعت مل جاتی ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. [449]

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے۔

اسی مضمون کی روایات حضرت زید بن خالد الجہنی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہیں۔ [450]

اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

---

[449] صحیح البخاری: رقم الحدیث 845

[450] صحیح البخاری: رقم الحدیث 846، 847

مرد وعورت کے طریقۂ نماز میں فرق

عبادات کی دو قسمیں ہیں:

1: عبادات بدنیہ

2: عبادات مالیہ

بنیادی عبادات نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ہیں۔

ان عبادات میں سے جن عبادات کا تعلق مال کے ساتھ ہے ان میں مرد وعورت کے طریقہ عبادت میں کوئی فرق نہیں۔ جیسے زکوٰۃ، عشر اور فدیہ وغیرہ۔ وجہ یہ ہے کہ ان کے مال میں چونکہ کوئی فرق نہیں اس لیے ان کے طریقہ عبادات میں بھی فرق نہیں۔

اور جن عبادات کا تعلق بدن کے ساتھ ہے ان میں چونکہ مرد وعورت کے بدن کے تقاضوں میں فرق ہے اس لیے ان کے طریقہ عبادت میں بھی فرق ہے۔ مثلاً

- روزہ خالص بدنی عبادت ہے۔ عام طور پر چند دنوں کے لیے عورت کو حیض ونفاس کا سامنا ہوتا ہے اس لیے ان ایام میں اس تقاضے کی وجہ سے عورتوں کے لیے روزے کا حکم الگ ہے کہ وہ ان دنوں میں روزہ نہیں رکھیں گی بلکہ پاکی کے زمانے میں ان کی قضا کریں گی۔
- حج عبادت بدنیہ اور عبادت مالیہ دونوں کا مجموعہ ہے۔ عبادت مالیہ کو دیکھتے ہوئے مرد اور عورت میں فرق نہیں ہے اس لیے دونوں کے لیے مال کی استطاعت کی شرط برابر ہے۔ البتہ چونکہ بدن کے اعتبار سے مرد وعورت میں فرق ہے اس لیے دونوں کے طریقہ عبادت میں بھی فرق ہو گا۔ چنانچہ
  - مرد کے لیے محرم کی شرط نہیں جبکہ عورت کے لیے محرم کی شرط ہے۔
  - مرد تلبیہ بلند آواز سے پڑھتا ہے جبکہ عورت آہستہ آواز سے پڑھتی ہے۔
  - مرد سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا جبکہ عورت سلا ہوا کپڑا پہنتی ہے۔
  - مرد کے لیے رمل (طواف کے پہلے تین چکروں میں پہلوانہ چال چلنا) کا حکم ہے، عورت کے لیے نہیں۔

❖ مردوں کے لیے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے دوران میلین اخضرین یعنی سبز ٹیوب لائٹس کے درمیان دوڑنا مسنون ہے جبکہ عورت کے لیے دوڑنا مسنون نہیں بلکہ وہ عام ہیئت پر چلتے ہوئے اپنی سعی مکمل کرے گی۔

❖ مرد کے لیے حلق (سر کے بال منڈوانا) ہے جبکہ عورت کے لیے نہیں۔

اس ضابطہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز چونکہ بدنی عبادت ہے اس لیے مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں بھی فرق ہونا چاہیے۔

عورت کی نماز کا طریقہ درج ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا طریقہ:

تکبیرِ تحریمہ کے وقت عورت اپنے سینہ تک ہاتھ اٹھائے گی۔

1: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا وَائِلَ بْنَ حُجَرٍ! إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ، وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا. [451]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا .... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وائل بن حجر! جب تم نماز پڑھو تو اپنے کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھوں کو چھاتی کے برابر اٹھائے۔

2: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخٌ لَنَا، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً؛ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: حَذْوَ ثَدْيَيْهَا. [452]

---

[451] المعجم الکبیر للطبرانی: ج9 ص144 رقم الحدیث 17497، مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص272 رقم الحدیث 2594

[452] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص421 في المرأة إذا افْتَتَحَتِ الصَّلاَةَ. إِلَى أَيْنَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا رقم الحدیث 2486

ترجمہ: امام ہُشیم بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے شیخ (مِسمع بن ثابت رحمہ اللہ) نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عطاء (بن ابی رَباح) رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ عورت نماز میں اپنے ہاتھ کہاں تک اٹھائے؟ تو انہوں نے فرمایا: اپنے سینہ (چھاتی) کے برابر۔

ہاتھ باندھنے کا طریقہ:

عورت قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی۔

1: امام ابو القاسم ابراہیم بن محمد القاری الحنفی السمرقندی (المتوفیٰ بعد 907ھ) لکھتے ہیں:

وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلٰى صَدْرِهَا بِالْاِتِّفَاقِ. [453]

ترجمہ: عورت (اپنے دونوں ہاتھ) اپنے سینہ پر رکھے گی، اس پر (فقہاء کا) اتفاق ہے۔

2: سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ (ت 1014ھ) فرماتے ہیں:

وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلٰى صَدْرِهَا اتِّفَاقًا لِأَنَّ مَبْنٰى حَالِهَا عَلَى السَّتْرِ. [454]

ترجمہ: عورت بالاتفاق اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی کیونکہ اس کی حالت کا مدار پردے پر ہے۔

3: علامہ عبد الحئ لکھنوی رحمہ اللہ (ت 1304ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا فِيْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّ السُّنَّةَ لَهُنَّ وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ لِأَنَّهَا مَا أَسْتَرُ لَهَا. [455]

ترجمہ: رہا عورتوں کے حق میں [ہاتھ باندھنے کا معاملہ] تو فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کے لیے سنت سینہ پر ہاتھ رکھنا ہے کیونکہ اس میں ان کے لیے پردہ زیادہ ہے۔

فائدہ: عورت کا سینہ پر ہاتھ رکھنا اجماع سے ثابت ہے اور اجماع مستقل دلیل شرعی ہے۔

---

[453] مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق: ص 153 باب صفۃ الصلاۃ

[454] فتح باب العنایۃ: ج 1 ص 243 سنن الصلوٰۃ

[455] السعایۃ فی کشف ما فی شرح الوقایۃ للکھنوی: ج 2 ص 156 باب صفۃ الصلاۃ

رکوع کرنے کا طریقہ:

عورت رکوع میں مرد کی بنسبت کم جھکے گی، اپنے ہاتھ بغیر کشادہ کیے ہوئے گھٹنوں پر رکھے گی اور کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھے گی۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْتَمِعُ الْمَرْأَةُ إِذَا رَكَعَتْ. تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى بَطْنِهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ. [456]

ترجمہ: حضرت عطا (بن ابی رَباح) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سمٹ کر رکوع کرے گی، اپنے بازوؤں کو اپنے پیٹ کے ساتھ ملائے گی، جتنا سمٹ سکتی ہو سمٹ جائے گی۔

سجدہ کرنے کا طریقہ:

عورت؛ مرد کی طرح کھل کر سجدہ نہیں کرے گی بلکہ پیٹ کو رانوں سے ملائے گی، بازوؤں کو پہلو سے ملا کر رکھے گی، کہنیاں زمین پر بچھا دے گی اور اپنی پشت (سرین) کو مرد کی طرح اٹھائے بغیر سجدہ کرے گی۔

1: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ. [457]

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت اس (سجدہ کرنے) میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ... اِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِيْ فَخِذِهَا كَاَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا فَاِنَّ اللهَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَ يَقُوْلُ: يَا مَلَائِكَتِيْ!

---

[456] مصنف عبد الرزاق: ج3 ص50 باب تکبیرۃ المراءۃ بید یہا وقیام المراءۃ ور کوعہا وسجودہا- رقم الحدیث 5083

[457] مراسیل ابی داؤد: ص103 باب مِنَ الصَّلاةِ، السنن الکبری للبیہقی: ج2 ص223 جُمَّاعُ أَبْوَابِ الاسْتِطَابَة

أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهَا. [458]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ... جب عورت سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملالے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ، میں نے اس عورت کو بخش دیا ہے۔

3: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ... كَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَّتَجَافُوْا فِيْ سُجُوْدِهِمْ وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَّتَخَفَّضْنَ. [459]

ترجمہ: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔

4: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا. [460]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو ملائے۔

5: عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ قَالَا: إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا تَنْضَمُّ مَا اسْتَطَاعَتْ وَلَا تَتَجَافٰى لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيْزَتَهَا. [461]

---

[458] الکامل لابن عدی: ج2 ص501 ترجمۃ الحکم بن عبد اللہ، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص223 باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

[459] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص222، 223 باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

[460] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص222 باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص504 اَلْمَرْأَةُ كَيْفَ تَكُوْنُ فِي سُجُوْدِهَا ؟ رقم الحدیث 2793، مصنف عبد الرزاق: ج3 ص50 باب تکبیر المرأۃ بیدھا الخ، رقم الحدیث 5086

[461] مصنف عبد الرزاق: ج3 ص49 باب تکبیرۃ المراءۃ بیدیہا وقیام المراءۃ ورکوعہا وسجودہا- رقم الحدیث 5082

ترجمہ: حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رحمہا اللہ فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ کرے تو جہاں تک ہو سکے سمٹ جائے اور اپنی کہنیاں پیٹ سے جدا نہ کرے تاکہ اس کی پشت اونچی نہ ہو۔

6: عَنْ مُجَاهِدٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهُ عَلٰى فَخِذَيْهِ إِذَا سَجَدَ كَمَا تَصْنَعُ الْمَرْأَةُ. [462]

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمہ للہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ مرد جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں پر رکھے جیسا کہ عورت رکھتی ہے۔

7: عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: ... إِذَا سَجَدَتْ فَلْتَضُمَّ يَدَيْهَا إِلَيْهَا وَتَضُمَّ بَطْنَهَا وَصَدْرَهَا إِلٰى فَخِذَيْهَا وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ. [463]

ترجمہ: حضرت عطا (بن ابی رَباح) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عورت جب سجدہ کرے تو اپنے بازو اپنے جسم کے ساتھ ملا لے، اپنا پیٹ اور سینہ اپنی رانوں سے ملا لے اور جتنا ہو سکے خوب سمٹ کر سجدہ کرے۔

قعدہ کرنے کا طریقہ:

عورتوں کے لیے قعدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سرین کے بل اس طرح بیٹھیں کہ دائیں ران بائیں ران پر اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے۔

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْأُخْرٰى ... فَإِنَّ اللهَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ يَقُوْلُ: يَا مَلَائِكَتِيْ! أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهَا. [464]

---

[462] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص505 اَلْمَرْأَةُ كَيْفَ تَكُوْنُ فِي سُجُوْدِهَا؟ رقم الحدیث 2796

[463] مصنف عبد الرزاق: ج3 ص50 باب تکبیرۃ المراءۃ بیدیہا وقیام المراءۃ ورکوعہا وسجودہا- رقم الحدیث 5083

[464] الکامل لابن عدی: ج2 ص501 رقم الترجمۃ 399، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص223 باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے... کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ، میں نے اس عورت کو بخش دیا ہے۔

2: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ: كَيْفَ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ، ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ يَحْتَفِزْنَ. [465]

ترجمہ: نافع (مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں نماز کس طرح ادا کرتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ پہلے تو چہار زانو ہو بیٹھتی تھیں، پھر ان کو حکم دیا گیا کہ دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر سرین کے بل بیٹھیں۔

3: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ: تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ. [466]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت خوب سمٹ کر نماز پڑھے اور بیٹھنے کی حالت میں سرین کے بل بیٹھے۔

عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا:

1: عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ امْرَأَةِ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ. قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِيْ، وَصَلَاتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ. قَالَ: فَأَمَرَتْ، فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصٰى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهٖ، وَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى

---

[465] جامع المسانید للخوارزمی: ج1 ص400، مسند ابی حنیفۃ بروایۃ الحصکفی: رقم الحدیث 114

[466] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص505 اَلْمَرْأَةُ كَيْفَ تَكُوْنُ فِيْ سُجُوْدِهَا؟ رقم الحدیث 2794

لَقِيَتِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ. [467]

ترجمہ: حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو (لیکن) تیرا اپنے سونے کے کمرے میں نماز پڑھنا تیرے بڑے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، تیرا بڑے کمرے میں نماز پڑھنا تیری صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، صحن میں نماز پڑھنا تیری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو ان کے لیے گھر کے ایک کونے اور تاریک ترین گوشہ میں نماز کی جگہ بنادی گئی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا اپنی وفات تک اسی جگہ نماز پڑھتی رہیں۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا ، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا. [468]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کا کمرہ میں نماز پڑھنا گھر (آنگن) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور (اندرونی) کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے (یعنی عورت جس قدر بھی پردہ اختیار کرے گی اسی قدر بہتر ہے)

3: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاةُ الْمَرْأَةِ وَحْدَهَا أَفْضَلُ عَلَى صَلَاتِهَا فِي الْجَمْعِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً". [469]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کا اکیلے نماز پڑھنا اس کی نماز باجماعت پر پچیس (۲۵) گنا فضیلت رکھتا ہے۔

---

[467] الترغیب والترھیب للمنذری: ج1 ص140 باب ترغیب النساء فی الصلاۃ فی بیوتھن و لزومھا الخ

[468] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 570

[469] التیسیر الشرح الجامع الصغیر للمناوي: ج2 ص195، جامع الاحادیث للسیوطی: ج13 ص497- رقم الحدیث 13628

مریض کی نماز

شریعت میں مریض پر نماز اسی طرح فرض ہے جیسے تندرست پر، البتہ اس کی جسمانی حالت کے اعتبار سے ادائیگی کی صورتوں میں تخفیف دی گئی ہے۔ چنانچہ اگر مریض قیام کر سکتا ہو تو قیام کرتے ہوئے نماز پڑھنا فرض ہے۔ قیام کی قدرت کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ہاں اگر قیام کرنے سے عاجز ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کرے اور بیٹھے بیٹھے رکوع اور سجدے کرے۔

اگر مریض کو بیٹھ کر نماز پڑھنے میں رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدہ اشاروں سے کرے۔ رکوع کے اشارے میں کم جھکے اور سجدے کے اشارے میں قدرے زیادہ لیکن کوئی چیز اٹھا کر پیشانی کے سامنے کر کے اس پر سجدہ نہ کرے بلکہ محض اشارہ پر اکتفاء کرے۔

اگر مریض مرض کی شدت کی وجہ سے بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکے تو چت لیٹ کر پڑھ لے۔ اس صورت میں مریض کے پاؤں قبلہ کی جانب پھیلا دیے جائیں اور وہ سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع سے ذرا جھکا ہوا کرے۔

1: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ. [470]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز (پڑھنے کے طریقہ) کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل (لیٹ کر) نماز پڑھو۔

2: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرِيْضًا وَأَنَا

---

[470] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1117، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 952

مَعَهُ فَرَاٰهُ يُصَلِّي وَيَسْجُدُ عَلٰى وِسَادَةٍ فَنَحَّاهُ وَقَالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْجُدَ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْجُدْ وَإِلَّا فَأَوْمِ ءْ إِيْمَاءً وَاجْعَلِ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ. [471]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور سجدہ (کرنے کے لیے) تکیے (کو اٹھا کر پیشانی کے سامنے کر کے اس) پر (سجدہ) کر رہا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: اگر تم زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو زمین پر سجدہ کرو، اور اگر استطاعت نہ ہو تو (سجدے کا) اشارہ کرو، اور سجدے کو رکوع سے زیادہ جھکاؤ (یعنی سجدے کا اشارہ رکوع سے نیچا ہو)۔

3: عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَرِيْضُ لَا يَسْتَطِيْعُ رُكُوْعًا وَلَا سُجُوْدًا، أَوْمَأَ بِرَأْسِهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَهُوَ يُكَبِّرُ. [472]

ترجمہ: حضرت سالم رحمہ اللہ؛ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب مریض رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، تو وہ رکوع اور سجدہ میں اپنے سر سے اشارہ کرے، اور (ہر رکن کے ساتھ) تکبیر کہتا رہے۔

4: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ أَوْمَأَ بِرَأْسِهِ إِيْمَاءً وَلَمْ يَرْفَعْ إِلٰى جَبْهَتِهِ شَيْئًا. [473]

ترجمہ: حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جب مریض سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ اپنے سر کا اشارہ کرے، اور اپنی پیشانی کی طرف کوئی چیز نہ اٹھائے۔

---

[471] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص347 رقم الحدیث 2894

[472] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص315 باب صلاۃ المریض رقم الحدیث 4152

[473] المؤطا للامام مالک: ص199 بَاب الْعَمَلِ فِي جَامِعِ الصَّلَاةِ رقم الحدیث 464

5: عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: يُصَلِّي الْمَرِيْضُ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ، تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ. [474]

ترجمہ: حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مریض اپنی پیٹھ کے بل لیٹ کر نماز پڑھے ایسے انداز میں کہ اس کے دونوں پاؤں قبلہ رخ ہوں۔

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ

[474] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص314 باب صلاۃ المریض رقم الحدیث 4141

مسافر کے احکام

جو شخص اپنے شہر یا بستی کی حدود سے کم از کم اڑتالیس میل (یعنی 77.24 کلومیٹر) کے قصد سے نکلے، وہ شریعت کی نگاہ میں "مسافر" کہلاتا ہے۔ جب وہ اپنے شہر یا بستی کی حدود سے باہر نکل جائے تو اس پر نمازِ قصر لازم ہو جاتی ہے، اور یہ رخصت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک وہ سفر میں ہو، یا کسی مقام پر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کا پختہ ارادہ نہ کرے، یا واپس اپنے وطن کو نہ لوٹے۔ قصر کا مفہوم یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض نمازوں کو دو رکعت ادا کیا جائے، جبکہ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

اگر مسافر کسی مقام پر مقیم امام کی اقتدا میں نماز پڑھے تو اسے پوری نماز ادا کرنا ہو گی۔ سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر سہولت ہو تو ان کا اہتمام کیا جائے، خصوصاً فجر کی سنتوں کو ترک نہ کیا جائے۔ نیز اسی مسافرانہ حالت کی رعایت کے طور پر مسافر کو موزوں پر مسح کی سہولت تین دن و رات تک حاصل رہتی ہے۔

مسافتِ شرعی کی مقدار:

اھل السنۃ والجماعۃ احناف کے نزدیک مسافتِ شرعی کی مقدار تین دن ہے۔ تین دن کے سفر کی نیت سے سفر شروع کیا جائے تو نماز قصر کرنا لازم ہے، تین دن سے کم میں قصر جائز نہیں۔ تین دن کی مسافت عموماً 48 میل ہی ہوتی ہے جو 77.24 کلومیٹر کے برابر بنتی ہے۔

1: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَتْ : عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ : جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ. [475]

ترجمہ: حضرت شُریح بن ہانئ رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

[475] صحیح مسلم: رقم الحدیث 276

آیا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھوں۔ (میں نے پوچھا) تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت ابنِ ابی طالب (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے (اس لیے انہیں اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے)۔ چنانچہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (موزوں پر مسح کی مدت) مسافر کے لیے تین دن تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

اس حدیث سے یہ اصول مستفاد ہوتا ہے کہ شرعی احکام میں جو تغیر و تخفیف سفر کی بنیاد پر واقع ہوتا ہے وہ اس سفر سے متعلق ہے جس کی مدت کم از کم تین دن ہو۔ چونکہ قصرِ نماز بھی ان ہی تخفیفی احکام میں سے ہے لہٰذا اس میں بھی وہی مسافت معتبر ہوگی جس پر شریعت نے رخصت دی ہے، یعنی تین دن کی مسافت۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ. [476]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت تین دن کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔"

اس حدیث سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ سفر جس پر شرعی احکام کی بنیاد رکھی گئی ہے، اس کی کم از کم مدت تین دن ہی متعین کی گئی ہے۔

3: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا. [477]

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہم چار بُرد (کی مسافت) میں نماز قصر کرتے اور روزہ چھوڑ

---

[476] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1086

[477] صحیح البخاری: بَابٌ فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

دیتے تھے، اور یہ مسافت سولہ فرسخ بنتی ہے۔

ایک فرسخ "تین میل" کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے سولہ فرسخ "اڑتالیس میل" بنتے ہیں۔

قصر نماز کا معنی و مفہوم:

قصر نماز کا مطلب یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض نمازوں کو سفر میں دو رکعت پڑھا جاتا ہے؛ البتہ فجر، مغرب اور وتر کی نمازوں میں قصر نہیں کیا جاتا، بلکہ ان کی وہی رکعتیں ادا کی جاتی ہیں جو اقامت کے وقت پڑھی جاتی ہیں، یعنی فجر کی دو، مغرب کی تین اور وتر کی تین رکعتیں۔

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: " صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَصَلّٰى فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ، وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ، وَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ، وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. " [478]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی، پھر اس کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں، عصر کی نماز دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا، مغرب کی نماز تین رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ ، وَزِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ. [479]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں: نماز شروع میں حضر (اقامت) اور سفر دونوں میں دو دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز کو اسی (دو رکعت) پر باقی

---

[478] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج ص باب صلاۃ المسافر

[479] صحیح مسلم: رقم الحدیث 685، صحیح البخاری: رقم الحدیث 3935

رکھا گیا، اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا (یعنی اسے دو رکعت کے بجائے چار رکعت کر دیا گیا)۔

قصر کا واجب ہونا:

مسافر کے لیے نماز قصر کرنا لازم ہے، یہ محض اختیاری اور مسافر کی مرضی پر موقوف نہیں۔ اس لیے چار رکعت والی نمازوں کو پورا پڑھنا جائز نہیں۔

1: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عُمَرُ رضِيَ اللهُ عَنْهُ: صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [480]

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کی نماز دو رکعت ہے، عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے، عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے، سفر کی نماز بھی دو رکعت ہے جو پوری نماز ہے بغیر کسی کمی کے (یعنی اس میں پوری نماز کا اجر و ثواب ملتا ہے)، یہ سب کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ثابت ہے۔

2: عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي سَفَرٍ .... قَالَ: ... صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَذٰلِكَ. [481]

ترجمہ: عیسیٰ بن حفص بن عاصم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد (حفص بن عاصم) نے بیان کیا کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھا... تو انہوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ

---

[480] سنن النسائی: رقم الحدیث 1421، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1063، المعجم الاوسط للطبرانی: ج2 ص180 رقم 2943

[481] سنن النسائی: رقم الحدیث 1459

(نماز) نہیں پڑھتے تھے، اور یہی طریقہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تھا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا، پھر حضرت عمر، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا بھی یہی طریقہ تھا۔

سفر میں قصر نماز پر بلا ترک ہمیشگی فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے۔

3: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا ، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. [482]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی ہے: حالتِ حضر (یعنی اقامت) میں چار رکعت، حالتِ سفر میں دو رکعت اور حالتِ خوف میں (جبکہ سفر میں ہوں) ایک رکعت (یعنی امام کے ساتھ ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہو گی اور دوسری رکعت ہر گروہ الگ الگ پڑھے گا۔ صلوٰۃ خوف کی مکمل تفصیل فقہ کی کتب میں موجود ہے۔)

4: عَنْ عَائِشَةَ رضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ. [483]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں: نماز شروع میں حضر (اقامت) اور سفر دونوں میں دو دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز کو اسی (دو رکعت) پر باقی رکھا گیا، اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا (یعنی اسے دو رکعت کے بجائے چار رکعت کر دیا گیا)۔

5: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ عَائِشَةَ رضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى. [484]

---

[482] صحیح مسلم: رقم الحدیث 687

[483] صحیح مسلم: رقم الحدیث 685، صحیح البخاری: رقم الحدیث 3935

[484] صحیح مسلم: رقم الحدیث 685

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو شروع میں ہر نماز دو دو رکعت فرض کی، پھر حضر (اقامت کی حالت) میں اس میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز کو اسی ابتدائی فرضی حالت (یعنی دو رکعات) پر برقرار رکھا گیا۔

6: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: افْتَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ، كَمَا افْتَرَضَ أَرْبَعًا فِي الْحَضَرِ. [485]

ترجمہ: حضرت (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں فرض کیں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر (مقیم حالت) میں چار رکعتیں فرض کیں۔

سفر میں سنتیں پڑھنے کا حکم:

مسافر کے لیے سفر میں سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر سہولت اور اطمینان ہو تو سنتیں پڑھنے کی کوشش کرے، بلاوجہ ترک نہ کرے خصوصاً فجر کی سنتوں کا زیادہ اہتمام کرے، اور اگر جلدی ہو یا سہولت و اطمینان نہ ہو سنتیں چھوڑ دے۔

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: " صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَصَلَّى فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. " [486]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی، پھر اس کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں، عصر کی نماز دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا، مغرب کی نماز تین رکعت پڑھی اور اس کے بعد

---

[485] المعجم الکبیر للطبرانی: ج5 ص389 رقم الحدیث 11674

[486] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص279 باب صلاۃ المسافر

دو رکعتیں پڑھیں، عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

2: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا، فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. [487]

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے۔ میں نے کبھی آپ کو یہ نہیں دیکھا کہ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی دو رکعتیں چھوڑتے ہوں۔

3: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ. [488]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں (یعنی دو سنتوں) کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

4: قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ. [489]

ترجمہ: امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتیں ادا فرمائیں۔

مسافر کا مقیم امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھنا:

اگر کوئی مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی متابعت میں پوری نماز یعنی چار رکعات والی نماز کو

---

[487] جامع الترمذی: رقم الحدیث 550

[488] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1258، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 209 باب القراءۃ فی رکعتی الفجر

[489] صحیح البخاری: بَاب مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ

چار رکعات ہی پڑھنا لازم ہے اور اگر اکیلا پڑھے تو پھر قصر کرے۔

عَنْ نَافِعٍ ... كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا ، وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. [490]

ترجمہ: نافع (مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما (سفر میں) جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعتیں پڑھتے، اور جب تنہا پڑھتے تو (قصر کرتے ہوئے) دو رکعتیں پڑھتے۔

مدتِ اقامت کا بیان:

اگر کوئی مسافر کسی شہر یا بستی میں پندرہ (۱۵) دن یا زائد ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو وہ وہاں مقیم ہو جائے گا۔ اس صورت میں وہ پوری نماز پڑھے گا۔

1: عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَرَحَ ظَهْرَهُ وَصَلَّى أَرْبَعًا. [491]

ترجمہ: امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب حضرت (عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما (کسی جگہ) پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کرتے تو اپنی سواری کو کھول دیتے[492] اور چار رکعت نماز (مکمل) ادا کرتے۔

2: عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا، فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَأَتِمَّ الصَّلَاةَ، وَإِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي، فَاقْصُرْ. [493]

ترجمہ: امام مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب تم

---

[490] صحیح مسلم: رقم الحدیث 694

[491] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص384 مَنْ قَالَ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ رقم الحدیث 8301

[492] یعنی اپنی سواری کو باندھ کر نہ رکھتے بلکہ اسے آزاد چھوڑ دیتے جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ اب آپ رضی اللہ عنہ کے سفر جاری رکھنے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ اب اس علاقہ میں قیام کا ارادہ ہے۔

[493] کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ للامام محمد: ج1 ص120 باب صلاۃ المسافر

مسافر ہو اور (کسی مقام پر) پندرہ دن قیام کا پکا ارادہ کر لو تو نماز پوری پڑھو، اور اگر ارادہ (یعنی قیام کی مدت) معلوم نہ ہو تو نماز قصر کرو۔

3: عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: " إِذَا قَدِمْتَ بَلْدَةً وَأَنْتَ مُسَافِرٌ وَفِي نَفْسِكَ أَنْ تُقِيمَ بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَأَكْمِلِ الصَّلَاةَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي مَتَى تَظْعَنُ فَاقْصُرْهَا "[494]

ترجمہ: امام مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جب تم کسی شہر میں پہنچو اور تم مسافر ہو، اور تمہارے دل میں یہ بات ہو کہ تم وہاں پندرہ راتیں قیام کرو گے، تو وہاں نماز پوری پڑھو، اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ کب روانہ ہو گے تو (وہاں) نماز قصر پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

[494] احکام القرآن للطحاوی: ج1 ص191 تحت قولہ تعالیٰ ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ﴾

قضا نمازیں

نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی عذر، بیماری یا کسی مجبوری کی وجہ سے نماز وقت پر ادا نہ کر سکا یا کسی نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی تو شریعت نے اسے بعد میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

1: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا. [495]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سو تارہ جائے (اور نماز کا وقت نکل جائے) تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آ جائے تو نماز پڑھ لے۔

علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) اس روایت کی شرح میں لکھتے ہیں:

فِيهِ وُجُوبُ قَضَاءِ الْفَرِيضَةِ الْفَائِتَةِ سَوَاءٌ تَرَكَهَا بِعُذْرٍ كَنَوْمٍ وَنِسْيَانٍ أَوْ بِغَيْرِ عُذْرٍ. [496]

ترجمہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص کی نماز فوت ہو جائے اس کی قضاء اس پر ضروری ہے خواہ وہ نماز کسی عذر کی وجہ سے رہ گئی ہو جیسے نیند اور بھول یا بغیر عذر کے چھوٹ گئی ہو۔

اگر کسی شخص سے نماز بھول کر رہ جائے تو یہ کوتاہی ضرور ہے، مگر نسبتاً ہلکی نوعیت کی، اور اگر وہ جان بوجھ کر نماز ترک کرے تو یہ نہایت سنگین غفلت اور بڑی کوتاہی ہے۔ جب بھول چوک جیسے معمولی عذر کی صورت میں بھی نماز کی قضا لازم ہے تو دانستہ اور ارادی ترک کی صورت میں قضا کا وجوب بدرجۂ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔

2: عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ

---

[495]: صحیح مسلم: رقم الحدیث 684

[496]: شرح مسلم للنووی: ج1 ص238 باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ واستحباب تعجیل قضائھا

اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ. [497]

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوۂ خندق کے دن مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازیں پڑھنے سے روک دیا تھا یہاں تک رات کا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا حصہ گذر گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر حضرت بلال نے اقامت کہی تو عصر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عشاء کی نماز پڑھی۔

3: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الْأُخْرٰى. [498]

ترجمہ: حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھتے وقت اس کو اپنی چھوڑی ہوئی قضاء نماز یاد آجائے تو جب امام سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ پہلے وہ بھولی ہوئی قضاء نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسری (وقتی) نماز پڑھے۔

4: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت 256ھ) معروف تابعی حضرت ابراہیم بن یزید النخعی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَاحِدَةً عِشْرِيْنَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ الْوَاحِدَةَ. [499]

ترجمہ: ابراہیم النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ایک نماز چھوڑ دی تو اگرچہ بیس سال بھی گزر جائیں تو وہ شخص اسی قضاء شدہ نماز کو ادا کرے۔

---

[497]: جامع الترمذی: رقم الحدیث 179

[498]: المؤطا للامام مالک: ص 200 بَاب الْعَمَلِ فِي جَامِعِ الصَّلَاةِ رقم الحدیث 467

[499]: صحیح البخاری: تحت بَاب مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ

5: امام ابو بکر احمد بن علی الرازی الحنفی المعروف بالجصاص رحمہ اللہ (ت370ھ) لکھتے ہیں:

وَهٰذَا الَّذِي وَرَدَ بِهِ الْأَثَرُ مِنْ إِيْجَابِ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْمَنْسِيَّةِ عِنْدَ الذِّكْرِ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ فِيْهِ. [500]

ترجمہ: یہ جو اثر میں آیا ہے کہ بھولی ہوئی نماز کو یاد آنے پر قضا کرنا واجب ہے؛ اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے (یعنی یہ اجماعی مسئلہ ہے)۔

6: علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ الَّذِيْنَ يُعْتَدُّ بِهِمْ عَلٰى أَنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً عَمْدًا لَزِمَهٗ قَضَاؤُهَا. [501]

ترجمہ: تمام معتبر علماء کا اجماع ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی تو اس پر اس نماز کی قضا لازم ہے۔

7: شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن الدمشقی العثمانی الشافعی رحمہ اللہ (ت780او800ھ) لکھتے ہیں:

وَاتَّفَقُوْا عَلٰى وُجُوْبِ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ. [502]

ترجمہ: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنا ضروری ہے۔

فائدہ نمبر 1: جان بوجھ کر نماز چھوڑنے پر اس کی قضا لازم ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بھول جائے یا سو جائے جس کی وجہ سے نماز رہ جائے تو یاد آنے یا جاگنے پر اس کی قضا کرے لیکن اگر جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے تو بعد میں اس کی قضا لازم نہیں۔

یہ لوگ اپنے موقف پر یہ روایت پیش کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ

---

[500]: احکام القرآن للجصاص: ج3 ص326 تحت قولہ تعالیٰ ﴿ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴾ سورۃ طٰہٰ

[501] المجموع شرح المہذب للنووی: ج4 ص88 باب مواقیت الصلاۃ

[502]: رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ: ص46 باب صلاۃ النفل

نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا. [503]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سو تا رہ جائے (اور نماز کا وقت نکل جائے) تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آ جائے تو نماز پڑھ لے۔

ان لوگوں کا کہنا ہے کہ حدیث میں نماز بھولنے یا سوتے رہنے کی وجہ سے چھوڑنے پر اس کی قضاء کا حکم تو موجود ہے لیکن جان بوجھ کر چھوڑنے کی صورت میں اس کی قضا کا حکم نہیں ہے۔ اس لیے اس کی قضا نہیں کی جائے گی بلکہ محض توبہ واستغفار کرنا ہو گا۔

اس دلیل کا جواب:

اگر کسی شخص سے نماز بھول کر یا غفلت میں رہ جائے تو یہ یقیناً ایک شرعی تقصیر ہے، اگرچہ اس کی نوعیت نسبتاً ہلکی شمار کی جاتی ہے، کیونکہ اس میں ارادہ و قصد شامل نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف اگر کوئی شخص عمداً اور قصداً نماز ترک کرے، یعنی وہ جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے، تو یہ نہ صرف سخت درجے کی کوتاہی ہے بلکہ ایک بڑی اور سنگین معصیت بھی ہے۔ اب اگر ایسی ہلکی نوعیت کی کوتاہی (یعنی نسیان) پر بھی شریعت قضا کا حکم دیتی ہے تو جس ترک میں ارادہ، ضد، یا بے پروائی شامل ہو، اس میں قضا کا وجوب بالاولیٰ ثابت ہو گا۔

علامہ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت 676ھ) لکھتے ہیں:

وَإِنَّمَا قَيَّدَ فِي الْحَدِيْث بِالنِّسْيَانِ لِخُرُوْجِهِ عَلٰى سَبَبٍ ، لِأَنَّهُ إِذَا وَجَبَ الْقَضَاءُ عَلَى الْمَعْذُوْرِ فَغَيْرُهُ أَوْلٰى بِالْوُجُوْبِ ، وَهُوَ مِنْ بَابِ التَّنْبِيْهِ بِالْأَدْنٰى عَلَى الْأَعْلٰى . [504]

ترجمہ: اور حدیث میں "بھولنے" کی قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ یہ (حدیث) ایک خاص سبب کے تحت وارد ہوئی

---

[503]: صحیح مسلم: رقم الحدیث 684

[504] شرح مسلم للنووی: ج 1 ص 238 باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ واستحباب تعجیل قضائھا

ہے، اور جب معذور (یعنی بھولنے والے) پر قضا واجب ہے تو غیر معذور (یعنی جان بوجھ کر ترک کرنے والے) پر تو بدرجہ اولیٰ قضا واجب ہو گی۔ یہ قاعدہ اس اصول کے تحت ہے کہ ادنیٰ کا ذکر کر کے اعلیٰ پر تنبیہ کی جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ علماء نے جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کو بھی واجب قرار دیا ہے۔

1: امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المالکی رحمہ اللہ (ت 671ھ) لکھتے ہیں:

فَأَمَّا مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا، فَالْجُمْهُوْرُ أَيْضًا عَلٰى وُجُوْبِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ. [505]

ترجمہ: رہا وہ شخص جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے تو جمہور (علماء) کا قول یہی ہے کہ اس پر بھی قضا واجب ہے۔

2: علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف ابن نجیم الحنفی (ت 970ھ) فرماتے ہیں:

فَالْأَصْلُ فِيْهِ أَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ فَاتَتْ عَنِ الْوَقْتِ بَعْدَ ثُبُوْتِ وُجُوْبِهَا فِيْهِ فَإِنَّهُ يَلْزَمُ قَضَاؤُهَا سَوَاءٌ تَرَكَهَا عَمْدًا أَوْ سَهْوًا أَوْ بِسَبَبِ نَوْمٍ وَسَوَاءٌ كَانَتِ الْفَوَائِتُ كَثِيْرَةً أَوْ قَلِيْلَةً. [506]

ترجمہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ ہر وہ نماز جو کسی وقت میں واجب ہونے کے بعد رہ گئی ہو تو اس کی قضاء لازم ہے خواہ انسان نے وہ نماز جان بوجھ کر چھوڑی ہو یا بھول کر یا نیند کی وجہ سے نماز رہ گئی ہو، چھوٹ جانے والی نمازیں زیادہ ہوں یا کم ہوں (بہر حال قضا لازم ہے)

3: شیخ علامہ عبد الغنی بن طالب الدمشقی المیدانی رحمہ اللہ (ت 1298ھ) لکھتے ہیں:

(وَمَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ) يَعْنِي عَنْ غَفْلَةٍ أَوْ نَوْمٍ أَوْ نِسْيَانٍ (قَضَاهَا إِذَا ذَكَرَهَا)، وَكَذَا إِذَا تَرَكَهَا عَمْدًا. [507]

ترجمہ: "اور جس شخص کی نماز فوت ہو جائے" یعنی غفلت، نیند یا بھول کی وجہ سے "تو اسے جب یاد آئے تو اس کی قضا کرے گا" اور اسی طرح اگر اس نے جان بوجھ کر بھی نماز چھوڑی ہو (تو بھی اس کی قضا لازم ہے)

---

[505] الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج2 ص1996 تحت قولہ ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾ سورۃ طٰہٰ

[506]: البحر الرائق شرح کنز الدقائق لابن نجیم: ج2 ص140، 141 کتاب الصلاۃ باب قضاء الفوائت

[507] اللباب فی شرح الکتاب للمیدانی: ص43 باب قضاء الفوائت

فائدہ نمبر2: رمضان کے آخری جمعہ میں قضائے عمری کی حقیقت

بعض لوگ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو قضائے عمری کے نام سے نماز پڑھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس نماز سے ان کی ساری عمر کی نمازیں قضا ہو جائیں گی۔ یہ لوگ اپنے عمل پر یہ روایت پیش کرتے ہیں:

مَنْ قَضٰى صَلٰوةً مِّنَ الْفَرَائِضِ فِيْ اٰخِرِ جُمُعَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ كَانَ ذٰلِكَ جَابِرًا لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَائِتَةٍ فِيْ عُمُرِهٖ إِلٰى سَبْعِيْنَ سَنَةً.

ترجمہ: جس نے رمضان کے آخری جمعہ میں فرائض میں سے کوئی نماز قضا کی، تو یہ اس کے ستر سالوں کی تمام فوت شدہ نمازوں کا کفارہ بن جائے گا۔

اس دلیل کا جواب:

یہ روایت سراسر بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ اس لیے کہ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر نماز کی قضا الگ سے ضروری ہے، اور کوئی ایک عبادت یا عمل اتنی بڑی تعداد میں چھوٹنے والی نمازوں کا بدل نہیں بن سکتا۔

ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت1014ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيْثُ "مَنْ قَضٰى صَلَاةً مِنَ الْفَرَائِضِ فِيْ اٰخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ ذٰلِكَ جَابِرًا لِكُلِّ صَلَاةٍ فَائِتَةٍ فِيْ عُمُرِهٖ إِلٰى سَبْعِينَ سَنَةً" بَاطِلٌ قَطْعًا لِأَنَّهٗ مُنَاقِضٌ لِلْإِجْمَاعِ عَلٰى أَنَّ شَيْئًا مِنَ الْعِبَادَاتِ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ فَائِتَةِ سَنَوَاتٍ. [508]

ترجمہ: یہ روایت کہ "جو شخص رمضان کے آخری جمعہ میں ایک فرض نماز قضاء پڑھ لے تو ستر سال تک اس کی عمر میں جتنی نمازیں چھوٹی ہوں گی ان سب کی ادائیگی ہو جائے گی" یہ روایت قطعی طور پر باطل ہے اس لیے کہ یہ روایت؛ اجماع کے خلاف ہے کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ کوئی بھی عبادت سالہا سال کی چھوٹی ہوئی نمازوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

---

[508]: الاسرار الموضوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ: ص242 رقم الحدیث 953

سجدۂ سہو

نماز میں کبھی بھول کر ایسی غلطی ہو جاتی ہے جس سے نماز ٹوٹتی تو نہیں البتہ اس کی وجہ سے نماز میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس نقصان کے ازالہ کے لیے شریعت مبارکہ نے "سجدہ سہو" کی اجازت دی ہے۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں صرف التّحیّات پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کریں، پھر بیٹھ کر التّحیّات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

کمی وزیادتی پر سجدہ سہو کرنا:

اگر نماز میں کوئی رکن زیادہ ہو جائے (مثلاً تین سجدے کر لیے)، یا کوئی واجب کم یا زیادہ ہو جائے تو ان صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

1: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ". [509]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام دو رکعتوں کے بعد (تشہد بیٹھے بغیر) کھڑا ہو جائے، تو اگر اسے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے یاد آجائے تو اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے، اور اگر وہ سیدھا کھڑا ہو چکا ہو تو پھر نہ بیٹھے، بلکہ (آخر میں) سجدۂ سہو کرے۔

اس حدیث میں قعدہ اولیٰ کے ترک پر سجدہ سہو کا حکم دیا جارہا ہے اس لیے کہ قعدہ اولیٰ واجب ہے۔

2: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ أَمْ نَقَصَ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ. [510]

---

[509] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1036

[510] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1029، صحیح مسلم: رقم الحدیث 569

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے اور اسے پتا نہ چلے کہ کم پڑھی ہے یا زیادہ، تو اسے چاہیے کہ (غالب گمان پر عمل کرتے ہوئے اپنی نماز مکمل کرے اور آخری تشہد) بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

یعنی اگر اس شخص کو نماز کی رکعات میں شک ہوتا رہتا ہو تو اسے چاہیے کہ شک کی صورت میں غالب گمان پر عمل کرتے ہوئے جو اسے یاد پڑے اتنی رکعات کا خیال کرتے ہوئے باقی نماز مکمل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

3: عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ : مَنْ نَسِيَ الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. قَالَ سُفْيَانُ رَحِمَهُ اللهُ : وَبِهٖ نَأْخُذُ. [511]

ترجمہ: امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جو شخص وتر کی نماز میں قنوت بھول گیا تو وہ سجدۂ سہو کرے۔"

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: "ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔"

اس اثر میں قنوت کے ترک پر سجدہ سہو کا حکم دیا جا رہا ہے اس لیے کہ نمازِ وتر میں قنوت واجب ہے۔

4: عَنِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ : مَنْ زَادَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ. [512]

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے پہلی دو رکعتوں میں تشہد (پڑھنے) سے زیادہ (کچھ اور) اضافہ کر دیا، تو اس پر سجدۂ سہو لازم ہے۔

فرض، واجب اور سنتِ مؤکدہ کی پہلی دو رکعتوں میں قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ اس لیے اس اثر میں قعدہ اولیٰ کے بعد کچھ پڑھنے (یعنی "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" تک پڑھنے) پر سجدہ سہو واجب

---

[511] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص350 باب مَنْ نَسِيَ الْقُنُوْتَ سَجَدَ لِلسَّهْوِ

[512] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص47 قَدْرُ كَمْ يَقْعُدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ رقم الحدیث 3039

قرار دیا گیا ہے۔

سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا:

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيْلَ لَهُ: أَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. [513]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھائیں۔ تو آپ سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیسے؟ کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

2: عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَأَتَمَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ، بَعْدَ التَّسْلِيْمِ. [514]

ترجمہ: ابو سفیان جو ابنِ ابی احمد کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر ہی سلام پھیر دیا۔ تو (صحابی) ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی بات نہیں ہوئی (یعنی نہ نماز

---

[513] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1226، سنن النسائی: رقم الحدیث 1256

[514] صحیح مسلم: رقم الحدیث 573

قصر کی گئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں)۔ ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور ان میں سے کچھ ہوا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، یارسول اللہ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز باقی رہ گئی تھی، اسے مکمل فرمایا، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدۂ سہو کیے۔

فائدہ: نماز میں بات کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس حدیث میں جو بولنا مذکور ہے یہ پہلے دور کی بات ہے، بعد میں بولنے کی اجازت ختم کر دی گئی البتہ سجدہ سہو کا حکم باقی رہا۔

3: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ. [515]

ترجمہ: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اپنی نماز میں شک ہو، تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدۂ سہو کرے۔

4: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ... فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ. [516]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عصر کی تین رکعتیں پڑھائیں (جب آپ کو کہا گیا) تو جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھی، پھر سلام کیا، پھر سہو کے دو سجدے کئے، پھر آخر میں سلام پھیرا۔

5: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ. [517]

---

[515] سنن النسائی: رقم الحدیث 1249، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1033

[516] صحیح مسلم: رقم الحدیث 574

[517] سنن النسائی: رقم الحدیث 1331

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، پھر بیٹھے بیٹھے دو سجدۂ سہو کیے، پھر دوبارہ سلام پھیرا۔

6: عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ. [518]

ترجمہ: امام علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا، اور انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

7: عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي قُعُوْدٍ، أَوْ قَعَدَ فِي قِيَامٍ، أَوْ سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَلْيُتِمَّ، ثُمَّ لْيُسَلِّمْ، ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، يَتَشَهَّدُ فِيْهِمَا، وَيُسَلِّمُ. [519]

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ (بن عبد اللہ بن مسعود) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص بیٹھنے کے بجائے کھڑا ہو جائے، یا کھڑا ہونے کے بجائے بیٹھ جائے، یا دو رکعتوں پر سلام پھیر دے، تو وہ (اپنی نماز کو) مکمل کرے، پھر سلام پھیرے، پھر دو سجدے کرے جن کے بعد تشہد پڑھے اور (آخر میں پھر) سلام پھیرے۔

سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا:

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ. [520]

---

[518] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1218

[519] المدونۃ الکبریٰ للامام مالک: ج1 ص220 فیمن تکلم فی صلاتہ

[520] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1219، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1038

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہر سہو میں دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔

سجدہ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا:

1: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ... فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ. [521]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عصر کی تین رکعتیں پڑھائیں (جب آپ کو کہا گیا) تو جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھی پھر سلام کیا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر آخر میں سلام پھیرا۔

2: عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانُوا يُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً. [522]

ترجمہ: حضرت حسن (البصری) رحمہ اللہ سے (مرسلاً) روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک سلام پھیرتے تھے۔

تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا:

عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي قُعُوْدٍ، أَوْ قَعَدَ فِي قِيَامٍ، أَوْ سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَلْيُتِمَّ، ثُمَّ لْيُسَلِّمْ، ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، يَتَشَهَّدُ فِيْهِمَا، وَيُسَلِّمُ. [523]

---

[521] صحیح مسلم: رقم الحدیث 574

[522] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج 3 ص 59، 60 مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً رقم الحدیث 3081

[523] المدونۃ الکبریٰ للامام مالک: ج 1 ص 220 فیمن تکلم فی صلاتہ

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ (بن عبد اللہ بن مسعود) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص بیٹھنے کے بجائے کھڑا ہو جائے، یا کھڑا ہونے کے بجائے بیٹھ جائے، یا دو رکعتوں پر سلام پھیر دے، تو وہ (اپنی نماز کو) مکمل کرے، پھر سلام پھیرے، پھر دو سجدے کرے جن کے بعد تشہد پڑھے اور (آخر میں پھر) سلام پھیرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ

نمازِ وتر

وتر واجب ہیں:

1: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا. [524]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر کو رات کی آخری نماز بناؤ۔

فائدہ: اس حدیث میں "اِجْعَلُوْا" امر کا صیغہ ہے اور اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے:

اَلْأَمْرُ لِلْوُجُوْبِ مَا لَمْ تَكُنْ قَرِيْنَةٌ خِلَافَهٗ. [525]

کہ شریعت میں جب کسی چیز کا امر کیا جائے تو وہ چیز واجب ہوتی ہے جب تک اس کے خلاف کوئی قرینہ نہ قائم ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہے۔

2: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ. [526]

ترجمہ: حضرت ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (اور) واجب ہیں۔

---

[524] صحیح البخاری: رقم الحدیث 998، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4 ص 463 مَنْ قَالَ يَجْعَلُ الرَّجُلُ اٰخِرَ صَلَاتِهٖ بِاللَّيْلِ وَتْرًا رقم الحدیث 6765

[525] قواعد الفقہ لمحمد عمیم الاحسان: ص 62، الإحکام للآمدی: ج 2 ص 165، کشف الاسرار لعبد العزیز البخاری: ج 1 ص 254

[526] سنن الدار قطنی: ص 283 رقم الحدیث 1624، مسند ابی داؤد الطیالسی: ج 1 ص 314 رقم الحدیث 594، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 204 باب الوتر

3: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. [527]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بُرَیدہ اپنے والد (حضرت ابو سہل بُرَیدہ بن الخَصِیب الاسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہیں، جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں، جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں، جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

4: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. [528]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

5: عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي نِمْتُ وَنَسِيْتُ الْوِتْرَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظْتَ وَذَكَرْتَ فَصَلِّ. [529]

ترجمہ: حضرت ابو مریم فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں سو گیا تھا اور وتر پڑھنا بھول گیا تھا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا (تو میں کیا کروں؟) تو آپ نے فرمایا: جب تو بیدار ہو اور تجھے (وتر) یاد آجائیں تو انہیں پڑھ لیا کر۔

---

[527] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1419

[528] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص505 مَنْ قَالَ الْوِتْرُ وَاجِبٌ رقم الحدیث 6932

[529] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص485 مَنْ قَالَ يُوتِرُ وَإِنْ أَصْبَحَ وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ رقم الحدیث 6869

وتر تین رکعات ہیں:

1: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً. يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا. [530]

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان مبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھے، پس کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین و لمبی ہوتی تھیں۔ اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے، کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین اور لمبی ہوتی تھیں۔ پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ. [531]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" پڑھتے، دوسری رکعت میں "قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" پڑھتے اور تیسری رکعت میں (کبھی) "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" اور (کبھی) معوذتین (میں سے کوئی سورت[532]) پڑھتے تھے۔

---

[530] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1147، 2013، 3569، صحیح مسلم: رقم الحدیث 738، سنن النسائی: رقم الحدیث 1698

[531] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج 1 ص 200 باب الوتر، صحیح ابن حبان: ص 718 رقم الحدیث 2448، مصنف عبد الرزاق: ج 2 ص 404 باب مایقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257

[532] ملا علی القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1014ھ) نے اس حدیث کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیسری رکعت میں کبھی سورۃ الاخلاص پڑھتے اور کبھی معوذتین میں سے کوئی سورت۔ (شرح مسند ابی حنیفۃ: ص 511)

3: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. [533]

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعات پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" پڑھتے، دوسری میں "قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" پڑھتے اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔

اسی مضمون کی احادیث:

4: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [534]

5: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ [535]

6: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [536]

7: حضرت عبد الرحمٰن بن سَبُرۃ رضی اللہ عنہ [537]

8: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ [538]

---

[533] سنن النسائی: رقم الحدیث 1700،، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1171، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص515 فِي الْوِتْرِ مَا يُقْرَأُ فِيْهِ رقم الحدیث 6960

[534] سنن النسائی: رقم الحدیث 1704، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص512 فِي الْوِتْرِ مَا يُقْرَأُ فِيْهِ رقم الحدیث 6951

[535] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص204 باب الوتر، مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص505 رقم الحدیث 3468

[536] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص505 رقم الحدیث 3466

[537] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص505 رقم الحدیث 3469

[538] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص501 رقم الحدیث 3452

9: حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ [539]

سے بھی مروی ہیں جن میں تین رکعت وتر کا ذکر ہے۔

10: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾. [540]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تین رکعت وتر پڑھتے تھے (اور ان میں) "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى"، "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

11: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ. [541]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح ہیں (یعنی تین ہیں)۔

12: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ... صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ، فَأَوْتِرُوْا صَلَاةَ اللَّيْلِ. [542]

ترجمہ: حضرت (عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغرب کی نماز (گویا) دن کے وتر ہیں تو؛ رات کے وتر بھی پڑھا کرو۔

---

[539] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص205 باب الوتر، کتاب الآثار بروایۃ الامام محمد: ج1 ص142 باب الوتر وما یقرء فیھا، رقم الحدیث 122

[540] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص512 فِي الْوِتْرِ مَا يُقْرَأُ فِيْهِ رقم الحدیث 6950

[541] سنن الدار قطنی: ص285 رقم الحدیث 1637، نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ: ج2 ص116 باب صلوٰۃ الوتر

[542] مصنف عبد الرزاق: ج2 ص401 باب آخر صلوۃ اللیل، رقم الحدیث 4688، مسند احمد: ج4 ص420 رقم الحدیث 4847

13: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ. [543]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر کی تین رکعتیں ہیں جس طرح مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔

14: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: وِتْرُ اللَّيْلِ كَوِتْرِ النَّهَارِ، صَلَاةُ الْمَغْرِبِ ثَلَاثٌ. [544]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔

تین رکعت وتر ایک سلام سے:

1: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِـ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ. [545]

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے۔

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ أَطْوَلَ مِنْهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ فِيْهِنَّ. [546]

---

[543] المعجم الاوسط للطبرانی ج5 ص232 رقم الحدیث 7170

[544] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص503 رقم الحدیث 3455

[545] سنن النسائی: رقم الحدیث 1702

[546] مسند احمد: ج17 ص546 رقم الحدیث 25101

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا فرماتے، تو گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر ان کے بعد دو رکعت مزید نماز پڑھتے جو پہلی دو رکعتوں سے زیادہ لمبی ہوتیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے، اور ان تینوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی فاصلہ (یعنی درمیان میں سلام پھیر کر علیحدہ علیحدہ) نہیں کرتے تھے۔

3: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ. [547]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور آخر ہی میں سلام پھیرتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ (ت 405ھ) فرماتے ہیں:

وَهٰذَا وِتْرُ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُ أَخَذَهُ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ: یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وتر ہیں اور ان سے اہلِ مدینہ نے یہی عمل لیا ہے۔

4: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا فَصْلَ فِي الْوِتْرِ. [548]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر میں (سلام کا) کوئی فاصلہ نہیں۔

5: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: "كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ." [549]

---

[547] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج1 ص608 رقم الحدیث 1181

[548] جامع المسانید للخوارزمی: ج1 ص402 رقم الحدیث 2225

[549] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج1 ص607 رقم الحدیث 1180

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

6: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَتْ أُمِّيَ لَيْلَةً لِتَبِيْتَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنْظُرَ كَيْفَ يُوْتِرُ، فَبَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُصَلِّيَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ وَأَرَادَ الْوِتْرَ، قَرَأَ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، وَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾، ثُمَّ قَعَدَ، ثُمَّ قَامَ، وَلَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِالسَّلَامِ، ثُمَّ قَرَأَ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○﴾ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَنَتَ، فَدَعَا مِمَّا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ. [550]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو بھیجا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر رات گزاریں اور دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کس طرح پڑھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گزاری۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں جتنا اللہ کو منظور ہوا نماز پڑھی۔ جب رات کا آخری حصہ ہوا آپ علیہ السلام نے وتر پڑھنے کا ارادہ کیا تو پہلی رکعت میں سورت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور دوسری رکعت میں سورت ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھی پھر قعدہ کیا۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو گئے اور تیسری رکعت میں سورت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی، دعائے قنوت پڑھی اور جو اللہ کو منظور تھا دعائیں کیں، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔

وتر کی دوسری رکعت میں تشہد:

وتر رات کی نماز ہے، عام نمازوں کی طرح اس میں بھی دو رکعت پر تشہد کیا جاتا ہے۔ دو رکعت کے بعد تشہد کرنا درج ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

---

[550] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر: ص934 رقم الترجمۃ 742

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِـ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾... وَكَانَ يَقُوْلُ: فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ. [551]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر سے نماز شروع کرتے جبکہ قرأت کو "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت میں التحیات (تشہد) ہے۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ فَقَالَ: إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ. الخ [552]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ جب دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو کیا کریں بجز اس کے کہ تسبیح کہیں، تکبیر کہیں، اپنے پروردگار کی تعریف کریں اور یہ کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سراپا بھلائی کی باتیں سکھلائی گئیں ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو یوں کہو: التحیات للہ (آخر تشہد تک)

3: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، تَشَهَّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. [553]

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (رات کی) نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعتوں میں تشہد ہے۔

---

[551] صحیح مسلم: رقم الحدیث 498، مصنف عبد الرزاق: ج2 ص134 باب من نسی التشہد، رقم الحدیث 3086، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص47 قَدْرُ كَمْ يَقْعُدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ رقم الحدیث 3040

[552] سنن النسائی: رقم الحدیث 1164

[553] جامع الترمذی: رقم الحدیث 385، المعجم الکبیر للطبرانی: ج8 ص26 رقم الحدیث 15154

فائدہ:

گزشتہ صفحات میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین گزر چکے ہیں جن میں وتر کو نماز مغرب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نماز مغرب میں دو رکعت کے بعد تشہد ہوتا ہے۔ لہٰذا نمازِ وتر میں بھی دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھا جائے گا۔

دعائے قنوت:

کتبِ احادیث میں دعائے قنوت کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ ان سب کا ماحصل اور قدر مشترک یہ الفاظ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ. إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ. [554]

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں، تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، تیری بہترین ثناء بیان کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، تیری طرف ہی دوڑتے ہیں، ہم تیری بندگی کے لئے حاضر ہوتے ہیں، تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

---

[554] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص177 باب القنوت فی الصلوٰۃ الفجر وغیرھا، رسالۃ ابن ابی زید القیروانی: ص29، کتاب الدعاء للطبرانی: ص237، مصنف عبد الرزاق: ج3 ص31 باب القنوت رقم الحدیث 4984، الحاوی الکبیر للماوردی: ج2 ص355، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص518 فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ مِنَ الدُّعَاءِ رقم الحدیث 6965، الشرح الکبیر للرافعی: ج4 ص250، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص210، 211 بَابُ دُعَاءِ الْقُنُوْتِ

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا:

1: عَاصِمٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ. قُلْتُ: قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ. فَقَالَ: كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا. [555]

ترجمہ: حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: قنوت پڑھا جاتا تھا۔ میں نے پوچھا: رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے کہا: رکوع سے پہلے۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: فلاں شخص نے مجھے آپ سے یہ روایت کی ہے کہ آپ نے کہا تھا: رکوع کے بعد۔ تو انہوں نے فرمایا: اس نے درست نہیں کہا (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی تھی۔

2: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ... وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. [556]

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے تھے.... اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

3: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. [557]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وتر میں رکوع کرنے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

---

[555] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1002

[556] سنن النسائی: رقم الحدیث 1700

[557] سنن الدار قطنی: ص 287 رقم الحدیث 1647، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج 4 ص 521، 522 فِي الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهُ رقم الحدیث 6984

4: عَنِ الْاَسْوَدِ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَفِي رِوَايَةٍ: بَعْدَ الْقِرَاءَةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. [558]

ترجمہ: حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ قراءت کے بعد رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے۔

5: عَن عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ ، وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. [559]

ترجمہ: حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا:

1: عَنْ أَبِي عَلِيٍّ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ بَيَّاعُ الْأَنْمَاطِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ: "كَانَ عُمَرُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوْتِ. [560]

ترجمہ: ابو علی جعفر بن میمون –جو قالین فروش تھے– سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر (بن خطاب) رضی اللہ عنہ قنوت کے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي اٰخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْوِتْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. [561]

---

[558] مختصر قیام اللیل للمروزی: ص318 باب القنوت قبل الرکوع، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4ص520 فِي الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهُ، رقم الحدیث6972

[559] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4ص521 فِي الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهُ، رقم الحدیث6983

[560] جزء رفع الیدین: ص146 الرقم162

[561] جزء رفع الیدین: ص146 الرقم163

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔ پھر رفع یدین کرتے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

3: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ. [562]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتر میں قنوت کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

4: كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي قُنُوْتِهٖ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. [563]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں دعاء قنوت کے لئے رفع یدین کرتے تھے۔

5: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: "تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَفِي التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ. [564]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) ابراہیم (بن یزید) نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سات جگہوں میں رفع یدین کیا جاتا ہے: ۱: نماز کے شروع میں، ۲: نمازِ وتر میں قنوت کے وقت، ۳: عیدین میں، ۴: حجر اسود کو سلام کے وقت، ۵: صفا و مروہ پر، ۶: مزدلفہ و عرفات میں اور ۷: دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت۔

6: علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی رحمہ اللہ (ت 587ھ) لکھتے ہیں:

وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهُ يُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فِي تَكْبِيْرِ الْقُنُوْتِ وَتَكْبِيْرَاتِ الْعِيْدَيْنِ. [565]

ترجمہ: فقہاء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیرات کے وقت رفع یدین کیا جائے۔

---

[562] مصنف ابن ابی شیبہ: ج4 ص531 باب فی رفع الیدین فی قنوت الوتر، رقم الحدیث 7027

[563] مختصر قیام اللیل للمروزی: ص230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج3 ص41 بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْقُنُوْتِ، مختصر کتاب الوتر للمقریزی: ص139 باب رفع الایدی عند القنوت

[564] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص417 باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت

[565] بدائع الصنائع للکاسانی: ج1 ص484 رفع الیدین فی الصلوٰۃ

نمازِ جمعہ

فرضیتِ جمعہ:

جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنا فرض عین ہے۔ مریض، مسافر، عورت، بچے، غلام اور مجنون کے علاوہ باقی لوگوں پر نماز جمعہ میں شریک ہونا ضروری ہے ورنہ سخت گنہگار ہوں گے۔

1: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيْضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ. [566]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔ پس جو شخص کھیل کود اور تجارت میں مشغول رہ کر اس سے غافل رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹالے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے قابل ذات ہے۔

2: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقُ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ. [567]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں، فرمایا: میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کو ان کے گھروں میں آگ لگادوں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔

---

[566] سنن الدار قطنی: ص273 رقم الحدیث 1560، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج3 ص184 باب من لا تلزمہ الجمعۃ

[567] صحیح مسلم: رقم الحدیث 625

آدابِ جمعہ:

1: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. [568]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جب کوئی جمعہ کے لئے آئے تو اس کو غسل کر لینا چاہیے۔

2: عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ. [569]

ترجمہ حضرت سمرہ (بن جندب) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ افضل کام ہے۔

فائدہ:

حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی رحمہ اللہ (ت 855ھ) فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سات صحابہ سے مروی ہے:

(1) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (2) حضرت انس رضی اللہ عنہ (3) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (5) حضرت جابر رضی اللہ عنہ (6) عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ (7) ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ [570]

---

[568] صحیح مسلم: رقم الحدیث 844

[569] جامع الترمذی: رقم الحدیث 497، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 354

[570] عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی: ج 4 ص 642 باب وضوء الصبیان ومتیٰ یجب علیھم الغسل الخ

3: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. [571]

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسبِ استطاعت خوب پاکی حاصل کرے، اور تیل یا گھر میں میسر خوشبو لگائے، پھر (نماز جمعہ) کے لئے نکلے، (وہاں جاکر) دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے (یعنی دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے)، پھر جتنی نماز اس کے لیے مقدر ہو پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے تو اس (جمعہ) سے اگلے جمعہ تک کے (درمیان کے) تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

4: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: "مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ". [572]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! یہ دن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے خوشی کا دن بنایا ہے۔ لہٰذا اس دن میں غسل کیا کرو اور مسواک ضرور استعمال کیا کرو۔

جمعہ کی دو اذانیں:

جمعہ کے دن دو اذانیں دی جائیں۔ پہلی اذان خطبہ سے اتنی دیر پہلے ہونی چاہیے کہ لوگ مسجد میں آکر

---

[571] صحیح البخاری: رقم الحدیث 883

[572] المعجم الکبیر للطبرانی: ج11 ص97 رقم الحدیث 136 قطعۃ من المفقود، المعجم الاوسط للطبرانی: ج2 ص325 رقم الحدیث 3433

اطمینان سے سنتیں پڑھ سکیں اور دوسری اذان عربی خطبہ سے پہلے دی جائے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَثُرُوْا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ. [573]

ترجمہ امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اور اذان دینے کا حکم دیا۔ یہ اذان مقام زوراء پر دی جاتی تھی۔ پھر اسی پر عمل جاری رہا۔

جمعہ کی رکعات:

4سنت 2فرض 4سنت 2سنت

1: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [574]

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کی نماز دو رکعت ہے، عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے، عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے، سفر کی نماز بھی دو رکعت ہے جو پوری نماز ہے بغیر کسی کمی

---

[573] صحیح البخاری: رقم الحدیث 916

[574] سنن النسائی: رقم الحدیث 1421، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1063، المعجم الاوسط للطبرانی: ج2 ص180 رقم 2943

کے (یعنی اس میں پوری نماز کا اجر و ثواب ملتا ہے)، یہ سب کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ثابت ہے۔

فائدہ: اس سے جمعہ کے دو فرض ثابت ہوئے۔

2: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا. [575]

ترجمہ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

3: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا. [576]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

4: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا. [577]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ چھ رکعت پڑھے۔

5: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا. [578]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

---

[575] المعجم الاوسط للطبرانی: ج3 ص91 رقم 3959، نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ للزیلعی: ج2 ص206 باب صلاۃ الجمعۃ

[576] جامع الترمذی: رقم الحدیث 523، مصنف عبد الرزاق: ج3 ص131 باب الصلوٰۃ قبل الجمعۃ وبعدھا، رقم الحدیث 5541

[577] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص234 باب التطوع بعد الجمعۃ کیف ھو؟

[578] صحیح مسلم: رقم الحدیث 881

6: عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ. [579]

ترجمہ: حضرت سالم (بن عبد اللہ) اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ نمبر 1: مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چھ رکعت پڑھے۔ ان چھ میں سے پہلے چار رکعت پڑھے اور اس کے بعد دو رکعت۔

فائدہ نمبر 2: احادیثِ مبارکہ میں جمعہ کے بعد نفل نماز کو نہ تو لازم قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی مخصوص مقدار متعین کی گئی ہے۔ اس لیے جو شخص جتنی چاہے نفل نماز پڑھ سکتا ہے، یہ اس کی رغبت، وقت اور استطاعت پر منحصر ہے۔ بالفاظِ دیگر نوافل کا جمعہ سے کوئی ایسا اختصاص نہیں کہ انہیں لازم اور ضروری سمجھا جائے۔

خطبہ جمعہ کا طریقہ و ترتیب:

جمعہ کے دن امام منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے دیتا ہے۔ ان دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ، كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ، أُرَاهُ (قَالَ) الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ. [580]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے۔ جب منبر پر چڑھتے تو اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے، اس کے بعد کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔

---

[579] صحیح مسلم: رقم الحدیث 882

[580] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1092، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1103

خطبہ جمعہ میں اختصار کو ملحوظ رکھنا:

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقْصَارِ الْخُطَبِ. [581]

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مختصر خطبے پڑھنے کا حکم دیا۔

خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا:

خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

اس کی بہت سی وجوہات ہیں:

(1) خطبہ جمعہ درحقیقت "ذکر اللہ" ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [582]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

علامہ حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی الحنفی رحمہ اللہ (ت710ھ) لکھتے ہیں:

﴿إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ أَيْ إِلَى الْخُطْبَةِ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ. [583]

ترجمہ: اللہ کے فرمان ﴿اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ سے جمہور مفسرین کے ہاں "خطبہ" مراد ہے۔

اسی طرح حدیث مبارک میں ہے:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

---

[581] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج1 ص584 رقم1105

[582] سورۃ الجمعۃ:9

[583] مدارک التنزیل وحقائق التاویل للنسفی: ج3 ص482 تحت قولہ تعالیٰ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ﴾ سورۃ الجمعۃ:9

وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ. [584]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنے والوں کے نام ایک ایک کر کے لکھتے ہیں، جو پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے لکھتے ہیں۔ جمعہ کے لیے جلدی آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ کے راستے میں ایک اونٹ صدقہ کرتا ہے، پھر جو اس کے بعد آتا ہے اس کی مثال گائے صدقہ کرنے والے کی ہے، پھر مینڈھا، پھر مرغی، اور پھر انڈا۔ جب امام (خطبہ دینے کے لیے) باہر آتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سننے لگتے ہیں۔

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ خطبہ دراصل "ذکر اللہ" ہے۔ تو جس طرح ثناء، تعوذ، تسمیع، تحمید، التحیات وغیرہ ذکر اللہ ہیں اور عربی زبان ہی میں پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح خطبہ کے لئے بھی عربی زبان کا ہونا ضروری ہے۔

(2) عربی زبان میں خطبہ جمعہ پر ہمیشگی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عربی زبان میں خطبہ جمعہ پر مواظبت اور ہمیشگی ثابت ہے۔ حالانکہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں عجمی لوگ بھی موجود ہوتے تھے جن کو تبلیغ دین ضرورت بھی تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی خطبے پر اکتفاء فرمایا۔ اسی طرح حضرات خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ادوار میں اسلام جب جزیرہ عرب سے نکل کر دیگر عجم علاقوں میں پھیلا، لوگ عربی زبان سے ناآشنا تھے لیکن خطبہ جمعہ عربی میں ہی پڑھا گیا۔ عربی خطبہ پر امت مسلمہ کا توارث و تعامل واضح دلیل ہے کہ خطبہ صرف عربی زبان ہی میں ہونا چاہیے۔

---

[584] صحیح البخاری: رقم الحدیث 929، صحیح مسلم: رقم الحدیث 850

(3) اکابر فقہاء وسلف صالحین کی تصریحات:

امت مسلمہ کے اکابر فقہاء وسلف صالحین کی تصریحات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے لئے عربی زبان کا ہونا ضروری ہے۔

۱: امام ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی القزوینی رحمہ اللہ (ت623ھ) فرماتے ہیں:

وَهَلْ يُشْتَرَطُ كَوْنُ الْخُطْبَةِ كُلُّهَا بِالْعَرَبِيَّةِ؟ وَجْهَانِ : الصَّحِيْحُ اشْتِرَاطُهُ. [585]

ترجمہ: کیا سارے خطبہ کا عربی میں ہونا شرط ہے؟ اس میں دو آراء ہیں، صحیح یہ ہے کہ عربی میں ہونا شرط ہے۔

۲: علامہ محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) فرماتے ہیں:

وَيُشْتَرَطُ كَوْنُهَا بِالْعَرَبِيَّةِ. [586]

ترجمہ: خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا شرط ہے۔

۳: شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا بن محمد الانصاری الشافعی رحمہ اللہ (ت926ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ شُرُوْطِهَا مَا سَبَقَ وَهُوَ كَوْنُهَا بِالْعَرَبِيَّةِ. [587]

ترجمہ: شرائط میں سے ایک شرط جو پیچھے مذکور ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خطبہ عربی زبان میں ہو۔

۴: امام الہند شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث دہلوی رحمہ اللہ (ت1176ھ) فرماتے ہیں:

وعربی بودن نیز بجہت عمل مستمر مسلمین در مشارق ومغارب باوجود آنکہ در بسیارے از اقالیم مخاطباں عجمی بودند. [588]

---

[585] اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین للزبیدی: ج3 ص226 باب شروط الجمعۃ

[586] کتاب الاذکار للنووی: ج1 ص279 کتاب حمد اللہ تعالیٰ

[587] اسنی المطالب فی شرح روض الطالب: ج1 ص258

[588] مصفیٰ شرح موطا للشاہ ولی اللہ: ص153 باب التشدید علی من ترک الجمعۃ بغیر عذر

ترجمہ: خطبہ کا عربی زبان میں ہونا، کیونکہ مسلمانوں کا مشرق و مغرب میں ہمیشہ کا عمل یہی رہا ہے (یعنی خطبہ کا عربی میں پڑھنے کا) باوجود یکہ بہت سارے ممالک میں ان کے مخاطب عجمی لوگ تھے۔

۵: عمدۃ المتأخرین علامہ ابو الحسنات عبد الحئ لکھنوی رحمہ اللہ (ت 1304ھ) فرماتے ہیں:

لَا شَكَّ فِيْ أَنَّ الْخُطْبَةَ بِغَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ خِلَافُ السُّنَّةِ الْمُتَوَارَثَةِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحَابَةِ فَيَكُوْنُ مَكْرُوْهًا تَحْرِيْمًا. [589]

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں خطبہ دینا اس سنت کے خلاف ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر چلی آرہی ہے۔ لہٰذا (غیر عربی میں خطبہ دینا) مکروہ تحریمی ہو گا۔

خطبہ کے وقت نماز و کلام کا ممنوع ہونا:

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَاةَ وَلَا كَلَامَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْإِمَامُ. [590]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام (خطبہ و نماز سے) فارغ ہو جائے۔

2: عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَانَ نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُؤْذِي أَحَدًا فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْإِمَامَ خَرَجَ صَلّٰى مَا بَدَا لَهُ وَإِنْ وَجَدَ الْإِمَامَ قَدْ خَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ حَتّٰى

---

[589] عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایۃ للکھنوی: ج 1 ص 242 کتاب الصلاۃ باب الجمعۃ

[590] مجمع الزوائد للہیثمی: ج 2 ص 407 رقم الحدیث 3120

يَقْضِيَ الْإِمَامُ جُمُعَتَهُ وَكَلَامَهُ إِنْ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ ذُنُوبُهُ كُلُّهَا أَنْ تَكُونَ كَفَّارَةً لِلْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا. [591]

ترجمہ: عطاء خراسانی رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت نُبَیشَہ ہُذَلِی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب مسلمان جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، پھر مسجد کی طرف آتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں دیتا، اگر امام (خطیب) کو نہیں پاتا تو جتنی چاہے نفل نماز پڑھتا ہے، اور اگر امام نکل چکا ہو (یعنی خطبہ شروع ہو چکا ہو) تو بیٹھ جاتا ہے اور خطبہ سنتا اور خاموشی اختیار کرتا ہے، یہاں تک کہ امام اپنی جمعہ کی نماز اور گفتگو مکمل کر لے تو اگر اُس کی اِس جمعہ میں مغفرت نہ ہو، تو (پھر بھی) یہ جمعہ اُس کے پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

خطبہ جمعہ سے پہلے وعظ و نصیحت (تقریر) کرنا:

1: عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَخْرُجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَقْبِضُ عَلَى رُمَّانَتَيِ الْمِنْبَرِ قَائِمًا وَيَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ رَسُولُ اللهِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَا يَزَالُ يُحَدِّثُ حَتَّى إِذَا سَمِعَ فَتْحَ بَابِ الْمَقْصُورَةِ لِخُرُوجِ الْإِمَامِ لِلصَّلَاةِ جَلَسَ. [592]

ترجمہ: عاصم بن محمد اپنے والد (محمد بن زید بن عبد اللہ رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن (مسجد میں) تشریف لاتے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ منبر کے دونوں طرف لگے ہوئے گول دستوں (جن پر ہاتھ رکھ کر خطیب کھڑا ہوتا ہے) کو پکڑ کر کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: "ہم سے ابو القاسم رسول اللہ سچے اور تصدیق شدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔" پھر وہ مسلسل حدیثیں بیان کرتے رہتے یہاں تک کہ جب امام کے نماز کے لیے نکلنے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنتے تو بیٹھ جاتے۔

---

[591] مسند احمد: ج15 ص300 رقم الحدیث 20599، غایۃ المقصد فی زوائد المسند للہیثمی: ج1 ص1154

[592] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج4 ص653 رقم الحدیث 6229

2: عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى خَرَجَ الْإِمَامُ. [593]

ترجمہ: حضرت ابو الزاہریہ (حُدَیر بن کُرَیب) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ ہمیں احادیث سناتے رہے یہاں تک کہ امام (نماز کے لیے) تشریف لائے۔

3: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ تَمِيْمَ الدَّارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْقَصَصِ سِنِيْنَ، فَأَبٰى أَنْ يَأْذَنَ لَهُ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ، قَالَ لَهُ: مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ، وَاٰمُرُهُمْ بِالْخَيْرِ، وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الشَّرِّ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ذَاكَ الرِّبْحُ، ثُمَّ قَالَ: عِظْ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فِي الْجُمُعَةِ. [594]

ترجمہ: حُمَید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سال تک قصص سنانے (یعنی وعظ و نصیحت کرنے) کی اجازت مانگی، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت نہ دی۔ پھر انہوں نے صرف ایک دن اس کی اجازت مانگی۔ جب انہوں نے بہت زیادہ اصرار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیا کہتے ہو (یعنی قصص میں کیا بیان کروگے)؟ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں لوگوں کو قرآن پڑھ کر سناؤں گا، نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے روکوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی تو نفع کا سودا ہے! پھر فرمایا: جب میں جمعہ (کی نماز) کے لیے نکلوں تو اس سے پہلے تم لوگوں کو نصیحت کیا کرو۔

---

[593] المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج1 ص582 رقم الحدیث 1100

[594] تاریخ دمشق: ج11 ص80 تحت ترجمۃ تمیم بن اوس بن خارجۃ

عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہوں تو دونوں کی ادائیگی کا ضروری ہونا:

(1): جمعہ کی فرضیت نصِ قطعی سے ثابت ہے اور بلا عذر جمعہ ترک کرنے پر سخت وعید بیان کی گئی ہے۔

۱: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۹)﴾ [595]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

۲: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيْضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ. [596]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔ پس جو شخص کھیل کود اور تجارت میں مشغول رہ کر اس سے غافل رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے قابل ذات ہے۔

۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ. [597]

---

[595] سورۃ الجمعۃ:9

[596] سنن الدار قطنی: ص273 رقم الحدیث 1560، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج3 ص184 باب من لا تلزمہ الجمعۃ

[597] صحیح مسلم: رقم الحدیث 652

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں، فرمایا: میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کو ان کے گھروں میں آگ لگادوں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔

استدلال: اس آیت و روایات میں مسلمانوں پر جمعہ کو فرض قرار دیا گیا ہے اور بلا عذر چھوڑنے پر سخت وعید کی گئی ہے۔ آیت میں چونکہ فرضیت جمعہ کا عموم ہے اور یہ عموم قطعی ہے اس لیے اس کا حکم عید و غیر عید تمام ایام کے لیے عام ہو گا۔

امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر القرطبی المالکی رحمہ اللہ (ت 463ھ) لکھتے ہیں:

لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ وَلَمْ يَخُصَّ يَوْمَ عِيْدٍ مِنْ غَيْرِهٖ. [598]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو" اس میں عید کے دن کی کوئی تخصیص نہیں کی (کہ اس دن جمعہ میں اختیار ہو کہ پڑھو یا چھوڑ دو)

اس قطعی عموم کو ختم کرنے لیے دلیل ایسی دی جائے جو اس درجہ قطعی ہو لیکن ذخیرہ احادیث میں ایسی قطعی دلیل نہیں جو اس عموم کو ختم کر سکے۔ اس لیے عید والے دن جمعہ ہو تب بھی پڑھنا فرض ہے۔

(2): عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ. [599]

---

[598] التمہید لابن عبد البر: ج4 ص401 تحت الحدیث: الواحد والاربعون

[599] صحیح مسلم: رقم الحدیث 878، سنن النسائی: رقم الحدیث 1569

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں اور جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔ جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ عید اور جمعہ جس دن اکٹھا ہو جائے تو آپ کا طریقہ دونوں نمازوں کی ادائیگی کا تھا۔

(3): إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ صَلَّى فِي أَوَّلِ النَّهَارِ الْعِيْدَ، وَصَلَّى فِي اٰخِرِ النَّهَارِ الْجُمُعَةَ. [600]

ترجمہ: جس دن عید اور جمعہ ایک ہی دن جمع ہو جاتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ دن کے اول حصہ میں عید اور دوسرے حصہ میں جمعہ پڑھتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد ہیں۔ عید اور جمعہ ایک دن جمع ہونے کے باوجود ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا فرما رہے ہیں اور یہ ادائیگی بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کی موجودگی میں تھی۔ یہ دلیل ہے کہ ایک کی وجہ سے دوسرے کو ترک نہیں کیا جا سکتا بلکہ دونوں کی ادائیگی اپنے اپنے وقت میں کرنا ضروری ہے۔

(4): نماز عید "تطوع" (فرائض سے الگ ایک عبادت) ہے اور نماز جمعہ "فرض" ہے۔ تطوع کی وجہ سے فرض کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔

علامہ ابو محمد علی بن احمد ابن حزم الاندلسی القرطبی الظاہری رحمہ اللہ (ت 456ھ) لکھتے ہیں:

اَلْجُمُعَةُ فَرْضٌ، وَالْعِيْدُ تَطَوُّعٌ، وَالتَّطَوُّعُ لَا يُسْقِطُ الْفَرْضَ. [601]

ترجمہ: جمعہ فرض ہے اور عید تطوع ہے اور تطوع فرض کو ساقط نہیں کرتا۔

---

[600] مصنف عبد الرزاق: ج 3 ص 177 باب اجتماع العیدین رقم الحدیث 5750

[601] المحلی بالآثار لابن حزم: ج 3 ص 304 رقم المسئلۃ 547

بیس رکعات تراویح

قیامِ رمضان (تراویح) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت فرمایا۔ اسی پر حضرات خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ مجتہدین اور حضرات مشائخ رحمہم اللہ عمل پیرا رہے۔ بلادِ اسلامیہ میں چودہ سو سال سے اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور امت کا اسی پر اجماع ہے۔

آپ ﷺ کا مبارک عمل:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان بیس رکعات فرمایا کرتے تھے۔

1: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ. [602]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

2: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ، فَصَلَّى النَّاسَ أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ. [603]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کی ایک رات تشریف لائے تو لوگوں کو چار (فرض)، بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھائے۔

---

[602] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص225 كَمْ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7774، المعجم الکبیر للطبرانی: ج5 ص433 رقم الحدیث 11934، المنتخب من مسند عبد بن حمید: ص218 رقم 653، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص496 باب مَا رُوِيَ فِي عَدَدِ رَكَعَاتِ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

[603] تاریخ جرجان للسھمی: ص142 تحت ترجمۃ ابی الحسن علی بن محمد جرجانی، طبع دار الکتب العلمیۃ

3: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

وَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَيْوَيْه ، عَنِ ابْنِ الْمُجَلِّدِ، وَزَادَ :وَاَوْتَرَ بِثَلَاثٍ.[604]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی ایک شب تشریف لائے اور لوگوں کو چوبیس رکعات (چار رکعات فرض، بیس تراویح) پڑھائیں۔ راویِ حدیث امام ابن حیویہ نے امام ابن المُجَلَّد کے حوالہ سے (اس روایت میں) تین رکعات وتر کا اضافہ نقل کیا ہے۔

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل:

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے دور مبارک میں تراویح بیس رکعات ہی پڑھی جاتی رہی ہیں۔

1: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

1: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: "أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ. فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ وَلَا يُحْسِنُوْنَ أَنْ يَقْرَءُوْا، فَلَوْ قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ عَلَيْهِمْ بِاللَّيْلِ. فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هٰذَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنَّهٗ أَحْسَنُ فَصَلّٰى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً".[605]

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں رمضان المبارک کی رات میں نماز (تراویح) پڑھاؤں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور (رات میں قرآن کی) قراءت اچھی طرح نہیں کر سکتے۔ اگر آپ رات کو (تراویح میں) قرآن مجید کی

---

[604] مشیخۃ البغدادیۃ لابی طاہر السِلَفی: ص122، مخطوط

[605] اتحاف الخیرۃ المہرۃ للبوصیری: ج2 ص424 باب في قیام رمضان رقم الحدیث2390

تلاوت کریں تو اچھا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! یہ تلاوت کا طریقہ پہلے نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن یہ طریقہ تلاوت اچھا ہے۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعات (نماز تراویح) پڑھائی۔

2: عَنْ يَزِيْدِ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَاِنْ كَانُوْا لَيَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِيْنِ مِنَ الْقُرْاٰنِ. [606]

ترجمہ: یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین حضرات رحمہم اللہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان المبارک کے مہینہ میں بیس رکعات (نماز تراویح) پڑھتے تھے اور قرآن مجید کی سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے۔

3: رَوٰى مَالِكٌ مِنْ طَرِيْقِ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [607]

ترجمہ: امام مالک رحمہ اللہ نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ (عہد فاروقی میں) بیس رکعت (تراویح) تھیں۔

4: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [608]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) پڑھتے تھے۔

---

[606] مسند ابن الجعد: ص413 رقم الحدیث 2825، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ج2 ص305 باب قیام رمضان رقم الحدیث 1365، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص496 باب مَا رُوِيَ فِي عَدَدِ رَكَعَاتِ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

[607] فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: ج4 ص321 باب فضل من قام رمضان، نیل الاوطار للشوکانی: ج3 ص57 باب صلاۃ التراویح

[608] مختصر قیام اللیل للمروزی: ص220 باب عدد الرکعات التی یقوم بھا الامام للناس فی رمضان

5: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [609]

ترجمہ: یزید بن رومان کہتے ہیں کہ لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تئیس رکعتیں پڑھتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر)

6: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [610]

ترجمہ: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت (تراویح) پڑھائے۔

7: عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [611]

ترجمہ: حضرت حسن (بصری) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کی امامت پر جمع فرمایا۔ وہ لوگوں کو بیس رکعت (نماز تراویح) پڑھاتے تھے۔

2: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تھیں۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ شَهْرِ

---

[609] المؤطا للامام مالک: ص142 ماجاء فی قیام رمضان، رقم الحدیث 303

[610] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص223 كَمْ يُصَلِّيْ فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7764

[611] سنن ابی داؤد: ج1 ص211 باب القنوت فی الوتر، طبع اسلامی کتب خانہ لاہور، سیر اعلام النبلاء للذھبی: ج3 ص176، 177 رقم الترجمۃ 223

رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. قَالَ: وَ كَانُوْا لَيَقْرَؤُوْنَ بِالْمِئِيْنِ وَكَانُوْا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلٰى عَصِيِّهِمْ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ. [612]

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باجماعت) بیس رکعت (تراویح) پڑھا کرتے تھے اور قاری صاحب سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے۔

3: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں۔

1: رَوَى الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَمَرَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْقِيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً يُّسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُرَاوِحَ مَا بَيْنَ كُلِّ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ فَيَرْجِعُ ذُوالْحَاجَةِ وَيَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ وَاَنْ يُّوْتِرَ بِهِمْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ حِيْنَ الِانْصِرَافِ. [613]

ترجمہ: امام زید بن علی الہاشمی رحمہ اللہ اپنے (والد امام زین العابدین رحمہ اللہ) سے، وہ اپنے والد (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو حکم دیا جو لوگوں کو رمضان المبارک کے مہینہ میں نماز (تراویح) پڑھاتا تھا کہ وہ ان کو بیس رکعات (نماز تراویح) پڑھائے! ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرے اور ہر چار رکعتوں کے درمیان آرام کے لیے کچھ دیر وقفہ کرے تاکہ قضائے حاجت کے لیے جانے والا واپس آسکے، وضو کرنے والا وضو کرسکے اور یہ بھی حکم فرماتے تھے کہ (تراویح کے اختتام کے وقت) واپسی

---

[612] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص496 باب مَا رُوِيَ فِيْ عَدَدِ رَكَعَاتِ الْقِيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

[613] مسند الامام زید: ص139 باب القیام فی شھر رمضان

پر ان کو وتر کی نماز بھی پڑھائے۔

2: عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَعَا الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُوْتِرُ بِهِمْ. [614]

ترجمہ: ابو عبد الرحمٰن السلمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا۔ پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت (تراویح) پڑھایا کرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

3: عَنِ أَبِي الْحَسْنَاءِ : أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [615]

ترجمہ: ابو الحسناء سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت (نمازِ تراویح) پڑھائے۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل:

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہ اللہ سے بھی بیس رکعت تراویح ہی منقول ہے۔ ذیل میں چند شخصیات کا عمل پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بیس رکعت تراویح پڑھی یا پڑھائی ہیں۔

1: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

---

[614] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص496 باب مَا رُوِيَ فِي عَدَدِ رَكَعَاتِ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

[615] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص223 كَمْ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7763، الجوہر النقی علی السنن الکبریٰ للبیہقی لابن الترکمانی: ج2 ص497 باب مَا رُوِيَ فِي عَدَدِ رَكَعَاتِ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

فَيَنْصَرِفُ وَ عَلَيْهِ لَيْلٌ. قَالَ الْاَعْمَشُ: كَانَ يُصَلِّيْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. [616]

ترجمہ: حضرت زید بن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں ہمیں نماز (تراویح) پڑھاتے اور جب گھر کو لوٹتے تو رات ابھی باقی ہوتی تھی۔ اس روایت کے راوی امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ بیس رکعات (نمازِ تراویح) اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

2: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : كَانَ أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. [617]

ترجمہ: عبد العزیز بن رُفیع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رمضان کے مہینہ میں لوگوں کو بیس رکعات (تراویح) اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

3: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ. [618]

ترجمہ: حضرت عطاء (بن ابی رباح المکی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں (صحابہ و تابعین) کو بیس رکعات (تراویح) اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے۔

4: امام ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رَحِمَهُ اللهُ: أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِيْ رَمَضَانَ. [619]

---

[616] مختصر قیام اللیل للمروزی: ص220 باب عدد الرکعات التی یقوم بھا الامام للناس فی رمضان

[617] مصنف ابن ابی شیبہ: ج5 ص224 بَابُ كَمْ يُصَلِّيْ فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7766

[618] مصنف ابن ابی شیبہ: ج5 ص224 بَابُ كَمْ يُصَلِّيْ فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7770

[619] کتاب الآثار بروایۃ ابی یوسف القاضی: ص41 باب السھو، رقم الحدیث 211

ترجمہ: امام ابراہیم النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ) رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعات) پڑھتے تھے۔

5: سیدنا شتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ. [620]

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھاتے تھے۔

6: سیدنا ابو البختری رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ. [621]

ترجمہ: ابو البختری رحمہ اللہ رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعات) اور تین وتر پڑھتے تھے۔

7: سیدنا سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْخَصِيبِ قَالَ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ ؛ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [622]

ترجمہ: جعفر بن عون سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہمیں ابو الخَصِیب (زیاد بن عبد الرحمٰن) نے بتایا کہ حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ ہمیں رمضان میں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت (نمازِ تراویح) پڑھاتے تھے۔

8: سیدنا ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [623]

---

[620] مصنف ابن ابی شیبہ: ج5 ص222 بَابُ كَمْ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7762

[621] مصنف ابن ابی شیبہ: ج5 ص224 بَابُ كَمْ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7768

[622] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص496 باب مَا رُوِيَ فِي عَدَدِ رَكَعَاتِ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

[623] مصنف ابن ابی شیبہ: ج5 ص223 بَابُ كَمْ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7765

ترجمہ: نافع بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعت (تراویح) پڑھاتے تھے۔

9: سیدنا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَؤُمُّنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَكَانَ يَقْرَأُ بِالْقِرَاءَتَيْنِ جَمِيعًا، يَقْرَأُ لَيْلَةً بِقِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَكَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ. [624]

ترجمہ: اسماعیل بن عبد المالک فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رمضان کے مہینے میں ہماری امامت کرواتے تھے۔ آپ دونوں قراءتیں پڑھتے تھے۔ ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت (اور دوسری رات حضرت عثمان کی قراءت) آپ رحمہ اللہ پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھاتے تھے۔

10: سیدنا علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ. [625]

ترجمہ: حضرت سعید بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعات) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

11: سیدنا حارث رحمۃ اللہ علیہ

عَنِ الْحَارِثِ رَحِمَهُ اللهُ: أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ. [626]

---

[624] مصنف عبد الرزاق: ج4 ص204 باب قیام رمضان، رقم الحدیث 7779

[625] مصنف ابن ابی شیبہ: ج5 ص224 بَابُ كَمْ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7772

[626] مصنف ابن ابی شیبہ: ج5 ص224 بَابُ كَمْ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ رقم الحدیث 7767

ترجمہ: حضرت حارث رحمہ اللہ لوگوں کو رمضان کی راتوں میں بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

12: شاگردانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر، سعید بن ابی الحسن اور عمران العبدی رحمہم اللہ یہ تینوں حضرات؛ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ یہ تینوں بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔

يُوْنُسُ رَحِمَهُ اللهُ : أَدْرَكْتُ مَسْجِدَ الْجَامِعِ قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الْأَشْعَثِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ وَعِمْرَانُ الْعَبْدِيُّ؛ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ خَمْسَ تَرَاوِيْحَ. [627]

ترجمہ: حضرت یونس (بن عبید) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابن الاشعث کے فتنہ سے پہلے جامع مسجد بصرہ میں دیکھا کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر، حضرت سعید بن ابی الحسن اور حضرت عمران عبدی رحمہم اللہ لوگوں کو پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھاتے تھے۔

اجماعِ امت اور بیس رکعت تراویح:

(1): علامہ ابو زکریا یحیی بن شرف نووی الشافعی رحمہ اللہ (ت 676ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ اَنَّ صَلَاةَ التَّرَاوِيْحِ سُنَّةٌ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً. [628]

ترجمہ: جان لیجیے کہ نماز تراویح باتفاق علماء سنت ہے اور یہ بیس رکعتیں ہیں۔

(2): ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1014ھ) فرماتے ہیں:

اَجْمَعَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَلٰى اَنَّ التَّرَاوِيْحَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً. [629]

ترجمہ: صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیس رکعت تراویح ہونے پر اجماع کیا ہے۔

---

[627] مختصر قیام اللیل للمروزی: ص 222 باب عدد الرکعات التی یقوم بھا الامام للناس فی رمضان

[628] کتاب الاذکار للنووی: ج 1 ص 421 باب اذکار صلاۃ التراویح

[629] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح لعلی القاری: ج 3 ص 346 باب قیام شھر رمضان

(3): ملا علی القاری رحمہ اللہ "شرح النُّقایۃ" میں لکھتے ہیں:

فَصَارَ اِجْمَاعًا لِمَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُقِيْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَعَلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. [630]

ترجمہ: پس (بیس رکعت پر) اجماع ہو گیا کیونکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں بیس رکعتیں پڑھتے تھے، ایسے ہی خلافت عثمان اور خلافت علی رضی اللہ عنہما میں بھی۔

(4): علامہ سید محمد بن محمد الحسینی الزبیدی المعروف مرتضیٰ الزبیدی رحمہ اللہ (ت 1205ھ) فرماتے ہیں:

وَبِالْاِجْمَاعِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ اَخَذَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالنَّوَوِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالْجُمْهُوْرُ وَاخْتَارَهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ. [631]

ترجمہ: اس اجماع کی وجہ سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا تھا، امام ابو حنیفہ، امام نووی، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ اور جمہور حضرات نے (بیس رکعت تراویح) کو اختیار کیا ہے اور یہی موقف علامہ ابن عبد البر نے بھی اختیار کیا ہے۔

(5): علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز بن احمد ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (ت 1252ھ) فرماتے ہیں:

(وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً) هُوَ قَوْلُ الْجُمْهُوْرِ وَعَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ شَرْقًا وَغَرْبًا. [632]

ترجمہ: بیس رکعت ہی جمہور کا قول ہے اور اسی پر مشرق و مغرب میں پوری امت کا عمل ہے۔

(6): استاذ المحدثین فقیہ النفس، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی (ت 1322ھ) "الحق الصریح" میں تحریر فرماتے ہیں:

---

[630] شرح النقایۃ لعلی القاری: ج 1 ص 342 فصل فی صلاۃ التراویح

[631] اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین للزبیدی: ج 3 ص 422 صلاۃ التراویح

[632] رد المحتار علی الدر المختار لابن عابدین الشامی: ج 2 ص 599 کتاب الصلاۃ مبحث صلاۃ التراویح

الحاصل ثبوت بست رکعت باجماعِ صحابہ درآخرِزمانِ عمر رضی اللہ عنہ ثابت شدہ پس سنت باشد وکسیکہ ازسنیّۃ آں انکار دارد خطاست.[633]

ترجمہ: خلاصہ یہ کہ بیس رکعات کا ثبوت اجماع صحابہ سے آخر عہد فاروقی میں ثابت شدہ ہے لہذا یہی سنت ہے اور جو شخص اس کے سنت ہونے کا انکار کرے وہ غلطی پر ہے۔

فائدہ: "الحق الصریح" قاسم العلوم والخیرات حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا رسالہ ہے جو تراویح سے متعلق دو تحریروں پر مشتمل ہے۔ پہلی تحریر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی ہے۔ دوسری تحریر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی ہے۔ درج بالا عبارت حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی تحریر سے نقل کی گئی ہے۔

حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کا موقف:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنتوں اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مقدس طریقوں کی حفاظت وتدوین جس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ حضرات ائمہ اربعہ نے فرمائی ہے یہ مقام امت میں کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ اسی لیے پوری امت ان ہی کی رہنمائی میں شریعتِ مطہرہ پر عمل کر رہی ہے، یہ تمام ائمہ بیس رکعات کے قائل تھے۔

1: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

امام اعظم فی الفقہاء امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بیس رکعات تراویح کے قائل ہیں۔

(1): امام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی قاضی خان الحنفی رحمہ اللہ (ت592ھ) لکھتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ: اَلْقِیَامُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةٌ .... کُلَّ لَیْلَةٍ سِوَی الْوِتْرِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً

---

[633] الحق الصریح فی اثبات التراویح: ص14، مقالات حجۃ الاسلام: ج4 ص343

خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ. [634]

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ (نعمان بن ثابت) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہر رات بیس رکعت یعنی پانچ ترویحے وتر کے علاوہ پڑھنا سنت ہے۔

(2): علامہ ابو الولید محمد بن احمد بن محمد ابن رشد القرطبی المالکی رحمہ اللہ (ت 595ھ) لکھتے ہیں:

"فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي اَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَدَاوٗدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ" [635]

ترجمہ: امام مالک رحمہ اللہ نے اپنے ایک قول میں اور امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داؤد رحمہم اللہ نے وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح کو اختیار فرمایا ہے۔

2: امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابو الولید محمد بن احمد بن محمد المعروف ابن رشد القرطبی المالکی (ت 595ھ) فرماتے ہیں:

"فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي اَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَدَاوٗدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ" [636]

ترجمہ: امام مالک رحمہ اللہ نے اپنے ایک قول میں اور امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داؤد رحمہم اللہ نے وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح کو اختیار فرمایا ہے۔

فائدہ: امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں تراویح ایک قول میں بیس رکعت اور ایک قول میں چھتیس رکعت ہیں، جن میں سے بیس رکعت تراویح اور سولہ نفل تھیں۔

---

[634] فتاویٰ قاضیخان: ج1 ص112 باب التراویح، فصل فی مقدار التراویح

[635] بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد لابن رشد: ج1 ص214 کتاب الصلاۃ الباب الخامس فی قیام رمضان

[636] بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد لابن رشد: ج1 ص214 کتاب الصلاۃ الباب الخامس فی قیام رمضان

3: امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ

اَلزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ: ... قَالَ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ عِشْرُوْنَ... وَكَذٰلِكَ يَقُوْمُوْنَ بِمَكَّةَ. [637]

ترجمہ: امام (ابو علی حسن بن محمد بن الصباح البغدادی) زعفرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں امام (محمد بن ادریس) الشافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بیس رکعت تراویح پسند ہے.... اسی طرح مکہ میں بھی بیس رکعت پڑھتے ہیں۔

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَهٰكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. [638]

ترجمہ: امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے پایا ہے۔

4: امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ المقدسی الحنبلی رحمہ اللہ (ت620ھ) لکھتے ہیں:

وَالْمُخْتَارُ عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ [اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ] رَحِمَهُ اللهُ فِيْهَا عِشْرُوْنَ رَكْعَةً. [639]

ترجمہ: مختار قول کے مطابق امام ابو عبد اللہ [احمد بن حنبل] رحمہ اللہ بیس رکعت کے قائل تھے۔

مشاہیر امت اور بیس رکعت تراویح:

امتِ مسلمہ میں جو مشاہیر گزرے ہیں ان کا عمل، اخلاق اور حسنِ کردار اس امت کے لیے قابل اتباع ہے۔ ان کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو وہ بھی بیس رکعت پر عمل پیرا نظر آتے ہیں جو یقیناً رشد و ہدایت کی دلیل ہے۔

(1): شیخ ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمہ اللہ (ت505ھ) فرماتے ہیں:

اَلتَّرَاوِيْحُ وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً وَكَيْفِيَّتُهَا مَشْهُوْرَةٌ وَهِيَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ. [640]

---

[637] مختصر قیام اللیل للمروزی: ص222 باب عدد الرکعات التی یقوم بھا الامام للناس فی رمضان

[638] جامع الترمذی: تحت رقم الحدیث 806

[639] المغنی لابن قدامۃ: ج2 ص366 کتاب الصلاۃ، باب الساعات التی نھی عن الصلاۃ فیھا

[640] احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص242، 243 صلاۃ التراویح

ترجمہ: تراویح بیس رکعات ہیں جن کا طریقہ مشہور ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہیں۔

(2): شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ جیلانی رحمہ اللہ (ت 561ھ) فرماتے ہیں:

وَصَلٰوۃُ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ... وَھِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً. [641]

ترجمہ: تراویح کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہ بیس رکعت ہے۔

(3): شیخ امام ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی الشافعی رحمہ اللہ (ت 973ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ التَّرَاوِیْحَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً. [642]

ترجمہ: تراویح رمضان المبارک میں بیس رکعت ہے۔

حرمین شریفین اور بیس رکعات تراویح:

اسلام کے دو مقدس حرم؛ حرمِ مکہ و حرمِ مدینہ میں چودہ سو سال سے بیس رکعت تراویح پڑھنا ثابت ہے بلکہ بیس رکعت ہی متوارث و متواتر عمل رہا ہے۔ اس پر بطورِ دلیل دو حوالہ جات پیش ہیں:

[1]: شیخ عطیہ سالم رحمہ اللہ (مدرس مسجد نبوی و سابق قاضی مدینہ منورہ) نے ایک کتاب "اَلتَّرَاوِیْحُ اَکْثَرَ مِنْ اَلْفِ عَامٍ" لکھی ہے۔ جس میں موصوف نے یہ ثابت کیا ہے کہ چودہ سو سالہ تاریخ میں نماز تراویح کی بیس رکعت متواتر عمل ہے۔

[2]: شیخ محمد علی صابونی رحمہ اللہ (استاذ کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیۃ، جامعہ ام القری مکہ مکرمہ) نے "اَلْھَدْیُ النَّبَوِیُّ الصَّحِیْحُ فِیْ صَلٰوۃِ التَّرَاوِیْحِ" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس میں عہد خلافت راشدہ سے لے کر عہد حکومت سعودیہ تک مکہ مکرمہ و مسجد حرام میں ہمیشہ بیس رکعات تراویح پڑھے جانے کا ثبوت دیا ہے۔

---

[641] الغنیۃ لطالبی طریق الحق للشیخ عبد القادر الجیلانی: ص 267، 268 مجلس فی فضائل شھر رمضان، فصل فی صلاۃ التراویح

[642] المیزان الکبریٰ للشعرانی: ج 1 ص 217 باب صلاۃ النوافل

تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کا حکم:

[1]: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَانَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ نَؤُمَّ النَّاسَ فِي الْمُصْحَفِ. [643]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں قرآن پاک دیکھ کر لوگوں کی امامت کرنے سے منع فرمایا۔

[2]: عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَّؤُمَّ الرَّجُلُ النَّاسَ بِاللَّيْلِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْمُصْحَفِ قَالَ: هُوَ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ الْكِتَابِ. [644]

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص رمضان کے مہینے میں قرآن میں دیکھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قرآن میں دیکھ کر نماز ادا کرنا یہ اہلِ کتاب کا طریقہ ہے۔

[3]: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْبَكْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَؤُمُّ قَوْمًا فِي مُصْحَفٍ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ. [645]

ترجمہ: حضرت سوید بن حنظلہ البکری رضی اللہ عنہ کا گزر ایک آدمی پر ہوا جو لوگوں کو قرآن مجید دیکھ کر نماز پڑھا رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنا پاؤں مارا۔

مطلب یہ ہے کہ اس امام کے اس فعل پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

نیز ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

---

[643] کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: ص711 باب ھل یؤم القرآن فی المصحف رقم الحدیث 747

[644] تاریخ بغداد للخطیب: ج7 ص208 رقم الترجمۃ 4744

[645] کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: ص715 باب ھل یؤم القرآن فی المصحف رقم الحدیث 761

وَنَحَّا الْمُصْحَفَ. [646]

کہ آپ (رضی اللہ عنہ) نے اس کا مصحف لے کر ایک طرف رکھ دیا۔

[4]: عَنْ مُجَاهِدٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ فِي الْمُصْحَفِ. [647]

ترجمہ: امام مجاہد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی امام بنے اور قرآن دیکھ کر نماز پڑھائے۔

تراویح میں قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے:

1: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ دَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِثَلَاثِ قُرَّاءَ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَأَمَرَ أَسْرَعَهُمْ قِرَاءَةً أَنْ يَقْرَأَ لِلنَّاسِ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً وَأَمَرَ أَوْسَطَهُمْ أَنْ يَقْرَأَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ وَأَمَرَ أَبْطَأَهُمْ أَنْ يَقْرَأَ لِلنَّاسِ عِشْرِيْنَ اٰيَةً. [648]

ترجمہ: حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین قراء کو بلایا اور ان کی قراءت سنی۔ تو تیز قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ (تراویح میں) لوگوں کو (ہر رکعت میں) تیس آیات پڑھائے۔ معمولی تیز پڑھنے والے کو پچیس آیات اور آہستہ پڑھنے والے کو بیس آیات پڑھنے کا حکم دیا۔

2: عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: مَنْ أَمَّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ فَلْيَأْخُذْ بِهِمُ الْيُسْرَ، فَإِنْ كَانَ بَطِيءَ الْقِرَاءَةِ فَلْيَخْتِمِ الْقُرْاٰنَ خَتْمَةً، وَإِنْ كَانَ قِرَاءَةً بَيْنَ ذٰلِكَ فَخَتْمَةً وَنِصْفًا، فَإِنْ كَانَ سَرِيْعَ الْقِرَاءَةِ فَمَرَّتَيْنِ. [649]

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں لوگوں کو نماز تراویح پڑھائے وہ ان سے

---

[646] کتاب المصاحف لابن ابی داؤد: ص715 باب ھل یؤم القرآن فی المصحف رقم الحدیث 762

[647] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص88 مَنْ كَرِهَهُ [ای الامامۃ بالقراءۃ فی المصحف] رقم الحدیث 7305

[648] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص497 بَابُ قَدْرِ قِرَاءَتِهِمْ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج5 ص220، 221 فِي صَلَاةِ رَمَضَانَ رقم الحدیث 7754

[649] مصنف ابن ابی شیبہ: ج5 ص222 فِي صَلَاةِ رَمَضَانَ رقم الحدیث 7761

آسانی کا معاملہ کرے۔ اگر اس کی قرأت آہستہ ہو تو ایک قرآن کریم کا ختم کرے، قرأت کی رفتار درمیانی ہو تو ڈیڑھ اور اگر تیز قرأت کر سکتا ہو تو پھر دوبار قرآن کا ختم کرے۔

3: وَعَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ خَتْمَةً؛ ثَلَاثِيْنَ فِي الْأَيَّامِ وَثَلَاثِيْنَ فِي اللَّيَالِيْ وَوَاحِدَةً فِي التَّرَاوِيْحِ. [650]

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رمضان مبارک میں اکسٹھ (61) قرآن مجید ختم کرتے تھے، تیس ختم دن میں، تیس ختم رات میں اور ایک ختم تراویح میں۔

4: علامہ علاء الدین محمد بن علی بن محمد الحصکفی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1088ھ) فرماتے ہیں:

(وَالْخَتْمُ) مَرَّةً سُنَّةٌ وَمَرَّتَيْنِ فَضِيْلَةٌ وَثَلَاثًا أَفْضَلُ (وَلَا يُتْرَكُ) الْخَتْمُ (لِكَسَلِ الْقَوْمِ) [651]

ترجمہ: تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت، دوبار فضیلت اور تین بار افضل ہے، قوم کی سستی کی وجہ سے چھوڑا نہ جائے۔

5: فتاویٰ ہندیہ (المعروف فتاویٰ عالمگیری) میں ہے:

اَلسُّنَّةُ فِي التَّرَاوِيْحِ إِنَّمَا هُوَ الْخَتْمُ مَرَّةً فَلَا يُتْرَكُ لِكَسَلِ الْقَوْمِ. [652]

ترجمہ: تراویح میں ایک بار ختم قرآن کرنا سنت ہے، لوگوں کی سستی کی وجہ سے اسے ترک نہ کیا جائے۔

---

[650] فتاویٰ قاضی خان: ج1 ص114 باب التراویح

[651] الدر المختار للحصکفی: ج2 ص601 کتاب الصلاۃ، مبحث صلاۃ التراویح

[652] الفتاویٰ الہندیۃ: ج1 ص130 فصل فی التراویح

نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. [653]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی (رحمہ اللہ) کی وفات کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر عید گاہ پہنچے، ان کی صف بندی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں۔

2: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَلتَّكْبِيْرَةُ الْأُوْلٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَنَاءٌ عَلَى اللهِ وَالثَّانِيَةُ صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ وَالرَّابِعَةُ تَسْلِيْمٌ. [654]

ترجمہ: امام (عامر بن شراحیل) شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میت کے جنازہ پر پہلی تکبیر کے بعد ثناء، دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

3: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: اَلْأُوْلٰى الثَّنَاءُ عَلَى اللهِ وَالثَّانِيَةُ صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ وَالرَّابِعَةُ سَلَامٌ تُسَلِّمُ. [655]

---

[653] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1333

[654] مصنف عبد الرزاق: ج3 ص316 باب القرأۃ والدعاء فی الصلاۃ علی المیت، رقم الحدیث 6462

[655] کتاب الآثار لابی حنیفۃ بروایۃ الامام محمد: ج1 ص252 باب الصلوۃ علی الجنازۃ رقم الحدیث 236

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد وثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، تیسری کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

1: ثناء پڑھنا

1: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. [656]

ترجمہ: حضرت ابو سعید (الخدری) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ" پڑھتے تھے۔

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ثناء میں "وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ" کے الفاظ بھی آئے ہیں:

إِنَّ مِنْ أَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. [657]

ترجمہ: بندے کا وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

ترجمہ ثناء: اے اللہ! تو شریکوں سے پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے، تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

2: درود شریف پڑھنا

جنازہ پڑھنے والے کو دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیے۔ افضل درود: درود ابراہیمی ہے۔ اگر

---

[656] سنن النسائی: رقم الحدیث 901

[657] مسند الفردوس لابی شجاع الدیلمی: ج1 ص214 رقم الحدیث 819

اس کے علاوہ کوئی اور درود پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں نماز جنازہ کے لیے لفظ بہ لفظ کوئی درود مقرر نہیں ہے۔

3: میت کے لیے دعا کرنا

بالغ میت کے لئے دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّيْنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِيْمَانِ. [658]

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے، ہمارے حاضر اور غائب کو بخش دے، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو بخش دے، ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے تو ایمان کی حالت میں موت دے۔

نابالغ میت کے لئے دعا:

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ... وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ. [659]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نابالغ کی نماز جنازہ ادا کی جائے اور اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْمَنْفُوْسِ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا. [660]

---

[658] جامع الترمذی: رقم الحدیث 1024، مصنف عبد الرزاق ج3 ص313 باب القرأۃ والدعاء فی الصلاۃ علی المیت رقم 6447

[659] مسند احمد بن حنبل: ج14 ص94 رقم الحدیث 18091

[660] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج4 ص10 بَابُ السِّقْطِ يُغْسَلُ وَيُكَفَّنُ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ الخ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ اس بچے پر نمازِ جنازہ پڑھتے تھے جو (زندہ پیدا ہو کر) فوت ہو جائے اور کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو، اور یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رَو، ذخیرہ اور ثواب کا سبب بنا دے۔

اسی طرح کے الفاظ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی منقول ہیں۔[661]

چونکہ حدیث میں کوئی خاص دعا مقرر نہیں کی گئی اور حضرات سلف صالحین سے بھی مختلف الفاظ مروی ہیں۔ اسی لئے فقہانے تمام روایات کے پیش نظر ایک جامع دعا ذکر فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا. [662]

ترجمہ: اے اللہ! اس بچہ کو ہمارا پیش رَو بنا دے اور اسے ہمارے لیے باعث اجر بنا، اسے ہمارے لئے سفارش کرنے والا بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

اگر نابالغ بچی کا جنازہ ہو تو اسی دعا میں "اِجْعَلْهُ" کی جگہ "اِجْعَلْهَا" اور "شَافِعًا وَمُشَفَّعًا" کی جگہ "شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً" کہے۔

فائدہ:

احادیث میں چونکہ مختلف دعائیں مروی ہیں اس لیے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر یہ دعائیں یاد نہ ہو تو جو چاہے دعا کر لے۔

فَإِنْ كَانَ لَا يُحْسِنُ يَأْتِي بِأَيِّ دُعَاءٍ شَاءَ. [663]

---

[661] صحیح البخاری: باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ

[662] الھدایۃ مع نصب الرأیۃ: ج2 ص279 فصل فی الصلاۃ علی المیت، المحیط البرہانی ج2 ص328 الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، کنز الدقائق للنسفی مع البحر الرائق لابن نجیم: ج2 ص322 فصل السلطان احق بصلاتہ

[663] الفتاویٰ الہندیۃ: ج1 ص180 الصلوٰۃ علی المیت

ترجمہ: اگر یہ دعائیں اچھی طرح نہ مانگ سکے تو تو جو دعا چاہے مانگے۔

4: سلام پھیرنا

1: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: .... "صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ"، سَمَّاهَا صَلَاةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَلَا سُجُوْدٌ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَتَسْلِيْمٌ. [664]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ..." نجاشی (رحمہ اللہ) پر نماز پڑھو"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کو نماز کہا جس میں رکوع ہے، نہ سجدہ اور نہ ہی گفتگو کی جاتی ہے۔ اس میں تو تکبیرات اور سلام پھیرنا ہوتا ہے۔

2: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ قَالَ: أَمَّنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى جَنَازَةِ ابْنَتِهٖ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ... ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ. [665]

ترجمہ: حضرت ابراہیم ہجری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

3: عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ثَلَاثُ خِلَالٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ إِحْدَاهُنَّ التَّسْلِيْمُ عَلَى الْجَنَازَةِ مِثْلَ التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلَاةِ. [666]

3: حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ تین عادتیں ایسی تھیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جنازے (کی نماز) میں سلام اس طرح کیا جائے جیسے عام نماز میں سلام کیا جاتا ہے۔

---

[664] صحیح البخاری: بَاب سُنَّةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

[665] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج4 ص43 باب من قال یسلم عن یمینہ وعن شمالہ

[666] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج4 ص43 باب من قال یسلم عن یمینہ وعن شمالہ، تلخیص الحبیر لابن حجر: ج2 ص124 رقم 771

مردہ پیدا ہونے والے بچہ کا جنازہ نہ پڑھا جائے:

1: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَلَا يَرِثُ، وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ". [667]

ترجمہ: حضرت جابر (بن عبد اللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ (پیدائش کے وقت) جب تک آواز نہ نکالے (یعنی جب تک اس میں علامات زندگی نہ پائی جائیں) اس وقت تک نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے، نہ وہ کسی کا وارث بنے گا اور نہ کوئی اس کا وارث بنے گا۔

اس حدیث میں "يَسْتَهِلَّ" کا لفظ ہے۔ لغت میں اس کا معنی بچے کا آواز نکالنا، چیخنا چلانا بیان کیا گیا ہے۔

۱: وَ(اسْتِهْلَالُ الصَّبِيِّ): أَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِالْبُكَاءِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ. [668]

ترجمہ: (نومولود بچے کا استہلال) یعنی بچے کا پیدا ہوتے وقت رونا اور آواز بلند کرنا۔

۲: "وَاسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ" صَاحَ عِنْدَ الْوِلَادَةِ. [669]

ترجمہ: اور "اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ" کا معنی ہے کہ بچہ ولادت کے وقت رویا۔

۳: (اسْتَهَلَّ) الصَّبِيُّ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْبُكَاءِ وَصَاحَ عِنْدَ الْوِلَادَةِ. [670]

ترجمہ: "اسْتَهَلَّ" کا مطلب ہے: بچے نے رونے کی آواز بلند کی اور پیدائش کے وقت چیخا۔

لغت کی ان تصریحات کی روشنی میں حدیث مبارک کا معنی یہ ہے کہ اگر پیدائش کے وقت بچہ روئے، چیخے چلّائے یعنی اس میں زندگی کی علامات پائی جائیں، پھر وہ مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی ورنہ نہیں۔

---

[667] جامع الترمذی: رقم الحدیث 1032، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1508

[668] المغرب فی ترتیب المعرب: ج2 ص388

[669] مختار الصحاح: ص705

[670] المعجم الوسیط: ج2 ص992

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَوُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ. [671]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب بچہ (پیدائش کے وقت) رونے کی آواز نکالے (یعنی زندہ پیدا ہو)، تو وہ (ترکہ کا) وارث بنتا ہے، (اور اگر وہ مر جائے تو) اس کا ترکہ (اس کے وارثوں کو) دیا جاتا ہے، اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھی جاتی ہے۔

3: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى السِّقْطِ، قَالَ: إِذَا تَمَّ خَلْقُهُ وَوَقَعَ حَيًّا صُلِّيَ عَلَيْهِ. [672]

ترجمہ: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت (عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ساقط بچے کی نمازِ جنازہ کے بارے میں سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: جب اس بچے کا جسم مکمل بن گیا ہو اور وہ زندہ پیدا ہوا ہو تو اس پر نماز (جنازہ) پڑھی جائے گی۔

نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھا جائے:

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهُ. [673]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

2: عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ: ... قَالَ لَا أَعْرِفَنَّ مَا صُلِّيَتْ عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ. [674]

---

[671] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج16 ص342 فِي الْمَوْلُوْدِ يَمُوْتُ وَقَدْ مَاتَ لَهُ بَعْضُ مَنْ يَرِثُهُ رقم الحدیث 32140

[672] الاوسط لابن المنذر: ج5 ص440 ذکر الصلاۃ علی السقط

[673] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 3191، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1517، مصنف عبد الرزاق: ج3 ص344 باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد رقم 6606

[674] مصنف عبد الرزاق: ج3 ص344 باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد رقم 6607

ترجمہ: حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں خوب جانتا ہوں کہ (عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) کسی بھی جنازہ پر نماز مسجد میں نہیں پڑھی گئی۔

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا:

1: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى الْجَنَازَةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ. [675]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھ پہلی تکبیر کے وقت اٹھائے۔

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. [676]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے، پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

3: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دِهْقَانَ قَالَ رَأَيْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ التَّكْبِيْرَةِ. [677]

ترجمہ: موسیٰ بن دِہقان کہتے ہیں کہ میں نے (امیر مدینہ) ابان بن عثمان (رحمہ اللہ) کو دیکھا کہ انہوں نے نماز جنازہ پڑھایا، چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا۔

---

[675] جامع الترمذی: رقم الحدیث 1077، سنن الدار قطنی: ص 314 رقم الحدیث 1813

[676] سنن الدار قطنی: ص 314 رقم الحدیث 1814

[677] جزء رفع الیدین للبخاری: ص 156 رقم 186

نماز جنازہ آہستہ پڑھنا:

1: حضرت ابو امامہ بن سہل سے نماز جنازہ کا طریقہ مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

سِرًّا فِيْ نَفْسِهٖ. [678]

ترجمہ: نماز جنازہ آہستہ دل میں پڑھا جائے۔

2: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : مَا أَبَاحَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ فِي شَيْءٍ مَا أَبَاحُوْا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ يَعْنِي لَمْ يُوَقِّتْ. [679]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے نماز جنازہ میں کوئی چیز مقرر نہیں فرمائی۔

اس حدیث کے بارے میں حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت852ھ) فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْ وَقَفْتُ عَلَيْهِ بَاحَ أَيْ جَهَرَ فَاللهُ أَعْلَمُ. [680]

ترجمہ: جہاں تک میری معلومات ہیں تو (حدیث کے لفظ) بَاحَ کا معنی "جَهَرَ" ہے۔

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ بلند آواز سے نہیں پڑھی۔

نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا ثابت نہیں:

نماز جنازہ بذات خود دعا ہے، اس کے متصل بعد اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں۔ اسی لیے فقہاء و محدثین نے

---

[678] السنن الکبریٰ للبیہقی: ج4 ص39 باب القراءۃ فی صلاۃ الجنازۃ

[679] سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1501

[680] تلخیص الحبیر لابن حجر: ج2 ص123 رقم 771

اس سے منع فرمایا ہے۔ چند تصریحات پیش خدمت ہیں:

1: حافظ الدین امام محمد بن محمد بن شہاب الکُرَدِی البزازی الحنفی رحمہ اللہ (ت 827ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَقُوْمُ بِالدُّعَاءِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ لِاَنَّهٗ دَعَا مَرَّةً. [681]

ترجمہ: جنازہ پڑھنے والا نمازِ جنازہ کے بعد دعا نہ کرے، کیونکہ اس نے ایک مرتبہ دعا کرلی ہے۔

2: ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1014ھ) فرماتے ہیں:

وَلَا يَدْعُوْ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ لِاَنَّهٗ يُشْبِهُ الزِّيَادَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ. [682]

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا نہ مانگے، اس لیے کہ یہ نماز جنازہ میں اضافہ کے مشابہ ہے۔

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں:

نمازِ جنازہ کے لیے ضروری ہے کہ میت سامنے ہو۔ اگر میت سامنے نہ ہو تو غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک سے لے کر اب تک امت کا تواتر عملی یہی رہا ہے کہ میت جنازہ پڑھنے والے کے سامنے ہوتی ہے۔

اس ضمن میں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ بعض لوگ حضرت اصحمہ نجاشی رحمہ اللہ اور حضرت معاویہ بن معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ کے جنازہ کی روایات پیش کر کے کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ اس لیے امت کے لیے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا درست ہے۔

ذیل میں ان جنازوں سے متعلق منقول روایات کا تحقیقی تجزیہ پیش کیا جاتا ہے:

حضرت اصحمہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ:

اس بارے میں درج ذیل روایات ملاحظہ ہوں:

---

[681] الفتاوی البزازیۃ: ج1 ص72 کتاب الصلاۃ، فصل الخامس والعشرون فی الجنائز وفیہ الشھید

[682] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح للقاری: ج4 ص149 باب المشی بالجنازۃ

1: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَنَسٌ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَتَادَةُ... لَمَّا مَاتَ نَعَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: اخْرُجُوا، فَصَلُّوا عَلٰى أَخٍ لَكُمْ مَاتَ بِغَيْرِ أَرْضِكُمْ، فَقَالُوْا: وَمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: النَّجَّاشِيُّ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَقِيْعِ، وَكُشِفَ لَهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَأَبْصَرَ سَرِيْرَ النَّجَّاشِيِّ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُ، وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: اسْتَغْفِرُوْا لَهُ. [683]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت انس، حضرت ابن عباس اور حضرت قتادہ نے فرمایا: جب حضرت نجاشی فوت ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی دن ان کی وفات کی خبر دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "نکلو، اور اپنے اُس بھائی پر نمازِ جنازہ پڑھو جو تمہاری سرزمین کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہوا ہے۔" صحابہ نے پوچھا: "وہ کون ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نجاشی۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی طرف تشریف لے گئے، اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مدینہ سے لے کر حبشہ تک کا منظر ظاہر فرما دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازے کا تخت (تابوت) دیکھا اور ان پر نمازِ جنازہ پڑھی، چار تکبیریں کہیں، ان کے لیے مغفرت مانگی اور صحابہ سے بھی فرمایا: "ان کے لیے استغفار کرو۔"

2: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ تُوُفِّيَ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ: فَصَفَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَمَا نَحْسَبُ الْجَنَازَةَ إِلَّا مَوْضُوْعَةً بَيْنَ يَدَيْهِ. [684]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے۔ اس پر جنازہ پڑھو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے پیچھے

---

[683] اسباب النزول للواحدی: ص72 سورۃ اٰل عمران تحت الآیۃ 199

[684] مسند احمد: ج15 ص98 رقم 19890

صف باندھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھائی۔ ہم یہی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

2: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: "أَنْبَأَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ تُوُفِّيَ، فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصَفُّوْا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَهُمْ لَا يَظُنُّوْنَ إِلَّا أَنَّ جَنَازَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ". [685]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے، پس کھڑے ہو جاؤ اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور صحابہ کرام آپ کے پیچھے صف بستہ ہوئے، اور آپ نے ان پر چار تکبیریں کہیں، حالانکہ وہ (صحابہ) یہی سمجھ رہے تھے کہ ان کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود ہے۔"

ان روایات کی روشنی میں محققین کی آراء درج ذیل ہیں:

1: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر القرطبی المالکی رحمہ اللہ (ت 463ھ) لکھتے ہیں:

رُفِعَتْ لَهُ جِنَازَتُهُ كَمَا كُشِفَ لَهُ عَنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حِيْنَ سَأَلَتْهُ قُرَيْشٌ عَنْ صِفَتِهِ. [686]

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان (حضرت نجاشی رحمہ اللہ) کا جنازہ لایا گیا تھا جیسے بیت المقدس کا منظر آپ پر ظاہر کر دیا گیا تھا جب قریش نے آپ سے بیت المقدس کی صفات کے بارے میں سوال کیا تھا۔

2: امام جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی الحنفی رحمہ اللہ (ت 762ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ لَهُ سَرِيْرُهُ، فَرَاٰهُ، فَتَكُوْنُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ، كَمَيِّتٍ رَاٰهُ الْإِمَامُ، وَلَا يَرَاهُ الْمَأْمُوْمُوْنَ. [687]

---

[685] صحیح ابن حبان: ص 872 رقم الحدیث 3102، التمہید لابن عبد البر: ج 3 ص 140 تحت رقم الحدیث 145

[686] التمہید لابن عبد البر: ج 3 ص 138 تحت رقم الحدیث 145

[687] نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ: ج 2 ص 291 کتاب الصلاۃ باب الجنائز

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان (حضرت نجاشی رحمہ اللہ) کا جنازہ پیش کر دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا۔ تو یہ نماز (جنازہ) اس میت کی مانند ہوئی جسے امام دیکھتا ہے، لیکن مقتدی نہیں دیکھتے۔

3: علامہ سید ابو الفیض محمد بن محمد الحسینی المعروف مرتضیٰ الزَّبیدی رحمہ اللہ (ت 1205ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا صَلَاتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ، وَعَلٰى مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ، فَمِنْ خُصُوصِيَّاتِهِ، لِأَنَّهُمَا أُحْضِرَا بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى أَعْيَنَهُمَا، فَتَكُوْنُ صَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ عَلٰى مَيِّتٍ يَرَاهُ الْإِمَامُ وَبِحَضْرَتِهِ دُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَهٰذَا غَيْرُ مَانِعٍ مِنْ صِحَّةِ الِاقْتِدَاءِ. [688]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت نجاشی (رحمہ اللہ) اور حضرت معاویہ مزنی (رضی اللہ عنہ) پر نمازِ جنازہ پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے، کیونکہ ان دونوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح پیش کر دیا گیا کہ آپ نے ان دونوں کو (بذاتِ خود) دیکھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جنازہ پڑھنے والوں کی نماز ایسی میت پر ہوئی جسے امام دیکھ رہا تھا، لیکن مقتدی نہیں دیکھ رہے تھے، اور یہ بات اقتداء کے صحیح ہونے میں مانع نہیں ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت نجاشی رحمہ اللہ کی نمازِ جنازہ غائبانہ نہیں تھی بلکہ ان کی میت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے معجزۃً رکھ دی گئی تھی اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہی تصور کر رہے تھے کہ جنازہ سامنے ہے۔ لہذا ان کی نمازِ جنازہ سے غائبانہ نمازِ جنازہ پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت معاویہ بن معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ کا جنازہ:

حضرت معاویہ بن معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے متعلق درج ذیل روایت پیش کی جاتی ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاتَ مُعَاوِيَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اللَّيْثِيُّ، فَتُحِبُّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ الْأَرْضَ فَلَمْ

[688] اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین للزبیدی: 3 ص 457 صلاۃ الجنازۃ

يَبْقَ شَجَرَةٌ وَلَا أَكَمَةٌ إِلَّا تَضَعْضَعَتْ، فَرَفَعَ سَرِيرَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ. [689]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: معاویہ بن معاویہ لیثی (رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہو گیا ہے، کیا آپ ان پر نمازِ جنازہ پڑھنا پسند فرمائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جی ہاں۔" راوی کہتے ہیں: حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے زمین پر اپنا پَر مارا تو کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ ایسا نہ رہا جو نیچے نہ ہو گیا ہو۔ پھر انہوں نے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا) تخت اٹھایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور اس پر (نمازِ جنازہ کی) تکبیر کہی۔

اس روایت کے بارے میں تحقیقی تجزیہ یہ ہے:

اسنادی حیثیت:

1: حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر المعروف ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ (ت 751ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَصِحُّ، فَإِنَّ فِي إِسْنَادِهِ الْعَلَاءَ بْنَ زَيْدٍ، وَيُقَالُ: ابْنُ زَيْدَلٍ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ مَحْبُوبُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ. [690]

ترجمہ: یہ روایت (اس طریق سے) صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس کی سند میں "علاء بن زید" یا بعض کے قول کے مطابق "(علاء) ابن زیدل" راوی موجود ہے۔ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ نے (اس کے بارے میں) فرمایا: "وہ (علاء) حدیثیں گھڑتا تھا۔" اس روایت کو (ایک اور طریق سے) محبوب بن ہلال نے عطاء بن ابی میمونہ سے، اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے (اس طریق کے متعلق) فرمایا: "اس طریق

---

[689] مسند ابی یعلیٰ: ج7 ص258 رقم 4268

[690] زاد المعاد فی ھدی خیر العباد: ج1 ص415

کی متابعت منقول نہیں۔

2: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب ابی حفص عمر بن کثیر دمشقی شافعی رحمہ اللہ (ت774ھ) اس روایت کے دو طریق نقل کرتے ہیں۔ پہلے طریق پر یہ حکم لگاتے ہیں:

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْهِ غَرَابَةٌ شَدِيْدَةٌ وَنَكَارَةٌ، وَالنَّاسُ يُسْنِدُوْنَ أَمْرَهَا إِلَى الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ هٰذَا، وَقَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ. [691]

ترجمہ: "اور یہ حدیث بہت زیادہ غریب (انوکھی) اور مُنکَر ہے، اور لوگ اس کی نسبت علاء بن زید کی طرف کرتے ہیں، حالانکہ محدثین نے ان (علاء) کے بارے میں کلام (یعنی جرح) کیا ہے۔"

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ دوسرا طریق نقل کرکے اس پر یہ حکم لگاتے ہیں:

وَهٰذَا أَيْضًا مُنْكَرٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. [692]

ترجمہ: یہ روایت بھی اس طریق سے مُنکَر ہے۔

معنوی حیثیت:

سند سے قطع نظر اس کے ظاہری الفاظ کو بھی دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ بنابر تسلیم اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ الْأَرْضَ فَلَمْ يَبْقَ شَجَرَةٌ وَلَا أَكَمَةٌ إِلَّا تَضَعْضَعَتْ، فَرَفَعَ سَرِيْرَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ.

کہ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے زمین پر اپنا پَر مارا تو کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ ایسا نہ رہا جو نیچے نہ ہو گیا ہو۔ پھر انہوں نے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا) تخت اٹھایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور

---

[691] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ج3 ص17

[692] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ج3 ص18

اس پر (نمازِ جنازہ کی) تکبیر کہی۔

اس سے معلوم ہوا کہ میت غائب نہ تھی بلکہ معجزۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی تھی۔ لہذا اس روایت سے غائبانہ نمازِ جنازہ پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

محققین کی تصریحات:

محققین نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت نجاشی رحمہ اللہ اور حضرت معاویہ بن معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ کا جنازہ (بشرطِ ثبوت) پڑھانا یہ آپ کی خصوصیت ہے۔ لہذا یہ حکم کسی اور کے لیے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

1: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر القرطبی المالکی رحمہ اللہ (ت 463ھ) لکھتے ہیں:

وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: "إِنَّ هٰذَا خُصُوْصٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَدَلَائِلُ الْخُصُوْصِ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ وَاضِحَةٌ، لَا يَجُوْزُ أَنْ يُشْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا غَيْرُهٗ. [693]

ترجمہ: اکثر اہلِ علم کہتے ہیں: "یہ (حکم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے..." اور اس مسئلے میں خصوصیت کی دلیلیں بالکل واضح ہیں، لہذا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا جائز نہیں۔

2: علامہ سید ابو الفیض محمد بن محمد الحسینی المعروف مرتضیٰ الزَّبیدی رحمہ اللہ (ت 1205ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا صَلَاتُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ، وَعَلٰى مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ، فَمِنْ خُصُوصِيَّاتِهٖ، لِأَنَّهُمَا أُحْضِرَا بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى أَعْيَنَهُمَا، فَتَكُوْنُ صَلَاتُهٗ مَنْ خَلْفَهٗ عَلٰى مَيِّتٍ يَرَاهُ الْإِمَامُ وَبِحَضْرَتِهٖ دُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَهٰذَا غَيْرُ مَانِعٍ مِنْ صِحَّةِ الِاقْتِدَاءِ. [694]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت نجاشی (رحمہ اللہ) اور حضرت معاویہ مزنی (رضی اللہ عنہ) پر نمازِ

---

[693] التمہید لابن عبد البر: ج3 ص137، 138

[694] اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین للزبیدی: 3 ص457 صلاۃ الجنازۃ

جنازہ پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے، کیونکہ ان دونوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح پیش کر دیا گیا کہ آپ نے ان دونوں کو (بذاتِ خود) دیکھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جنازہ پڑھنے والوں کی نماز ایسی میت پر ہوئی جسے امام دیکھ رہا تھا، لیکن مقتدی نہیں دیکھ رہے تھے، اور یہ بات اقتداء کے صحیح ہونے میں مانع نہیں ہے۔

3: شیخ عبد الرحمٰن بن محمد بن عوض الجزیری رحمہ اللہ (ت1360ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَّاشِيِّ، فَهِيَ خُصُوْصِيَّةٌ لَهُ. [695]

ترجمہ: رہی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نجاشی پر نمازِ جنازہ پڑھنے کی تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔

4: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (ت1369ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لِلنَّجَّاشِيِّ. [696]

ترجمہ: بیشک یہ (حکم) نجاشی (کے جنازہ) کے لیے خاص ہے۔

فائدہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم دور دراز کے علاقوں میں فوت ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی، اسی طرح حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی اپنے اپنے دورِ خلافت میں کسی غائب میت کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ معلوم ہوا کہ غائبانہ نماز جنازہ درست نہیں۔

محققین حضرات کی تصریحات پیش کی جاتی ہیں:

---

[695] کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ج1 ص474 باب شروط صلوۃ الجنازۃ

[696] فتح الملہم شرح صحیح مسلم للعثمانی: ج2 ص496

1: امام جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی الحنفی رحمہ اللہ (ت 762ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ مَاتَ مِنَ الصَّحَابَةِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ، وَهُمْ غَائِبُوْنَ عَنْهُ، وَسَبَعَ بِهِمْ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. [697]

ترجمہ: اور یقیناً بہت سے صحابہ (رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور دراز کے علاقوں میں وفات پا گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات کی خبر بھی ملی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر (غائبانہ) نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

2: علامہ سید ابو الفیض محمد بن محمد الحسینی المعروف مرتضیٰ الزَّبیدی رحمہ اللہ (ت 1205ھ) لکھتے ہیں:

وَلَوْ جَازَتِ الصَّلَاةُ عَلَى غَائِبٍ، لَصَلَّى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَلَصَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ شَرْقًا وَغَرْبًا عَلَى الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ وَغَيْرِهِمْ، وَلَمْ يُنْقَلْ ذٰلِكَ. [698]

ترجمہ: اور اگر غائب میت پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہوتا، تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ان صحابہ پر نماز جنازہ پڑھتے جو آپ سے دور دراز کے علاقوں میں فوت ہوئے۔ اسی طرح مسلمان مشرق و مغرب میں خلفائے راشدین اور دیگر حضرات پر نماز جنازہ پڑھتے، مگر یہ بات منقول نہیں ہے۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (ت 1369ھ) نے بھی یہی عبارت نقل کر کے تائید کی ہے کہ اس حوالے سے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا منقول نہیں ہے۔ [699]

---

[697] نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ: ج2 ص291 کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الجنائز

[698] اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین للزبیدی: ج3 ص457 صلاۃ الجنازۃ

[699] فتح الملہم شرح صحیح مسلم للعثمانی: ج2 ص496

نمازِ عیدین

نمازِ عید کا طریقہ:

عیدین کی نماز دو رکعت ہے جو چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ نماز عید کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثناء پڑھنے کے بعد تین زائد تکبیرات اس طرح کہیں کہ ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں اور باندھ لیں۔ امام صاحب اعوذ باللہ، بسم اللہ، فاتحہ اور اس کے بعد والی سورت پڑھے گا۔ مقتدی خاموش رہیں۔ اس کے بعد رکوع، قومہ، دو سجدے کر کے قیام کریں۔ دوسری رکعت میں امام صاحب بسم اللہ، فاتحہ اور اس کے بعد والی سورت پڑھے گا۔ مقتدی خاموش رہیں۔ قرأت کے بعد تین زائد تکبیریں اس طرح کہیں کہ ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں اور پھر رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ پھر قومہ، دو سجدے کر کے تشہد بیٹھیں اور آخر میں سلام پھر دیں۔

1: عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ عَائِشَةَ جَلِيسٌ لأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيْرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ. فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ. وَقَالَ أَبُوْ عَائِشَةَ: وَأَنَا حَاضِرٌ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ. [700]

ترجمہ: حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی ابو عائشہ نے بتایا کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہتے تھے جس طرح جنازہ کی چار تکبیریں کہی جاتی ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے

---

[700] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1153

ہوئے) کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب میں بصرہ میں گورنر تھا تو وہاں بھی ایسے ہی کیا کرتا تھا۔

چونکہ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ اور تین زائد تکبیریں مل کر چار تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیریں اور رکوع کی تکبیر مل کر چار ہوئیں۔ تو یوں گویا کہ ہر رکعت میں چار تکبیرات ہوئیں۔ اس لیے جنازہ کی چار تکبیرات سے تشبیہ دینا درست ہوا۔

2: عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَضِيْنُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ الْقَاسِمَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقَالَ: "لَا تَنْسَوْا كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهٖ وَقَبَضَ إِبْهَامَهٗ." [701]

ترجمہ: ابو عبد الرحمٰن قاسم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح (چار) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی انگلیوں کا اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کر لیا۔

3: عَنْ كُرْدُوْسٍ، قَالَ: أَرْسَلَ الْوَلِيْدُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ، وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ، وَأَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا عِيْدُ الْمُسْلِمِيْنَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ فَقَالُوْا: سَلْ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَأَلَهٗ، فَقَالَ: "يَقُوْمُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُوْرَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَرْكَعُ فَتِلْكَ خَمْسٌ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُوْرَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا يَرْكَعُ فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَتِلْكَ تِسْعٌ فِي الْعِيْدَيْنِ"، فَمَا أَنْكَرَهٗ وَاحِدٌ مِنْهُمْ. [702]

---

[701] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج2 ص371 کتاب الزیادات باب صلاۃ العیدین کیف التکبیر فیھا؟

[702] المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص392، 393 رقم الحدیث 9400

ترجمہ: حضرت کُرَیْب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابو مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس تہائی رات گزرنے کے بعد پیغام بھیجا کہ یہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے، اس میں نماز کا کیا طریقہ ہے؟ ان سب نے کہا: ابو عبد الرحمن یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ چنانچہ قاصد نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر چار تکبیریں (ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیرات زائدہ) کہے۔ پھر سورۃ الفاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، یہ پانچ تکبیریں ہوئیں۔ پھر (دوسری رکعت میں) کھڑے ہو کر سورت فاتحہ اور مفصل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھے، پھر چار تکبیریں کہے جن میں سے آخری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں یہ نو تکبیریں بنتی ہیں۔ ان سب حضرات میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ [جو کہ ان حضرات کی طرف سے زبردست تائید ہے کہ یہی طریقہ صحیح ہے]

اس روایت میں پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ، تین زائد تکبیرات اور رکوع کی تکبیر کو ملا کر پانچ اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیرات کے ساتھ رکوع کی تکبیر کو ملا کر چار قرار دیا گیا ہے، ورنہ زائد تکبیرات ہر رکعت میں تین ہی ہیں۔

4: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تکبیراتِ جنازہ کے چار ہونے پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اتفاق ہوا۔ اس اتفاق کا ذکر اس حدیث میں ہے جسے امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی رحمہ اللہ (ت 321ھ) نے نقل کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

فَأَجْمَعُوْا أَمْرَهُمْ عَلٰى أَنْ يَجْعَلُوا التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَائِزِ مِثْلَ التَّكْبِيْرِ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. [703]

ترجمہ: تو انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں چار تکبیروں کی طرح جنازہ کی بھی

[703] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص319 باب التکبیر علی الجنائز کم ھو؟

چار تکبیریں ہیں۔

5: عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَا: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا، وَعِنْدَهُ حُذَيْفَةُ، وَأَبُوْ مُوْسٰى، فَسَأَلَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَالْأَضْحٰى فَجَعَلَ هٰذَا يَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا، وَهٰذَا يَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا، حَتّٰى قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: سَلْ هٰذَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: "يُكَبِّرُ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، فَيَرْكَعُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فِي الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ". [704]

ترجمہ: علقمہ اور اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو ان سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں تکبیروں کے متعلق سوال کیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: ان (حضرت ابو موسیٰ) سے پوچھو، اور حضرت ابو موسیٰ نے کہا: ان (حضرت حذیفہ) سے پوچھو، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسئلہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی چار تکبیریں (ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیرات زائدہ) کہے، پھر قراءت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے، پھر دوسری رکعت میں تکبیر کہے، پھر قراءت کرے، پھر قراءت کے بعد چار تکبیریں کہے۔ (تین تکبیرات زائدہ اور ایک تکبیر رکوع کے لیے)

6: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي الْأُوْلٰى خَمْسُ تَكْبِيْرَاتٍ بِتَكْبِيْرَةِ الرَّكْعَةِ وَ بِتَكْبِيْرَةِ الْإِسْتِفْتَاحِ وَفِي الرَّكْعَةِ [الْأُخْرٰى] أَرْبَعَةٌ بِتَكْبِيْرَةِ الرَّكْعَةِ. [705]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں رکوع اور تحریمہ کی تکبیر

---

[704] المعجم الکبیر للطبرانی: ج4 ص 593 رقم 9402، مصنف عبد الرزاق: ج3 ص167 باب التکبیر فی الصلوۃ یوم العید رقم الحدیث 5704

[705] مصنف عبد الرزاق: ج3 ص166 باب التکبیر فی صلوۃ العید، رقم الحدیث 5702

کو ملا کر پانچ تکبیریں ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں رکوع والی تکبیر کو ملا کر چار تکبیریں بنتی ہیں۔[خلاصہ یہ کہ ہر رکعت میں زائد تکبیروں کی تعداد تین ہے]

7: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ "أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْعِيْدِ , فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ" [706]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن الحارث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے عید کی نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے چار تکبیریں کہیں، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا۔ پھر جب آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے قراءت کی، پھر تین تکبیریں کہیں، پھر (چوتھی) تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

زائد تکبیرات میں رفع یدین کرنا:

1: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: "تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَفِي التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ. [707]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) ابراہیم (بن یزید) نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سات جگہوں میں رفع یدین کیا جاتا ہے: ۱: نماز کے شروع میں، ۲: نمازِ وتر میں قنوت کے وقت، ۳: عیدین میں، ۴: حجر اسود کو سلام کے وقت، ۵: صفا و مروہ پر، ۶: مزدلفہ و عرفات میں اور ۷: دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت۔

2: علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی رحمہ اللہ (ت 587ھ) لکھتے ہیں:

وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهُ يُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فِي تَكْبِيْرِ الْقُنُوْتِ وَتَكْبِيْرَاتِ الْعِيْدَيْنِ. [708]

---

[706] مختصر اختلاف العلماء للجصاص: ج1 ص300 کتاب الصلاۃ–فی کیفیۃ صلاۃ العید

[707] شرح معانی الآثار للطحاوی: ج1 ص417 باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت

[708] بدائع الصنائع للکاسانی: ج1 ص484 رفع الیدین فی الصلوٰۃ

ترجمہ: فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ وتروں میں قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیرات کے وقت رفع یدین کیا جائے۔

3: شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن الدمشقی العثمانی الشافعی رحمہ اللہ (ت780او800ھ) لکھتے ہیں:

وَاتَّفَقُوْا عَلٰی رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی التَّکْبِیْرَاتِ. [709]

ترجمہ: ائمہ فقہاء کا تکبیرات عیدین کے رفع یدین پر اتفاق ہے۔

4: ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت1014ھ) لکھتے ہیں:

وَاتَّفَقُوْا عَلٰی رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی التَّکْبِیْرَاتِ. [710]

ترجمہ: فقہاء کرام کا عیدین کی تکبیرات کے رفع یدین پر اتفاق ہے۔

نمازِ عید کے لیے اذان و اقامت نہیں:

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعِیْدَ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ. [711]

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے۔

عیدین کے لیے دو خطبے:

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعِیْدَ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ وَکَانَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ قَائِمًا. یَفْصِلُ بَیْنَهُمَا بِجَلْسَةٍ. [712]

---

[709] رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ: ص63 باب صلاۃ العیدین

[710] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح لعلی القاری: ج3 ص495 باب صلوٰۃ العیدین

[711] مسند البزار: ج3 ص321 رقم الحدیث1116، مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص439 رقم الحدیث3239

[712] مسند البزار: ج3 ص321 رقم الحدیث1116، مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص439 رقم الحدیث3239

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دو خطبے کھڑے ہو کر دیتے تھے اور ان کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے تھے۔

خطبہ عید کا نماز کے بعد ہونا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ. [713]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن پہلے عید کی نماز پڑھتے، پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے۔

عورتیں عید گاہ میں نہ جائیں:

ابتداء اسلام میں عورتوں کو دین کے بنیادی احکامات، مسائل اور آداب سے روشناس کرنے کے لیے مختلف اجتماعات مثلاً فرض نماز، جمعہ، عیدین وغیرہ میں شرکت کی اجازت تھی۔ جب یہ ضرورت پوری ہوئی اور عورتیں بنیادی مسائل واحکام سے واقف ہو گئیں تو انہیں ان اجتماعات سے روک دیا گیا۔ مندرجہ ذیل روایات اس پر شاہد ہیں۔

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ. [714]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو دیکھ لیتے جو عورتوں نے اختیار کر رکھی ہیں تو انہیں مسجد جانے سے ضرور روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

---

[713] صحیح البخاری: رقم الحدیث 957

[714] صحیح البخاری: رقم الحدیث 869، صحیح مسلم: رقم الحدیث 445

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ لَا يُخْرِجُ نِسَاءَهُ فِي الْعِيْدَيْنِ. [715]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کی خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لیے نہیں جانے دیتے تھے۔

3: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ تَخْرُجُ إِلَى فِطْرٍ ، وَلَا إِلَى أَضْحًى. [716]

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کی کسی عورت کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لیے نہیں جانے دیتے تھے۔

4: عَنْ قُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ أَشَدَّ شَيْءٍ عَلَى الْعَوَاتِقِ، لَا يَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى. [717]

ترجمہ: حضرت قُرَّہ (بن خالد السدوسی البصری) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت قاسم (بن محمد بن ابی بکر صدیق) رحمہ اللہ نوجوان عورتوں کے بارے میں بہت سخت تھے کہ انہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نہیں جانے دیتے تھے۔

5: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ : يُكْرَهُ خُرُوْجُ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ. [718]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) حضرت ابراہیم (النخعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو عیدین کی نمازوں کے لئے جانا مکروہ ہے۔

---

[715] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص234 مَنْ كَرِهَ خُرُوْجَ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيْدَيْنِ رقم الحدیث 5845

[716] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص234 مَنْ كَرِهَ خُرُوْجَ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيْدَيْنِ رقم الحدیث 5846

[717] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص234 مَنْ كَرِهَ خُرُوْجَ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيْدَيْنِ رقم الحدیث 5847

[718] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص234 مَنْ كَرِهَ خُرُوْجَ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيْدَيْنِ رقم الحدیث 5844

نفل نمازیں

نمازِ تہجد:

فضیلت:

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. [719]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے مہینے کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے؛ محرم کے روزے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز؛ تہجد کی نماز ہے۔

2: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. [720]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے جو اچھا کلام کرے، (مسکینوں کو) کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

3: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ

---

[719] جامع الترمذی: رقم الحدیث 438

[720] جامع الترمذی: رقم الحدیث 1984

وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهٗ. [721]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان سے دنیا کی طرف نزول کر کے فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے اور میں اسے بخش دوں؟

4: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. [722]

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس اگر ہو سکے تو تم ان بندوں میں سے ہو جاؤ جو اس مبارک وقت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

وقت تہجد:

نماز تہجد کا وقت آدھی رات کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ عشاء پڑھ کر سو جائے، پھر اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے۔

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى فِرَاشِهٖ. [723]

---

[721] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1145

[722] جامع الترمذی: رقم الحدیث 3579

[723] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1146

ترجمہ: حضرت اسود کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے، پھر آخری حصے میں بیدار ہوتے اور نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بستر پر واپس تشریف لاتے۔

تعدادِ رکعات تہجد:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تہجد کی رکعات کے بارے میں مختلف تھی۔ چار، چھ، آٹھ، دس رکعات تک بھی منقول ہیں۔

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُوْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. [724]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابو قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: چار اور تین کے ساتھ، چھ اور تین کے ساتھ، آٹھ اور تین کے ساتھ۔ آپ کی وتر (مع تہجد) کی رکعتیں نہ تیرہ سے زیادہ ہوتی تھیں اور نہ سات سے کم۔

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ، فِيهِنَّ الْوِتْرُ. [725]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعت پڑھتے تھے، ان میں وتر بھی ہوتی تھی۔

---

[724] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1362

[725] صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص577 رقم الحدیث 1167

3: عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بَعْدَ الْعَتَمَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. [726]

ترجمہ: حضرت شُرَحبیل بن سعد سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ بالا رکعات مختلف اوقات میں پڑھتے تھے، لیکن اکثر معمول آٹھ رکعت تہجد کا تھا جیسا کہ اگلی روایت میں آرہا ہے۔

4: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً. [727]

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر)۔

نمازِ اشراق:

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے دس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ نمازِ اشراق اول وقت میں پڑھ لی جائے لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ سورج طلوع ہونے کے پندرہ بیس منٹ بعد پڑھی جائے۔

نماز اشراق کی کم از کم دو رکعات پڑھی جاتی ہیں۔

---

[726] صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص576 رقم الحدیث 1165

[727] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1147

نماز اشراق کا ثواب ایک حج وعمرہ کے برابر ہے۔

1: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ." قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ." [728]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لئے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ "مکمل" کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔

2: عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي مَجْلِسِهٖ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَلْفَحَهٗ أَوْ تَطْعَمَهٗ "[729]

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی، پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے کہ اسے کھائے۔

3: عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ ذَكَرَ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَمْ تَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ. [730]

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی، پھر (اپنی جگہ بیٹھ کر) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھیں تو آگ

---

[728] جامع الترمذی: رقم الحدیث 586

[729] شعب الایمان للبیہقی: ج 3 ص 85 رقم الحدیث 2958

[730] الترغیب والترہیب للمنذری: ج 1 ص 178 الترغیب فی جلوس المرء فی مصلاہ الخ

اس کی جلد کو نہیں چھو سکے گی۔

نمازِ چاشت:

نماز چاشت کا وقت سورج طلوع ہونے کے دس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔ البتہ افضل یہ ہے کہ چاشت کے کل وقت کا چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھی جائے۔ مثلاً اگر سورج طلوع ہونے سے لے کر زوال تک کا کل وقت چھ گھنٹے بن رہا ہو تو اس صورت میں چاشت کا افضل وقت سورج طلوع ہونے کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ گزرنے کے بعد سے لے کر زوال سے پہلے تک ہے۔ اس وقت میں جب بھی چاشت پڑھے تو یہ افضل شمار ہو گا۔

نماز چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اوسط اور افضل آٹھ رکعات ہیں۔

1: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى سِتًّا كُفِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَمَنْ صَلّٰى ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللهُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. [731]

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے چار رکعات پڑھیں تو اس کا نام "عابدین" میں لکھا جائے گا۔ جس نے چھ رکعات پڑھیں تو اس دن اس شخص کی ضرویات پوری کی جائیں گی۔ جس نے آٹھ رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کا نام "قانتین" میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیں گے۔

نفس عاجزی واطاعت اختیار کرنے والوں کو "عابدین" اور اس عاجزی واطاعت پر دوام اختیار کرنے والوں کو "قانتین" کہتے ہیں۔

---

[731] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص494 رقم الحدیث 3419

2: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى. [732]

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر بار "سبحان اللہ" کہنا ایک صدقہ ہے۔ ہر بار "الحمد للہ" کہنا ایک صدقہ ہے۔ ہر بار "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" کہنا ایک صدقہ ہے۔ ہر بار "اللہ اکبر" کہنا ایک صدقہ ہے۔ اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے۔ بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

تعدادِ رکعات نماز چاشت:

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

1: حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ جس میں دو سے بارہ رکعات کا ذکر ہے، پیچھے گزر چکی ہے۔ [733]

2: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى أَرْبَعًا، وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللهُ. [734]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی (عموماً) چار رکعت پڑھتے تھے اور (کبھی) اس سے زیادہ بھی پڑھتے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔

---

[732] صحیح مسلم: رقم الحدیث 720

[733] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص494 رقم الحدیث 3419

[734] صحیح مسلم: رقم الحدیث 719

3: عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى: وَذٰلِكَ ضُحًى. [735]

ترجمۃ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے کبھی اس سے ہلکی پھلکی نماز نہیں دیکھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں بھی رکوع و سجود پورا کر رہے تھے۔ ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

4: حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ جس میں دو رکعت کا ذکر ہے، پیچھے گزر چکی ہے۔ [736]

وقتِ چاشت:

سورج کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ دن کے چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھے جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے:

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ. [737]

ترجمہ: چاشت کی نماز اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرمی سے جھلنے لگیں۔

بقول ملا علی قاری رحمہ اللہ (ت1014ھ) یہ وقت دن کے چوتھائی حصہ سے شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَذٰلِكَ حِيْنُ صَلَاةِ الضُّحٰى، وَهِيَ عِندَ مُضِيِّ رُبُعِ النَّهَارِ. [738]

---

[735] مشکوٰۃ المصابیح: ج1 ص115 باب صلوٰۃ الضحیٰ، صحیح البخاری: رقم الحدیث 1176، صحیح مسلم: رقم الحدیث 720

[736] صحیح مسلم: رقم الحدیث 720

[737] صحیح مسلم: رقم الحدیث 748

[738] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح للقاری: ج3 ص354 باب صلاۃ الضحیٰ

ترجمہ: یہ وقت چاشت کی نماز کا ہوتا ہے، اور یہ دن کے چوتھائی حصے کے گزرنے پر آتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحیٰ (چاشت) کو صلوٰۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے۔

نمازِ اوابین:

نمازِ اوابین؛ نماز مغرب کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ چنانچہ جب مغرب کے فرائض اور دو رکعات سنتِ مؤکدہ پڑھ لی جائیں تو اس کے بعد چھ رکعات اوّابین کی نیت سے پڑھ لی جائیں۔ البتہ اگر مغرب کے تین فرائض کے بعد کی دو رکعات سنتِ مؤکدہ کو ملا کر کل چھ رکعات ادا کی جائیں تو امید ہے کہ اوابین کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

نمازِ اوابین کی کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً. [739]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

2: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّيْ قَالَ: رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَهْ! مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: رَأَيْتُ حَبِيْبِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ، وَقَالَ: "مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ". [740]

ترجمہ: محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد (عمار بن محمد بن عمار بن یاسر) نے میرے دادا (محمد بن عمار بن یاسر) کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں (محمد بن عمار بن یاسر) نے

---

[739] جامع الترمذی: رقم الحدیث 435

[740] المعجم الاوسط للطبرانی: ج 5 ص 255 رقم الحدیث 7245

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی۔ تو میں (محمد بن عمار) نے عرض کی: ابو جان! یہ کون سی نماز ہے؟ تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں اور فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

3: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ مَا بَيْنَ أَنْ يَنْكَفِتَ أَهْلُ الْمَغْرِبِ إِلَى أَنْ يُثَوَّبَ إِلَى الْعِشَاءِ. [741]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صلوٰۃ الاوابین کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب نمازی؛ نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوں اور اس کا وقت عشاء کی نماز کا وقت ہو جانے تک رہتا ہے۔

4: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَحُفُّ بِالَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الْعِشَاءِ، وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ. [742]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ "صلوٰۃ الاوابین" ہے۔

صلوٰۃ التسبیح:

یہ بڑی پسندیدہ اور بہت اہمیت کی حامل نفل نماز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی تاکید فرمائی تھی۔ اس نماز پر ہر قسم کے صغیرہ گناہوں کی معافی کی فضیلت بتائی گئی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: "يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيْكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوْكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ

---

[741] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج4 ص266، 267، فی الصلوۃ بین المغرب والعشاء رقم الحدیث 5973

[742] شرح السنۃ للبغوی: ج2 ص439 باب الصلوۃ بین المغرب والعشاء، رقم الحدیث 892

فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَأَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً. [743]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، تحفہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے نئے پرانے، بھول کر کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے ہوئے یا ظاہر سب گناہ معاف فرما دیں۔ وہ دس خصلتیں (باتیں) یہ ہیں کہ آپ چار رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" پندرہ بار پڑھیں، جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کے لئے جھک جائیں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کریں تو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں (پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں) ہر رکعت میں یہ کل پچہتر (۷۵) بار ہو گئے۔ آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، اگر ایسا نہ

---

[743] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1297

کر سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

اس حدیث میں صلوٰۃ التسبیح کی ادئیگی کا ایک طریقہ منقول ہے۔ ایک دوسرا طریقہ بھی منقول ہے جسے امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت279ھ) نے روایت کیا ہے:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيهَا؟ فَقَالَ: "يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُولُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ، وَيَقْرَأُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَسُوْرَةً، ثُمَّ يَقُولُ عَشْرَ مَرَّاتٍ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيْحَةً، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا.[744]

ترجمہ: ابو وہب کہتے ہیں کہ میں نے امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے اس نماز کے بارے میں پوچھا جس میں تسبیح پڑھی جاتی ہے تو انہوں نے جواب دیا: نماز کے شروع میں تکبیر کہے، پھر کہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ"، پھر 15 مرتبہ کہے: "سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ" پھر تعوّذ پڑھے، پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۃ الفاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے، پھر 10 مرتبہ کہے: "سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ"۔ پھر رکوع میں جائے اور وہاں 10 مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور 10 مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر سجدہ کرے اور 10 مرتبہ یہی تسبیح

---

[744] جامع الترمذی: تحت رقم الحدیث 481، الترغیب والترہیب للمنذری: ج1 ص269 الترغیب فی صلوۃ التسبیح

پڑھے، پھر سجدے سے سر اٹھائے اور 10 مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر دوسرا سجدہ کرے اور 10 مرتبہ یہی تسبیح پڑھے۔ اس طرح چار رکعت ادا کرے تو ہر رکعت میں 75 تسبیحات مکمل ہو جائیں گی۔ ہر رکعت میں پہلے 15 تسبیحات پڑھے، پھر قراءت کرے، پھر 10 مرتبہ تسبیح پڑھے۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ:

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعات نفل کی نیت سے شروع کریں۔ ان چار رکعتوں میں تیسرے کلمہ کا پہلا حصہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" تین سو مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں 75 مرتبہ ہو جائے۔ مذکورہ بالا دو روایات کی روشنی میں صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کے دو طریقے درج ذیل نقشے سے واضح ہیں:

ارکان	تسبیح کب پڑھنی ہے	پہلا طریقہ	دوسرا طریقہ
قیام	"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" کے بعد قرأت سے پہلے	X	15 مرتبہ
قیام	قرأت کے بعد رکوع سے پہلے	15 مرتبہ	10 مرتبہ
رکوع	"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" (3 مرتبہ) کے بعد	10 مرتبہ	10 مرتبہ
قومہ	"رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کے بعد کھڑے ہو کر	10 مرتبہ	10 مرتبہ
پہلا سجدہ	"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" (3 مرتبہ) کے بعد	10 مرتبہ	10 مرتبہ
جلسہ	دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہوئے	10 مرتبہ	10 مرتبہ
دوسرا سجدہ	"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" (3 مرتبہ) کے بعد	10 مرتبہ	10 مرتبہ
قعدہ اولیٰ قعدہ ثانیہ	دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر (دوسری، چوتھی رکعت میں تشہد سے پہلے)	10 مرتبہ	X
کل تعداد ایک رکعت میں		75 مرتبہ	75 مرتبہ
کل تعداد چار رکعات میں		300 مرتبہ	300 مرتبہ

کوشش کریں یہ نماز ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھیں، مشکل ہو تو مہینے میں ایک بار پڑھ لیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو

سال میں ایک دفعہ پڑھ لیں، اتنا بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ تو ضرور پڑھ لینی چاہیے۔

صلوٰۃ الحاجۃ:

آدمی کو جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھے۔ پھر باری تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور عاجزی و انکساری سے دعا کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائیں گے۔

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ بَنِي اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ!. [745]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ کی طرف یا مخلوق کی طرف کوئی ضرورت ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر یہ دعا پڑھے: (دعا کا ترجمہ یہ ہے) اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے، عرش عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (اے اللہ!) میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کو واجب کرنے اور بخشش کو لازم کرنے والی چیزوں کا، اور ہر نیکی سے حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی کا۔ میرے کسی گناہ کو معاف کئے بغیر نہ چھوڑ، کسی غم

---

[745] جامع الترمذی: رقم الحدیث 479، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1384، الترغیب والترہیب للمنذری: ج1 ص273 الترغیب فی صلوٰۃ الحاجۃ ودعائھا

کو دور کئے بغیر نہ چھوڑ، اور کوئی حاجت جو آپ کی رضا کا سبب ہو پورا کئے بغیر نہ چھوڑ۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات!

2: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُتِمُّهُمَا، أَعْطَاهُ اللهُ مَا سَأَلَ مُعَجِّلًا أَوْ مُؤَخِّرًا. [746]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھیں تو اللہ تعالی اس کے سوال کو جلدی یا دیر سے ضرور پورا کرے گا۔

تحیۃ الوضو:

اس کی دو رکعتیں ہیں۔ وضو کرنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. [747]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”اے بلال! مجھے بتا کہ اسلام میں تیرا وہ کون سا عمل ہے جس کی مقبولیت کی زیادہ امید ہو؟ کیونکہ میں نے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرا

---

[746] مسند احمد: ج18 ص568 رقم الحدیث 27370، غایۃ المقصد فی زوائد المسند للہیثمی: ج1 ص1362 باب صلوۃ الحاجۃ

[747] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1149، صحیح مسلم: رقم الحدیث 2458، الترغیب والترہیب للمنذری: ج1 ص106 الترغیب فی رکعتین بعد الوضوء

ایسا عمل تو کوئی نہیں، لیکن اتنی بات ہے کہ جب بھی میں نے طہارت کی ہے (وضو وغیرہ) دن میں یارات کو کسی بھی وقت تو اس طہارت کے ساتھ جتنا ہو سکا میں نے نماز ضرور پڑھی ہے۔"

2: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. [748]

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ دل اور چہرے سے پوری توجہ انہی رکعتوں کی طرف رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔"

3: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. [749]

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی جن میں غفلت نہ برتی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

تحیۃ المسجد:

جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو تو مستحب یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. [750]

---

[748] سنن النسائی: رقم الحدیث 151، صحیح مسلم: رقم الحدیث 234

[749] سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 905، شرح السنۃ للبغوی: ج 2 ص 524 باب فضل من تطھر فصلی عقیبہ رقم الحدیث 1008، الترغیب والترہیب للمنذری: ج 1 ص 106 الترغیب فی رکعتین بعد الوضوء

[750] صحیح البخاری: رقم الحدیث 444، صحیح مسلم: رقم الحدیث 714

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ (الحارث بن رِبْعِیّ) السَّلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

صلوٰۃ استخارۃ:

جب کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو رہا ہو اور یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کروں یا نہ کروں؟ جلدی کروں یا دیر سے؟ تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر دعاء استخارہ مانگے، پھر جس طرف دل کا میلان ہو جائے اسی کو اختیار کرے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي. قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهٗ. [751]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام پیش آئے تو دو رکعتیں نماز (استخارہ) پڑھو پھر یہ دعا مانگو: (دعا کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ! میں تیرے علم کی مدد سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کی مدد سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور

---

[751] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1162، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1538، جامع الترمذی: رقم الحدیث 480

میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اس جگہ اپنے کام کا نام لے) میرے دین، زندگی، انجام کار اور میری دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میری قدرت میں دے دے اور اسے میرے لئے آسان فرمادے اور اگر تو اس کام کو میرے دین، زندگی، انجام کار اور دنیا و آخرت کے لئے برا سمجھتا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی عطا فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی بھی فرما۔

صلوٰۃ التوبۃ:

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے، دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ: ... حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ، وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾ [752] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةَ. [753]

ترجمہ: اسماء بن الحکم الفزاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت ابو بکر (صدیق) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے سچ فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ وضو کرے اور (دو رکعت) نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اور جب وہ کوئی فحش کام کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے

---

[752] سورۃ اٰل عمران:135

[753] جامع الترمذی: رقم الحدیث 406، سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 3595، سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1521

ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخش دے اور وہ لوگ اپنے کئے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔"

صلوٰۃ السفر:

سفر پر جاتے وقت اور سفر سے واپسی پر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔

1: عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَّفَ عَبْدٌ عَلٰى أَهْلِهٖ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِيْنَ يُرِيْدُ السَّفَرَ. [754]

ترجمہ: حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس دو رکعت سے زیادہ افضل شے نہیں چھوڑتا۔

2: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. [755]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو سفر پر نکلے تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کر۔

3: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فِيْ تِجَارَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. [756]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں تجارت کے سلسلے میں بحرین جانا چاہتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو رکعات نماز پڑھ لو۔

---

[754] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص552، 553، الرجل یرید السفر الخ، رقم 4914

[755] مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص553 باب الرجل یرید السفر، رقم 4915

[756] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص572 رقم الحدیث 3684

4: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ. [757]

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت چاشت کے قریب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔ جب واپس آتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے پھر مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔

5: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَدْخَلَ السُّوْءِ وَإِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِكَ مَخْرَجَ السُّوءِ. [758]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر سے واپسی پر اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعتیں ادا کرو، تو یہ تمہیں برے داخلے سے روک دیں گی اور جب سفر کے لئے اپنے گھر سے نکلو تو بھی دو رکعتیں پڑھو یہ تمہیں باہر جانے کی برائی سے روک دیں گی۔

صلوٰۃ الاستسقاء:

اگر بارش نہ ہو رہی ہو تو دو رکعت صلوۃ الاستسقاء پڑھی جاتی ہے اور کبھی صرف دعا مانگی جاتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں دونوں طریقے منقول ہیں۔

1: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَائَهُ. [759]

---

[757] صحیح مسلم: رقم الحدیث 716

[758] مجمع الزوائد للہیثمی: ج2 ص572 رقم الحدیث 3686

[759] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1027، صحیح مسلم: رقم الحدیث 894

ترجمہ: عبد اللہ بن ابی بکر؛ عبّاد بن تمیم سے اور وہ اپنے چچا (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ کی طرف نکلے، قبلہ کی طرف منہ فرمایا اور دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر کا رخ بدلا۔ (یعنی دائیں طرف کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں کندھے پر کیا)

2: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ. قَالَ: فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا". قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ. [760]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش برسا کر) ہمیں سیر اب کر دے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم بڑی مشکل سے اپنے گھروں کو واپس لَوٹے۔ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش کو روک دے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا، ہم پر نہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ دائیں بائیں بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، اس طرف (یمن اور شام) تو بارش ہو رہی تھی لیکن مدینہ میں نہیں ہو رہی تھی۔

---

[760] صحیح البخاری: رقم الحدیث 1015، صحیح مسلم: رقم الحدیث 897